إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ

الحمد للہ والمنہ کہ این رسالہ ایست در بیان تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما مدلل بدلائل قویہ متضمن بآیات و احادیث صحیحہ پسندیدہ صلحاء و اصفیا المسمیٰ بہ

# تحفۃ الاتقیاء

## فی تحقیق

# افضل البشر بعد الانبیاء

## حصۂ دوم معیار الحق

باہتمام محمد عبد الولی ابن علامہ آسی مولانا مولوی عبد العلی صاحب آسی مدراسی مرحوم مغفور

آسی پریس محمود نگر لکھنؤ

# واللہ المستعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ ملکوت السموت والارضین، ویرثھا من یشاء من عبادہ الصالحین، والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الکونین ورحمۃ للعالمین الذی اوتے بمفاتیح خزائن الارضین، وقال زویت لے الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وسیبلغ امتی مازوی لی منھا وھو صادق المصدوقین، وامر امتہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین، وعلی الہ المطھرین، واصحبہ المھتدین الذین بذلوا جھدھم فی امور الدین رضوان اللہ تعالے علیھم اجمعین **امابعد** برار باب بصیرت مخفی مبادکہ اس دور واپسین مین علم کا سد باب ہوتا جاتا ہی اسلیے کہ علماء دنیا سے اوٹھے جاتے ہین فسق و بدعت کا رواج ہوتا جاتا ہی اسلیے کہ جہل و نادانی پھیلتی جاتی ہی علم دین سے لوگ عاری مزید بران صحبت علماء سے بزاری جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا کہ عقائد مین فتور اور جادۂ حق سے دور۔ سادگے لوح نے مسئلہ تفضیل مین بھی لوگونکو شک و ریب مین ڈالدیا ہی۔ باوجودیکہ لوگ اوسکی حقیقت و نوعیت کو بھی نہین جانتے کہ بناء فضیلت کیا ہی مگر قیل وقال کرتے ہین۔ لہذا باستدعائے بعض محب مخلص یہ چند اوراق لکھے جاتے ہین تاکہ برادران دین اس سے نفع اوٹھاوین اور ضلالت و بدعت سے بچ جاوین امید ہی کہ حضرات ناظرین اصل مقصد پر توجہ فرمائین میری بے بضاعتی خیال مین نہ لاوین۔ انظر الے ما قال ولاتنظر الے من قال، کیونکہ مجکو محض اعلاء کلمۃ الحق مقصود ہی نہ کسی کا رد وطرد۔ ارباب علم و ہنر اگر کہین زلت ملاحظہ فرمائین تو اوسکو دامن کرامت سے چھپاوین والعفو عند کرام الناس مقبول خداوند اتو دانا و علیم ہی کہ محض احقاق حق کے لیے قلم اوٹھاتا ہون تو مجھے حسن توفیق دے اور ناظرین و مستمعین کو اس سے متمتع و مستفیض فرما اور میرے لیے اسکو ذخیرۂ آخرت کر۔ بحرمۃ النون والصاد واٰلہ

الامجاد + آمین - اصل مقصد سے پہلے مین چند مقدمہ لکھتا ہون و باللہ التوفیق۔ **مقدمہ**
قال اللہ عز وجل وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلھم الایۃ اس آیۂ کریمہ مین حق سبحانہ وتعالے اسمہ شانہ
نے اپنے بعض مخلصین ومقبولین بندونکو خلیفہ کرنیکا وتمکین دین اور اوسکی اقامت وغیرہ کا وعدہ
فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ استقرار واقامت دین اونسے ہوگی پس یہ فرمان باری مستلزم ہے اس امر کو کہ جو
زیادہ تر سزاوار خلافت ہو وہی خلیفہ ہوگا۔ اسلیے کہ اگر دوسرا احق بالخلافت ہوگا تو اوسی سے تمکین دین بھی زیادہ متصور
ہوگی پس جبکہ علت غائی استخلاف سے اقامت وتمکین دین ہے۔ تو احق واولی بالخلافت کو چھوڑکر غیر کو خلیفہ بنانا سفہ و
نادانی ہے اور خدا اور رسول اس سے منزہ ہے۔ پس لابد اہل ایمان سر تسلیم خم کریگا کہ جسکو خدا اور رسول نے خلیفہ بنایا وہی احق
واولی بالخلافت ہے اور وہ ابوبکر صدیق ہین فہو المقصود مقدمۂ ثانیہ خلافت نبوت مقیس علی النبوت ہے پس سنت الٰہی یون
جاری ہے کہ جسکو خداوند کریم نبی بناتا ہے وہ مبعوث الیہم سے افضل ہوتا ہے۔ بناءً علیٰ ہذا جسکو وہ خلیفہ بنائیگا
وہ بھی افضل قوم ہوگا۔ وھو المدعی مقدمۂ ثالثہ مقدم کرنا کسیکو ساتھ خلافت کے نہوگا مگر اسوجہ سے
کہ امورات دینیہ مین تمام لوگون پر اوسکو ترجیح ہو۔ جیسا کہ کتب فریقین مین مصرح ہے۔ پس جناب امام المرسلین کا
ابو صدیق رض کو امام المسلمین بنانا واضح ترین دلیل ہے کہ وہ عند اللہ وعند الرسول افضل ترین قوم تھے جب اونکو
شرف تقدیم حاصل ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جسنے کسیکو امام بنایا کسی جماعت پر اور اسی جماعت مین ایسا شخص ہے جو اللہ تعالی کے نزدیک اوس
سے زیادہ برگزیدہ ہے پس اوسنے خیانت کی اللہ و رسول و مومنین کی۔ اخرجہ الحاکم پس تو خود رسول خدا
کیون ایسا کرتے۔ کہ غیر برگزیدہ پروردگار کو امام بناتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ فرمایا جناب رسول مقبول نے سألتُ اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم
ابی بکر رض + رواہ الدار قطنی پس معلوم ہوا کہ امامت ابوبکر صدیق کی بامر الٰہی تھی۔ فاحفظ مقدمۂ
رابعہ خلافت نبوت ریاست عامہ ہے دین مین ظاہراً و باطناً لہذا جسکو شرف تقدیم حاصل ہو وہ امور
دین مین سب سے فاضل ہے چونکہ نماز راس الطاعات و بہترین عبادات ہے اسیواسطے سرور کونین سلطان دارین

نے ابو بکر صدیق رض کو مقدم فرمایا اور راس امر کو ظاہر فرما دیا کہ شرف تقدیم ابو بکر کو ہی ف جناب مولی علی نے فرمایا فرضینا الدنیا من رضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لدیننا رواہ ابو عمر فی الاستیعاب والحاکم فی المستدرک + هذا مقتبس من قرة العینین فی تفضیل الشیخین مقدمہ خامسہ خلیفہ راشد نبی حکمی ہی اگرچہ مرتبۂ رسالت سے فائز نہین اور وہ نائب رسول و ظل رسالت ہے پس حاصل ہونا مشابہت تامہ کا ساتھ انبیاء اللہ کے کمال آثار بعثت و ہدایت اور اوسکے اقسام و شعب مین ضروری ہی کیونکہ وہ نائب رسول ہی اور نائب کا کمالات نفسانی مین مشابہ نہونا اپنے منیب سے منافی حکمت ہی پس نتیجہ یہ نکلا کہ حاصل ہونا منصب نیابت انبیاء اللہ کا بدون مشابہت تامہ ساتھ انبیاء اللہ کے غیر متصور اور منافی حکمت ہی۔ هذا ملخص من منصب امامت ف واضح ہو کہ یہ اوصاف مذکورہ خلافت راشدہ کے ہین جسکو خلافت علی منہاج النبوۃ و خلافت رحمت کہتے ہین جسکی نسبت مروی ہی الخلافة بعدی ثلثون سنة + رواہ احمد والترمذی وابو داؤد - پس ملک عضوض یعنی بادشاہ ظالم و جابر اوس سے خارج ہین۔ فاحفظ ولا تنس مقدمہ سادسہ قائم مقام نبی کا بعد نبی کے وہ ہو سکتا ہی جو از روئے طینت و خلقت کے اقرب الی النبوۃ والرسالت ہو اور ظاہر ہی کہ جو قرب حضرت صدیق اکبر رض کو معدن رسالت سے ہی وہ غیر کو نہین لہذا وہی خلیفہ اور افضل البشر ہین ف قال ابو عاصم النبیل ما مجد لابی بکر رض ولا لعمر فضیلة مثل هذا ان طینتهما طینة رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقا بارا غیر شاك ولا مستثنی ان اللہ تعالے ما خلق محمدا صلے اللہ علیه وآله وسلم ولا ابا بکر رض وعمر رض الا من طینة واحدة قال المؤلف وممن خلق من تلك الطینة عیسی ابن مریم علیهما السلام (تذکرۃ قرطبی) فذهب مالك واستشهد بذلك وقال لا اعرف اکبر فضل لابی بکر رض وعمر رض من انهما خلقا من طینة رسول اللہ صلے اللہ علیه وآله وسلم لقرب قبرهما من حضرت الروضة المقدسة المفضلة علی الاکوان بانها (روح البیان) و نودی علیه السلام فی لیلة اسرائه فی استیحاشه بلغة ابی بکر رض وقف ان

ربذ بو یصلے فانس بصوت ابی بکرؓ خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وابوبکرؓ من طینۃ واحدۃ الخ
(فتوحات مکی) شیخ الدہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ فرمود حق تعالیٰ یا محمدؐ چون خواستم ماکہ کلام کنیم برادر ترا
موسیٰؑ پس گرفت اورا ہیبتے عظیم پس پرسیدم اورا وما تلک بیمینک یا موسیٰ پس حاصل
شد اورا اُنس بذکر عصا وبحال خود آمد ہمچنین تو ای محمدؐ خواستم کہ انس گیری با وازیار خود کہ پیدا کردہ شدہ
تو دوے ازیک طینت ووے انیس تست در دنیا وآخرت (مدارج النبوۃ جلدا) **خلاصہ** یہ کہ
حضور سرور کونین سلطان دارین کا خمیر پُرنور اوسیجگہ کی مٹی سے ہی جسجگہ اب مزار مہبط انوار ہی (مواہب اللدنیہ)
اور اوسی طینت سے خمیر ہی صدیق اکبرؓ کا جو پہلو بہ پہلو حضور کے آرام فرما ہیں ف اِی حضرات یہ وہ
زمین مقدس ہی جو مرتبہ میں عرش وکرسی سے بھی برتر ہی قال فی الدر المختار فانہ افضل مطلقا
حتی من الکعبۃ والعرش والکرسی اور ایسا ہی ہی سیرۃ حلبی۔ مناسک سندی جذب
القلوب۔ خصائص کبریٰ وغیرہ میں۔ پس جو زمین مقدس عرش وکرسی سے بھی افضل ہی اوسکے قرب میں حضرت
صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کا مرقد انوار ہی اس سے بڑھکر اور کیا شرف ہوسکتا ہی۔ **مقدمۂ سابعہ**
واضح رہے کہ تخلیق نور صدیق اکبرؓ عین پرتو شمع رسالت ہی۔ رواہ الشافعیؒ باسنادہ کما سیاتے
تفصیلہ وورد فی الاثار۔ خلق اللہ من القطرۃ الاولے ابابکرؓ ومن القطرۃ
الثانیۃ عمرؓ ومن القطرۃ الثالثۃ عثمانؓ ومن القطرۃ الرابعۃ علیا رضی اللہ عنہم
(دقائق الاخبار، ومثلہ فی در الحسان) **الغرض** یار غار پیغمبر حضرت صدیق اکبرؓ کا افضل البشر بعد الانبیا ہونا کتاب
وسنت واجماع امت سے ثابت ہی جسکو ہم مدلل ذکر کرینگے اور وہ دلائل فرداً فرداً افضلیت پر برہان
قاطع ہیں۔ جیساکہ ارباب بصیرۃ مشاہدہ فرمائینگے واللہ الموفق والمعین علیہ نتوکل وبہ نستعین۔

# الباب الاول وفیہ فصول

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر کا ملقب بلقب صدیق ہونا ہی ایک ایسا شرف ہی جو افضل الدرجات بعد الانبیا ہے
لان درجۃ الصدیق افضل الدرجات بعد الانبیاء (الدر الازہر شرح فقہ اکبر)
اور یہ امر محقق ہی کہ عہد رسالت میں اصحابہ میں حضرت ابوبکرؓ ہی بلقب صدیق مشہور ومعروف تھے۔ کما ستتضح

من کتب الفریقین"

## فصل اول صدیق کی تعریف میں

الصّدّیق - الکثیر الصدق فعّیل من الصّدق (تفسیر خازن) یعنی صدیق بہت زیادہ راست باز اور سچے کو کہتے ہیں اور صدیق بروزن فعیل مبالغہ کا صیغہ ہی صدق سے۔ صدیق بسیار راست گو ولقب خلیفۂ اول است (منتخب اللغات) وبغایت راست پندارندہ سخن کسی را ولقب حضرت ابوبکرؓ چرا کہ بر نبوۃ و معراج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول از ہمہ ایمان آوردند (غیاث) صدیق وہ ہی کہ اوسکی قوت نظری انبیاکی قوت نظری کی طرح کامل ہو اور ابتداء عمر سے دروغ وکلام دورویہ سے پاک ہو اور دین کے مقدمہ میں اخلاص تمام رکھے حظ نفس کا اوسمیں ملا لگاؤ نہوے ظاہر و باطن یکسان ہو تبرے و لعنت سے دور ہی خواب کی تعبیر ٹہیک ٹہیک کہے (تفسیر مظہر العجائب) اور کہا بعض نے کہ صدیق وہ ہی جو صادق ہو از روے قول و فعل و دین و عقل کے عرفا فرماتے ہیں کہ صدیق وہ ہی کہ بذل کرے کونین کو روبیت حق سبحانہ وتعالیٰ میں مانند حضرت ابوبکرؓ کے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجہیز جیش عسرت میں اونسے پوچھا۔ ماابقیت لنفسك قال الله ورسوله ف موافق تعریف مذکورہ بالا کے شیعہ جناب مولی علی کرم اللہ وجہہ کو صدیق نہیں ثابت کر سکتے۔ کیونکہ بقول شیعہ جناب امیر میں یہ اوصاف نتھے۔ نہ ہمیشہ وہ سچ بولتے تھے بلکہ عمر بھر تقیہ کیا۔ ظاہر اونکا باطن کے خلاف رہا۔ نعوذ باللہ منہا

## فصل دوم عہد رسالتمآب میں حضرت ابوبکر ہی بلقب صدیق مشہور ومعروف تھے

فصل دوم

تحت آیہ کریمہ من النبیین والصدیقین۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ مراد صدیقین سے اس آیت میں افاضل اصحاب رسول اللہ ہیں جیسے ابوبکرؓ۔ اسواسطے کہ نام رکھا گیا اونکا صدیق اس امت میں وھو افضل اتباع الرسل یعنی وہ تمام رسولونکے تابعداروں میں افضلترین ہیں وقیل المراد بالنبیین ھنا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم وبالصدیقین ابوبکرؓ وبالشہداء عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وبالصالحین سائر الصحابۃ (خازن)

کہا مفسرین نے والذی جاء بالصدق سے مراد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور وصدق به سے مراد ابو بکر صدیق ہیں (خازن حسینی معالم) روایت ہی کہ تحقیق حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا والذی جاء بالحق هو محمد ﷺ والذی صدق به ابو بکر رض رواہ رزین وابن عساکر اور کہا ابن عساکر نے اس روایت میں جو بالحق ہی اسید ہی کہ یہ قرأت حضرت علی کی ہی۔

فصل سوم

## فصل سوم اس بیان میں کہ اللہ تعالی نے بواسطہ جبریل بزبان سرور عالم ابو بکر کا لقب صدیق رکھا

روایت ہی نزال بن سبرہ سے کہ میں نے حضرت علی رض سے کہا کہ ای امیر المومنین ابو بکر رض کی ہمیں خبر دیجئے فرمایا وہ ایسے شخص تھے کہ حق سبحانہ نے حضرت جبریل و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر اونکا نام صدیق رکھا الخ (رواہ الحاکم باسناد جید) روایت ہے ابو یحیی سے کہ میں نہیں شمار کر سکتا کہ کتنی مرتبہ سنا میں نے حضرت علی رض کو منبر پر فرماتے ہوئے کہ بیشک اللہ تعالی نے نام رکھا ابو بکر کا بزبان اپنے نبی کے صدیق (رواہ الدار قطنی والحاکم) روایت ہی حکیم بن سعد سے کہا کہ سنا میں نے حضرت علی رض کو بقسم فرماتے تھے کہ البتہ نازل کیا اللہ تعالی نے نام ابو بکر رض کا آسمان سے صدیق (رواہ الطبرانی بسند صحیح وکذا فی تاریخ الخلفاء) روایت کی دینوری اور ابن عساکر نے شعبی سے کہا کہ خاص کیا اللہ تعالی نے ابو بکر کو چار خصلتوں سے کہ نہیں وہ خصوصیت تھی کسی میں نام رکھا اونکا صدیق اور سوائے اونکے کسی کا نام صدیق نہیں رکھا الخ (تاریخ الخلفا) روایت کی سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابی وہب مولی ابی ہریرہ رض سے کہا راوی نے جبکہ واپس ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے اور مقام ذی طوی میں آئے تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای جبرئیل میری قوم میری تصدیق نکرے گی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تصدیق کریں گے آپکی ابو بکر اور وہ صدیق ہیں (و وصلہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی وهب عن ابی هریرة رض صواعق محرقہ) روایت ہی کہ ربیعہ اسلمی سے حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا

یا ساریۃ صالک والصدیق المحدیث یہ ایک طولانی حدیث کا ٹکڑا ہی جسکو امام احمدؒ نے بسند حسن روایت کیا ہی (صواعق) **روایت ہی** ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معراج ہوئی مجکو تو ہر آسمان پر پاتا تھا مین نام اپنا محمدؐ رسول اللہ وابو بکرؓ الصدیق (رواہ ابو یعلی الموصلی۔ اور ایسی ہی روایت ہی ابن عباسؓ و ابن عمرؓ و ابی سعیدؓ و ابی درداؓ سے اور سب اسانید اوسکی ضعیف ہین لیکن ہر ایک روایت دوسرے کی موید ہی لہذا بحیثیت مجموعی درجۂ حسن کو پہونچیگی۔ صواعق محرقہ) **روایت ہی** کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ انوار تھے داہنے جانب عرش کے حضرت آدم کی پیدائش سے ہزار برس پہلے (الی قولہ) پھر چن لیا اللہ تعالی نے اونکو میرے لیے اصحاب پس کیا ابوبکر کو صدیق اور عمرؓ کو فاروق الحدیث (رواہ الحافظ عمر و بن محمد بن خضر ملائی سیرتہ ان الشافعیؒ روی بسندہ۔ صواعق) **روایت ہی** کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک جماعت آئی اونمین ایک شخص سے آپنے فرمایا کہ اگلی کتابو نمین کیا پاتے ہو کہا کہ خلیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیقہ۔ (اخرجہ ابن عساکر عن ابی بکرہ) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ کتب سماوی مین بھی حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق مذکور ہی۔ **اور حدیث** اُحد مین ہی کہ حضور سرور کونین نے فرمایا کہ ای پہاڑ ہل مت ٹھہر جا جز این نیست کہ تجھپر نبی ہی اور صدیق اور شہید (رواہ احمد والبخاری والترمذی وابو حاتم عن انسؓ) **اور** ایسا ہی قصہ ہی جبل ثبیر کا رواہ الترمذی والنسائی والدارقطنی عن عثمانؓ **اور** ایسا ہی قصہ ہی جبل حراء کا رواہ مسلم عن ابی ہریرہؓ الغرض اس قسم کی روایتین کتب احادیث مین بکثرت ہین جنکا استقصاء واحصا مجہ کمترین غلام قلیل البضاعت سے عسیر و دشوار ہی اور جو کچھ مذکور ہوا طالب حق و نیز میرے مقصد کے لیے کافی ہی اب چند روایتین اس مضمون کی کتب شیعہ سے نقل کرتا ہون۔

## فصل چہارم۔ روایات از کتب شیعہ

فصل چہارم

علامۂ طبرسی۔ آیۂ کریمہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ کی تفسیر مین ابی العالیہ اور

کلبنی سے لکھتے ہین۔ جو آیا ساتھ صدق کے مراد اوس سے رسول خدا ہین اور جسنے تصدیق کی اونکی مراد اوس سے ابوبکرؓ ہین (مجمع البیان) **روایت ہی** کسیںنے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تلوار کے قبضہ پر حلیہ کرنا درست ہی یا نہین جناب امام نے فرمایا کہ ہان اسلئے کہ ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کے قبضہ پر چاندی کا حلیہ کرایا تھا پس کہا راوی نے آپ ایسا کہتے ہین یعنی صدیق تو حضرت امام اوچھل پڑے اپنی جگہ سے اور فرمایا کہ ہان وہ صدیق ہین ہان وہ تصدیق ہین تین مرتبہ جو نہ صدیق کہے اونکو تو خدائےتعالی نہ تصدیق کرے اوسکی دنیا و آخرت مین (کشف الغمۃ) ف اکابرین شیعہ کے نزدیک یہ کتاب معتمد علیہ ہی چنانچہ صاحب استقصاء لکھتے ہین۔ آنچہ در کشف الغمہ مذکور است آنرا اہل حق ہم قبول بیسازند و برو انگارمی پر وازند **روایت ہی** فضیل سے کہ سنا مین نے ابوداؤد سے حدیث بیان کی مجھسے بریدہ اسلمی نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا کہ جنت تین شخصونکی مشتاق ہی۔ کہ اتنے مین ابوبکرؓ آئے تو لوگون نے اونسے کہا کہ تم صدیق ہو اور ثانی اثنین فی الغار ہو تم حضرت سے پوچھو کہ وہ کون لوگ ہین (منہج المقال) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ بین الصحابہ صدیق کے لقب سے حضرت ابوبکرؓ ہی معروف تھے فتدبر **روایت ہی** حضرت علیؓ سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حراء پر تھا کہ ناگہان پہاڑ نے حرکت کی تو حضرتؐ نے فرمایا ٹھہر پس تحقیق کہ نہین ہین تجھپر مگر نبی اور صدیق اور شہید (احتجاج طبرسی **فرمایا** حضرت امام جعفر صادقؓ نے وَلَدَنِی ابوبکرن الصدیقؓ مرَّتَین (کشف الغمہ) وکذا فی صواعق محرقہ ف حضرت امام موصوف کی والدہ معظمہ فروہؓ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ صدیق ہین اور قاسم یعنی آپکے نانا کی ماں اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ ہین اسیوجہ سے آپنے فرمایا ولدنی ابوبکرؓ الصدیق مرتین (طبقات الحفاظ للذہبی و طبقات المناوی ۱۲ **روایت ہی** کہ جناب امیرؓ نے لوگوں سے پوچھا من اشجع الناس کون سب سے زیادہ شجاع ہی لوگوں نے کہا انت آپ فقال ذلک ابوبکر الصدیقؓ الحدیث تو فرمایا آپنے کہ وہ ابوبکر صدیق ہین اخرجہ الانوار فی مسندہ (وصایاء صنیعی) **روایت ہی** حضرت امام جعفر صادق عن ابیہ۔ ایک شخص آیا حضرت امام زین العابدینؓ

علی بن حسینؓ رضی اللہ عنہم کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجکو ابو بکرؓ کی فرمایا جناب امام نے کہ صدیقؓ کی خبر
پس کہا اوسنے کہ آپ اونکو صدیقؓ فرماتے ہین فرمایا حضرت نے کہ روئے تجکو تیری مان ۔ نام رکھا اونکا
صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مہاجرین وانصار نے الحدیث درواہ الدارقطنی صواعق
محرقہ شبیہ جناب امیرؓ نے اپنے بعض خطبہ مین فرمایا انا الصدیق الاکبر انا الفاروق الاعظم
دفع ای عزیز میرے چشم مار وشن ودل ماشاد ۔ امنا وصدقنا ہمین کچھ شک نہین کہ آپ اپنے
زمانہ کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم تھے ۔ سو یہ بھی باصول اہل سنت والجماعت مگر حضرات شیعہ اپنے
اصول مذہب کی بنا پر کسی جزو زمانہ کے لیے بھی آپ کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہین ثابت کر سکتے کیونکہ
باصول شیعہ جناب امیرؓ پر صدیق وفاروق کی تعریف صادق نہین آتی ۔ واذلیس فلیس الغرض
درصورت تسلیم ہمارا کوئی ضرر نہین آپ اگر اپنے زمانہ کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم تھے تو ہمارے مقصد کو
مخل نہین ابن ماجہ مین ہی کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مین صدیق اکبر ہون نہ کہیگا اپنے کو کوئی صدیق
بعد میرے مگر کذاب ف آپنے بعد اپنے کی قید لگایا اپنے قبل کو نفرمایا ۔ فصح ماقلنا کیونکہ جب ہم روایت
ودرایت پر نظر کرتے ہین تو مجرد آپکا کلام پاتے ہین ونیز زمانہ رسالت وزمانہ شیخین ہین آپ اس لقب سے
مشہور ومعروف نتھے اور حضرت ابو بکرؓ کا صدیق ہونا بنزول وحی بواسطہ جبرئیل بزبان وحی ترجمان
خیر الانام بین الصحابہ مشہور ومعروف ۔ کما عرفت سے بمیزان نظر حسن ترا با ماہ سنجیدم زمیان این وآن فرق
زمین وآسمان دیدم پس جبکہ حضرت ابو بکرؓ کا صدیق اکبر ہونا بدلائل قاطعہ بوجہ اتم ثابت ہوگیا ۔ تو ماہرین علم
پر مخفی نہین کہ وہی افضل البشر بعد الانبیاء ہین کان درجۃ الصدیق افضل الدرجات
بعد الانبیاء (ازالۃ الازہام) اور اسپر کلام حق بھی ناطق ہی من النبیین والصدیقین
یہ نص ہی کہ بعد نبیوں کے مرتبہ صدیقون کا ہی ۔ وہو المدعی ۔ اور اسمین شک نہین کہ سرتاج وسردار صدیقین
حضرت ابو بکر صدیق ہین رضی اللہ عنہ (تفسیر کبیر ۔ صواعق)

## الباب الثانی نزول آیۂ کریمہ وسیجنبہا الاتقی ومایتعلق بہا وفیہ فصول

## الفصل الاول ۔ تفسیر آیۂ کریمہ کے بیان مین قولہ تعالی ۔ وسیجنبہا الاتقی الذی

يؤتی ماله يتزکی ﴿۱۸﴾ اور قريب ہی کہ دور کر ديا جائے اوس آگ سے نارًا تلظّٰی - آگ شعلہ زن سے - جو بڑا پرہيزگار ہی - جو کہ ديتا ہی اپنا مال کہ پاک کرے اپنے تئين - بايں طور کہ خرچ کرتا ہی اوسکو خاص اللہ تعالی کے ليے بغير ريا و سمعہ کے پس ہوگا پاک نزديک اللہ تعالے کے کہا ابن جوزیؒ نے کہ اجماع کيا ہی مفسرين نے کہ يہ آيت نازل ہوئی ہی شان مين حضرت ابوبکر صديقؓ کے (اخرجہ ابن ابی حاتم والطبرانی - صواعق - جلالين) کما لين - خازن وغيرہا من التفاسير - اس آيۂ کريمہ مين تصريح ہی اس امر کی کہ ساری امت مين اتقٰی يعنی بڑے پرہيزگار حضرت ابوبکرؓ صديق ہين اور جو زيادہ پرہيزگار ہو وہ اللہ تعالی کے نزديک سب سے زيادہ بزرگ ہی بقولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم يعنی تحقيق بزرگتر تمہارا اللہ کے نزديک زيادہ تر پرہيزگار تمہارا ہی - الغرض دونو آيۂ کريمہ سے نتيجہ يہ نکلا کہ ابوبکر صديقؓ افضل ہين ساری امت سے (صواعق) کيونکہ حضرت رب العزت جلشانہ نے اونکو اتقٰی فرمايا - يہ وصف کسی اور کے ليے نہين آيا پس کسی اور کو اونپر فضيلت نہين اور وہ امت مين سب سے افضل ہين - فثبت المدعیٰ الحضرات علماء مفسرين شيعہ نے بھی تسليم کيا ہی کہ آيت ابوبکرؓ صديق کی شان مين نازل ہوئی ہی ع والفضل ما شہدت بہ الاعداء - طبرسی نے آيۂ کريمہ کی شان نزول مين لکھا ہی عن ابن زبير قال ان الاية نزلت فی ابی بکرؓ لانہ اشتری المماليک الذين اسلموا مثل بلالؓ و عامرؓ بن ميسرہ وغيرہما واعتقہم (تفسير مجمع البيان) ابن زبير سے روايت ہی کہا کہ بيشک يہ آيت نازل ہوئی ابوبکرؓ کی شان مين اسواسطے کہ اونہون نے خريد کيے غلام جو کہ مسلمان ہوگئے تھے اور کفار کی مملوک تھے مثل بلالؓ و عامرؓ بن ميسرہ وغيرہما اور آزاد کر ديا اون سبکو راہ خدا مين - فاحفظ

## فصل دوم تفسير آيۂ مذکورہ و ما يتعلق بہا - اور انفاق مال کے بيان مين

حضرت صديقؓ اکبر نے ابتداء اسلام مين جو مسلمانونکی نہايت ضعيفی اور عاجزی کا زمانہ تھا اسلام و اہل اسلام کی حمايت و اعانت مين اللہ تعالی کی رضامندی کے ليے حضور سرور عالم صلی اللہ عليہ و آلہ وسلم کی خدمت گذاری مين

اور کافرونکی ظلم و تعدی سے بیکس مسلمانونکو بچانے مین و نیز دیگر کار خیر مین اپنا مال صرف کردیا روایت ہی
ابن عمرؓ سے کہ جسدن اسلام سے مشرف ہوئے ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ اوسدن اونکے گھر مین چالیس ہزار درم
تھے (وفی روایۃ اربعون دینارا) بس ہجرت کی مدینہ کی طرف تو نتھا اونکے پاس سوائے
پانچہزار کے کل مال خرچ کیا غلامونکے چھڑانے مین اور اسلام کی مدد مین روایت ہی حضرت عائشہ
صدیقہ سے کہ بیشک ابوبکر صدیقؓ نے آزاد کیا سات شخصونکو جنپر عذاب کیا جاتا تھا بسبب اسلام کے
(تاریخ الخلفا) ذکر کیا ہی محمد بن اسحق نے کہ حضرت بلالؓ صادق الاسلام و طاہر القلب تھے
امیہ بن خلف کی یہ حالت تھی کہ جب سخت دہوپ ہوتی تو اونکو پیٹھ کے بل لٹاتا اور سینہ پر بھاری پتھر
رکھدیتا اور کہتا کہ مین تجکو یونہی تکلیف دونگا حتی کہ تو مر جائے یا کفر کرے محمدؐ سے اور حضرت بلال اس مصیبت
مین یہی کہتے تھے احدٌ احدٌ یعنی اللہ واحد ہی اللہ واحد ہی کہا راوی نے کہ روایت ہی
ہشام بن عروہ سے وہ راوی ہین اپنے باپ سے کہا کہ گذرے ایکدن ابوبکرؓ اور وہ بلال کو اوسیطرح اذیت
دے رہا تھا تو کہا حضرت ابوبکرؓ نے امیہ سے کہ ایا نہین ڈرتا تو اللہ سے اس مسکین کے معاملہ مین تو اوسنے
کہا کہ تمہین نے تو اوسکو بگاڑا ہی تمہین اس مصیبت سے اوسکو چھڑاو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میرا ایک
غلام ہی جو اس سے زیادہ قوی ہی نسطاس رومی اور وہ تیرے دین پر ہی بعوض انکے اوسکو تجھے
دیتا ہون کہا امیہ نے کہ دیا مین نے۔ پس دیدیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنے غلام کو اور لے لیا بلالؓ کو پس آزاد کردیا
اونکو اور اس سے پہلے چھہ شخصونکو اسیطرح کافرونسے لیکر آزاد کرچکے تھے قبل ہجرت کے اور بلال ساتوین
شخص ہین (تفسیر خازن) روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ ابوبکرؓ نے بلال کو امیہ سے غلام دینے کے
علاوہ۔ ایک چادر اور چار سو درہم دیکر خریدا اور راہ خدا مین آزاد کردیا (رواہ ابن ابی حاتم)
روایت ہی سعیدؓ بن مسیب سے کہ یہ غلام حضرت صدیق کا بڑا کارکن اور لائق تھا اوسنے آپ کی
غلامی مین دس ہزار اشرفیان روزگار مین پیدا کین اور کئی لونڈی غلام اور کتنے مویشی جمع کئے تھے یہ
سب خوبیان تھین مگر کافر تھا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اگر تو خدائے واحد پر ایمان لاوے تو یہ سب
تیرا ہی اور تو آزاد ہی۔ مگر وہ مشرف باسلام نہوا۔ جب امیہ نے اوسکے نسبت کہا تو حضرت ابوبکرؓ نے

اسکو غنیمت جانا کہ بعوض ایک کافر کے ایک موحد مخلص تنا ہی اور اوس کافر کی ظلم و تعدی سے نجات پاتا ہی الغرض بلال رض کو آپنے آزاد کردیا وہ ہمیشہ حضور سرور انبیا علیہ التحیہ والثنا کی خدمت مین رہے لہذا صدیق اکبر رض کی شان مین نازل ہوا فاما من اعطے حق اللہ و اتقے اللہ و صدق بالحسنی ای لا الہ الا اللہ فے الموضعین فسنیسرہ للیسری للجنۃ (جلالین والتفصیل فے فتح العزیز وحسینی و غیرہم) پس جسنے دیا حق اللہ کا اور ڈرا اللہ سے اور تصدیق کی نیکی کی یعنی لا الہ الا اللہ کی پس آسان کرینگے ہم اوسکے لئے راہ جنت کی اسیطرح حضرت صدیق رض نے اور کئی مظلوم و بیکس مسلمانونکو کافرونسے خریدا اور آزاد کیا در انحالیکہ وہ لوگ کفار قریش کے لونڈی و غلام تھے بسبب قبول اسلام کے اونکو طرح طرح کی اذیتین دی جاتی تہین اور وہ بیکس و مظلوم تھے منجملہ اونکے ایک عامر رض بن فہیرہ تھے نبی جدعان کے غلامون مین حضرت صدیق رض نے اونکو بعوض ایک رطل سونیکے خریدکر آزاد کردیا سفر ہجرت مین حضور سرور دوجہانکی ہمرکابی مین یہ بھی ہم سفر تھے اور سواری کی ناقہ در غار پر لیکر حاضر ہوئے تھے بڑے اولیاء اللہ سے تھے - بیر معونہ کیدن شہید ہوئے منجملہ اونکے حضرت زنیرہ رض مین مروی ہی کہ جب انکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تو آنکہونمین درد ہوا بینائی جاتی رہی - کفار طعنہ زن ہوئے کہ لات و عزی کی مارنے تجھے اندہا کردیا - اونہون نے کمال صبر و تحمل سے جواب دیا کہ لات و عزی کو ہرگز یہ قدرت نہین کہ کسیکو نفع و نقصان پہونچا سکین - اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہتا ہی سو کرتا ہی یہ مشیت ایزدی کا مقتضا ہی کہ مین نابینا ہو گئی یہ عجز اونکا حق سبحانہ و تعالی شانہ کو پسند آیا اوسنے اپنے فضل سے دوبارہ اونکو بینائی بخشی منجملہ حضرت مہدیہ رض اور اونکی بیٹی مین رضی اللہ تعالی عنہما - یہ دونو ایک عورت نبی عبد الدار کی لونڈیان تہین وہ عورت انکو نہایت ایذا دیتی تھی حضرت ابو بکر صدیق رض اوسکے پاس گئے اور اوسکی خواہش کے موافق قیمت دیکر دونونکو خرید لیا اور راہ خدا مین آزاد کیا - اور کہا اٹھو میرے ساتھ چلو - اونہون نے عرض کی ای صدیق اکبر ہم اوسکے نمک خوار اور پروردہ ہین تقضاء مروت نہین کہ کام اوسکا ناتمام چھوڑ دین اگر آپکی اجازت ہو تو اوسکا کام پورا کرکے حاضر خدمت ہوتی ہین حضرت صدیق رض نے اونکی تحسین و آفرین کی اور اجازت دے دی منجملہ اونکے ایک عورت وہ ہی جو نبی مؤمل کی

مملوک تھی بنی مؤمل ایک جماعت ہی بنی عدی سے اوسپر بھی مصیبت تھی حضرت صدیق اکبرؓ نے اوسکو بھی خرید کر کے آزاد
کیا منجملہ اونکے ام عبیدہ کو آزاد کیا۔ یہ اونکا ذکر تھا جنکو بسبب اسلام کے ایذائین دی جاتی تھین اور ماسوائے
انکے اور لونڈی غلامونکو آزاد کیا **غرض** یہ کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے اسلام کی اعانت و دین کی حمایت
مین اپنا بہت مال خرچ کیا اور بعد تمام اس خرچ کے چالیس ہزار درم سرمایہ اونکے پاس تھا وہ بھی بموجب
فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے مسلمانون پر اور دینکے کامونمین تیرہ برس کے عرصہ مین خرچ
کیا۔ بعد ازان چھ ہزار درم باقی رہ گئے تھے وہ سفر ہجرت اور مسجد نبوی کی زمین خرید کرنے مین اور دوسرے
نیک کامون مین سامان جہاد وغیرہ مین خرچ کیا (تفسیر فتح العزیز) **مسجد نبوی** کی زمین حضور سرور انبیاء
علیہ التحیۃ والثناء نے بنی نجار سے دس دینار کو خرید فرمایا اور قیمت اوسکی ابوبکر صدیق کے مال سے دیا (مواہب
لدنیہ) **تجہیز جیش عسرت** مین حضرت صدیق اکبرؓ کی سبقت **روایت ہی** حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ حضرت ابوبکر ہمیشہ کار خیر مین مجھپر غالب رہا کئے حتی کہ زمانۂ غزوۂ تبوک مین۔ اوسوقت مجھے دسترس
خوب تھا مین یہ سمجھا کہ اس مرتبہ مین غالب رہونگا بس مین اپنے مال سے نصف مال حضور اقدس مین لایا۔ حضور نے
ارشاد فرمایا عیال واطفال کے لیے کیا چھوڑا مین نے عرض کی کہ اتنا ہی مال اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنا کل
مال لے آئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا اونہون نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسولؐ آپ نے
فرمایا **ما بینکما ما بین کلمتکما** یعنی تم دونو نکے مراتب مین ایسا ہی فرق ہی جیسا تم دونو نکے
بیان مین فرق ہی (تواریخ حبیب الہ۔ قرۃ العیون) **واخرج** ابو نعیم فی الحلیۃ عن الحسن
البصری ان ابا بکر رض اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاھا فقال یارسول
اللہ ھذہ صدقتی وللہ عندی معاد وجاء عمر رض بصدقتہ فاظہرھا فقال یا رسول اللہ
ھذہ صدقتی ولی عند اللہ معاد فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما بین صدقتیکما کما
بین کلمتیکما اسنادہ جید لکنہ مرسل (تاریخ الخلفاء) **الغرض** حضرت صدیق اکبرؓ نے کل مال راہ خدا
مین لاکر حاضر کیا اور اہل وعیال کو خدا اور رسولؐ کے بھروسہ پر چھوڑ دیا۔ اور اپنے لئے نقد وجنس کچھ نہ رکھا
**روایت ہی** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تھے ہم لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور

نزدیک حضرت کے ابوبکر صدیق رضؓ تھے ور انحالیکہ وہ عبا پہنے ہوئے تھے (اور بجائے سیون کے) اوسمین کانٹے
لگے ہوئے تھے داسو جہ سے کہ آپ کل مال راہ خدا مین خرچ کرکے نادار ہو گئے تھے - ایک روز کملی کو گرتے
کی طرح گلے مین ڈالکر اوسکے دونوں پلو ملاکر کانٹے لگائے تھے کہ مثل دوختہ کے ہو گئے تھے - تفسیر فتح العزیز
پس نازل ہوئے حضرت جبرئیل اور کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم کیا ہی کہ مین دیکھتا ہون ابوبکرؓ کو اس حالت
مین کہ دیکھتا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ ای جبرئیل اونہون نے خرچ کیا ہی اپنا مال مجھپر قبل فتح (مکہ) کے (دسبب
غریبی کے اونکا یہ حال ہی) کہا حضرت جبرئیلؑ نے کہ اللہ تعالی اونپر سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی پوچھو اونسے
کہ آیا وہ اس فقر مین بھی مجھسے راضی ہین یا نہین حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کیا مین ناخوش ہونگا اپنے رب سے
انا عن ربی راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (خازن) اخرج البغوی باسناد الثعلبی
وابن عساکر وسندہ غریب ضعیف جدا - واخرج ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضؓ وابن مسعود رضؓ
وسندھما ضعیف ایضا وابن عساکر نحوہ من حدیث ابن عباس رضؓ (صواعق محرقہ
و فتح العزیز) واخرج الخطیب بسند رواہ ایضا عن ابن عباس رضؓ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ھبط علی جبریل علیہ السلام وعلیہ طنفسۃ وھو متخلل بھا فقلت لہ یا جبریل ع
ماھذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل ابی بکر رضؓ فی الارض قال ابن کثیر وھذا
منکر جدا (تاریخ الخلفا) اما کونھا ضعیفۃ لا تضر فی المناقب فاحفظ ما قررہ المحدثون فی اصول الحدیث

## فصل سوم - فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر رضؓ

حضور سرور کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بارہا ارشاد فرمایا نہین
نفع دیا مجھکو کسیکے مال نے کبھی جسقدر نفع دیا مجھکو ابوبکرؓ کے مال نے **روایت ہی** ابی ہریرہؓ سے کہ بیشک
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کوئی نہین کہ جسکا احسان ہو مجھپر مگر یہ کہ مین نے اوسکا بدلہ کردیا
سوائے ابوبکرؓ کے پس تحقیق کہ اونکا احسان ہی مجھپر اوسکا بدلہ دیگا اونکو اللہ تعالی دن قیامت کے ما نفعنی
مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر رضؓ (رواہ الترمذی) **روایت ہی** حضرت ابن عباس رضؓ سے

کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین ہی کوئی نزدیک میرے بڑا احسان کرنیوالا ابو بکرؓ سے ۔ ہمدردی کی اوسنے میری اپنی جانسے اور اپنے مال سے اور بیاہ دی مجکو بیٹی اپنی ۔ رواہ الطبرانی روایت ہی سیدنا مولے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم کرے اللہ تعالی ابو بکر پر کہ بیاہ دی مجکو بیٹی اپنی اور لیگئے دار الہجرت کی طرف مجکو اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے اور نہین نفع دیا مجکو کسیکے مال نے اسلام مین جو جسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابو بکرؓ نے الحدیث رواہ الترمذی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین نفع دیا مجکو مال نے کبھی جو نفع دیا مجکو مال ابو بکرؓ نے ۔ پس روئے حضرت صدیقؓ اور عرض کرنے لگے کہ نہین ہون مین اور مال میرا مگر آپ ہی کا ہی یا رسول اللہ ۔ رواہ احمدؒ اور روایت کی ابو یعلی نے عائشہؓ سے مرفوعا مثل اسکے ۔ کہا ابن کثیرؒ نے ایسا ہی مروی ہی حضرت علیؓ ۔ ابن عباسؓ ۔ جابر بن عبد اللہؓ ۔ ابی سعید خدریؓ رضی اللہ عنہم سے روایت کی خطیب نے ابن مسیبؒ سے مرسلا اور زیادہ کیا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے مال ابو بکرؓ کا (بے تکلف) جیسا کہ خرچ کرتے تھے اپنا ذاتی مال (صواعق محرقہ) الغرض اکثر حدیثون مین حضورؐ نے فرمایا کہ کسیکو مال نے اسقدر نفع نہین دیا مجکو جسقدر ابو بکرؓ کے مال سے مجکو فائدہ ہوا ۔ اسواسطے کہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کا مال اور ابو طالب اور عبد المطلب کا مال بھی اگرچہ حضرتؐ کے مصارف مین خرچ ہوا مگر وہ اسطرح پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے اور لباس اور خویش و اقربا کے دینے لینے مین مہمانونکی ضیافت مین تھا جو نکی خبر گیری مین صرف ہوا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا مال اسلام کی شوکت مسلمانونکی خدمت اور کافرونسے اونکی گلو خلاصی اور ضعفاء مسلمین کی مدد و دستگیری اور سفر ہجرت مین اور ایسے وقت مین کہ نہ حضرت خدیجۃ الکبریؓ حیات فرما تہین ۔ نہ ابو طالب زندہ تھے ایسی ایسی خاص حالتونمین حضرت ابو بکرؓ ہی اپنی جان و مال سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمدرد اور مونس و غمگسار رہی اور سوائے انکے یہ شرف کسیکو حاصل نہوا ۔ اور غیرونکے مصارف مین زمین و آسمانکا فرق ہی لہذا حق سبحانہ و تعالی شانہ نے اونکے حق مین فرمایا وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی الخ یعنی نزدیک ہی کہ دور رکھا جائیگا اوس آگ سے جو بڑا متقی ہی جو کہ

دیتا ہی مال اپنا تاکہ پاک کرے اپنے تئین اور نہین ہی کسیکا اوسپر احسان کہ اس مال کے دینے سے اوسکا بدلہ عوض معاوضہ نعم البدل مقصود ہو الغرض کسیکے احسان کے بدلے مین اوس نے اپنا مال نہین خرچ کیا اور مال خرچ کرنے سے اوسکی کوئی غرض نہین ہی سوائے رضامندی وخوشنودی اپنے پروردگار برترکی اور کسیطرح کی نفسانیت اس خرچ کرنے مین اونکو منظور نہین ہی۔ اور البتہ قریب ہی کہ ابوبکرؓ رضی ہونگے حق تعالی سے یا حق جلشانہ رضی ہوگا ابوبکرؓ سے۔ یرضیٰ مین جو ضمیر ہی اوسمین دونو احتمال ہی ف یہ آیۂ کریمہ حضرت ابوبکرؓ کے کمال فضل وشرف پر دلالت کرتی ہی جسطرح حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی دلجوئی وخاطرداری کے لیے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضی اسیطرح حضرت ابوبکر صدیق کے لیے وعدہ فرمایا۔ ولسوف یرضی (تفسیر فتح العزیز) الی مختصر اوراق مین زیادہ طول کی گنجائش نہین طالب کو چاہیے کہ کتب تفاسیر کو ملاحظہ فرمائین تاکہ حظ وافر اوٹھائین مین اسیقدر پر اختصار کرتا ہون خلاصۂ کلام یہ کہ آیۂ مذکورۂ بالا خاص حضرت صدیق اکبر یار غار پیغمبر کی شان مین نازل ہوئی اور دوسریکا ہیچگہ احتمال نہین اور مخصوص آپکو اتقی فرمایا اور معنی اوسکے اکرم وبزرگتر ہی کیونکہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی تحقیق کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے زیادہ تر متقی اور پرہیزگار تمہارا ہی اور جو اکرم عند اللہ ہی وہی افضل ہی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ عند اللہ تمام امت سے افضل اور بزرگتر ہین (صواعق) وھو المقصود ولا یمکن حملھا علی غیرہ فتدبر

## فصل چہارم۔ اس بیان مین کہ جسنے قبل فتح مکہ کے جہاد وخرچ کیا وہ افضل ہے بعد والون سے

قولہ تعالی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل ط اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ط یعنی نہین برابر ہی فضل وبزرگی مین تم مین سے کوئی شخص اوسکے جسنے خرچ کیا مال اپنا اور قتال کیا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل فتح مکہ کے۔ وہ لوگ (کہ جنہون نے خرچ کیا قبل فتح کے اور قتال کیا) بہت بزرگ ہین مرتبہ مین

اون لوگون سے جنہون نے خرچ کیا مال اپنا بعد فتح کے اور قتال کیا کہا کلبی نے کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت ابو بکر صدیق کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسوا سطےکہ وہ پہلے ایمان لانیوالے اور پہلے خرچ کرنیوالے ہین مال اپنا راہ خدا مین (خازن - کمالین - وذکرہ البغوی) اور اکثر مفسرین ہین اس بات پر کہ یہ آیت حضرت ابو بکرؓ کی شان مین نازل ہوئی اسواسطےکہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرون سے جھگڑا وہ حضرت صدیقؓ ہی تھے (تفسیر حسینی) وفیہ دلیل علی فضلہ وتقدمہ اور اسمین دلیل ہے حضرت ابو بکرؓ کی بزرگی اور فضل وشرف مین سب پر مقدم ہونیکی (تفسیر مدارک) اور یہ شرف اور بزرگی اسوجہ سے ہے کہ مکہ فتح ہونیکے قبل تک مسلمانونکی حالت نہایت سخت ودشوار تھی کفار ونکی ایذا رسانی اور اسلام کی بیخکنی مسلمانون پر یورش کی انتہا نتھی لوگ شک وریب مین تھے پس ایسی نازک حالت مین جسنے اسلام واہل اسلام کی حمایت کی اور اپنا جان ومال راہ خدا مین خرچ کیا وہ بیشک فضل وشرف مین سب سے مقدم ہوگا کیونکہ بعد فتح مکہ کے اسلام غالب اور کفر مغلوب ہوا دشمنان دین پامال ہوئے - لوگ فوج در فوج دین مین داخل ہوئے - مسلمانونکی کمزوری وقلت - قوت وکثرت سے مبدل ہوگئی - پس ایسے وقت مین جنہون نے راہ خدا مین خرچ کیا اور کافرون سے لڑے - وہ سابقین اولین کے ہمسر وبرابر نہیں ہین مرتبہ مین (جامع البیان) اسلیئے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لوانفق احدکم مثل احد ذھبا مابلغ مد احدھم ولا نصیفہ - اخرج البخاری عن ابی سعیدؓ (کمالین) اس حدیث کا شروع یہ ہے کہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا تسبوا اصحابی والذی نفس محمد بیدہ الخ یعنی نہ برا کہو میرے صحابہ کو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھ مین ہے بیشک اگر تم مین کوئی شخص خرچ کرے مثل جبل احد کے سونا - تو نہ پہونچے گا اونکے ایک مد کو اور نہ اوسکے نصف کو مد ایک پیمانہ ہوتا ہے صاحب قاموس کہتے ہین کہ مین نے تجربہ کیا ہے کوئی شئی دو کف بھر کر موافق اوس پیمانہ کے ہوگی (منتخب) المختصر یہ مذکو تھا حضرت صدیق اکبر کے مال خرچ کرنیکا کہ حضور سرور انبیاء کو جسقدر انکے مال سے نفع پہونچا اوسقدر کسیکے مال سے نفع نہین پہونچا اور معلوم ہوا کہ جسقدر مال اسلام کی حمایت واعانت مین آپنے خرچ کیا اوسقدر کسینے نہین خرچ کیا

کما عرفت ۱۲ گو کہ تجہیز جیش عسرت مین صحابۂ کرام نے بڑی بڑی کامیابی اور بڑے بڑے
شرف حاصل کیے۔ مگر حضرت صدیق اکبر پر کسیکو سبقت نہ حاصل ہوئی منقول ہی کہ جسوقت
آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہیۂ سفر تبوک مین تھے۔ اوسوقت سید ناذی النورین عثمان غنی رضی اللہ
تعالی عنہ ایک قافلہ کی تیاری کر رہے تھے جسکو ملک شام مین واسطے تجارت کے بہیجنا چاہتے تھے
وہ سب سامان اس جہاد مین صرف کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دو سو اونٹ
مع پالان و پوشش ہونگے اور کلوہ نکے جو اپر ہین اور دو سو اوقیہ چاندی لیجئے اور سامان لشکر مین خرچ
کیجئے (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی اور دو سو اوقیہ آٹھ ہزار درم ہوئے) حضرت نے اونکی
حق مین فرمایا لا یضر عثمان ما عمل بعد ھذا۔ یعنی نہ ضرر کرے گا عثمان کو جو کچھ کہ بعد
اسکے کرینگے (مواہب لدنیہ) اور ایک روایت مین تین سو اونٹ مع سامان اور ہزار مثقال
سونا لائے اور حضرت کے سامنے رکھدیا۔ آپنے اونکے لیے دعا فرمائی اللھم ارض عن عثمان
فانی عنہ راض یعنی ای اللہ راضی ہو تو عثمان سے پس بیشک مین اوس سے راضی ہون مروی ہی کہ
اس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے اونمین سے دو حصۂ لشکر کا سامان حضرت عثمان نے کر دیا اور اس
بشارت کو حاصل کیا۔ من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ یعنی جسنے سامان کیا لشکر عسرت کا
تو اوسکے لیے جنت ہی (کذا فی کتب السیر) اور ایک روایت مین ہی کہ ایکہزار اونٹ اور ستر گھوڑے
دیے اور عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت عثمان ایک ہزار دینار اپنی آستینون مین بہر کر
لائے اور حضور سرور انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین ڈالدیا پس حضرت اوسکو اولٹتے پلٹتے
تھے اور فرماتے تھے ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور ایک روایت مین دس ہزار
دینار ہی اور حضرت نے فرمایا۔ غفر اللہ لک یا عثمان ما اسررت وما اعلنت و
ما ھو کائن الی یوم القیمۃ ما یبالی ما عمل بعدھا (مواھب لدنیہ) اور حضرت
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ جو عشرۂ مبشرہ سے ہین وہ چالیس ہزار درم لائے اور اسیقدر اپنے
اہل وعیال کے لیے چھوڑ آئے حضرت نے اونکے لیے بھی دعا فرمائی۔ اور ایک روایت مین کہ چالیس

اوقیہ سونا لائے اور ایک روایت سے چار ہزار درہم لائے (مدارج النبوۃ) **الغرض** اسیطورسے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب اور طلحہؓ بن عبید اللہ اور سعدؓ بن عبادہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما اور تمام اشراف و اغنیاء مہاجرین وانصار اپنی اپنی وسعت کے موافق مال لائے حتی کہ بعض بعض عورتون نے اپنے اپنے زیور بدنسے اوتار کردئے **حضرت عاصمؓ** بن عدی انصاری چند وسق خرمے کے لائے (**وسق** ایک شتر کے بار کو کہتے ہین وہ وزن مین ساٹھ صاع ہوتا ہی) **حضرت ابو عقیل** انصاری ایک صاع اور ایک روایت مین ہی کہ نصف صاع خرمے لائے اور عرض کی کہ آج رات کو صبح تک ہمی سے پانی کہینچا ہی اوسکی مزدوری مین دو صاع خرمے ملے تھے ایک صاع لایا ہون اور ایک صاع اہل وعیال کے لیے چھوڑ آیا ہون **اگرچہ** صحابۂ کرام نے اس محل پر بڑے بڑے مدارج ومراتب اور شرف حاصل کئے ۔ مگر حضرت صدیق اکبر ہی کو ترجیح نہ حاصل ہوئی **بروایت** صحیح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب حضرت نے تجہیز لشکر کا حکم دیا تو اون دنون ۔ مین مالدار تھا تو کہا مین نے کہ آج مجکو حضرت ابوبکر پر سبقت حاصل ہوگی اگر ہوسکتی ہی پس لایا مین نصف مال اپنا تو فرمایا مجھسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا چھوڑا اپنے اہل وعیال کے لئے مین نے عرض کیا کہ اسیقدر ۔ پھر آئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جو کچھ اونکے پاس تھا وہ سب مال لے آئے حضور نے اونسے فرمایا کہ ای ابوبکرؓ کیا چھوڑا تمنے اپنے اہل وعیال کے لئیے عرض کی ابقیت لهم الله ورسوله یعنی چھوڑا مین نے اونکے لیے خدا اور رسول کو (حضرت عمر فرماتے ہین کہ) مین نے کہا کہ مجکو اوپر کبھی سبقت نہوگی کسی شئے مین (صواعق محرقہ) اور حضرت نے فرمایا۔ ما بینکما ما بین کلمتکما یعنی فرق تم دونو نکے مرتبہ مین ایسا ہی ہی جیسا کہ تم دونون کے کلام مین ہی کذا فی کتب السیر **غرض** یہ کہ جو حضرات جو کچھ لائے وہ اپنے اہل وعیال کیلیے بھی چھوڑ آئے مگر حضرت صدیق اکبرؓ اپنا کل مال لے آئے اور اہل و عیال کو خدا اور رسول کے بھروسہ پر چھوڑ آئے ۔ پس انکے مرتبہ کے مساوی کون ہوسکتا ہی **المختصر** یہ حال تھا آپکے انفاق مال کا سورۂ واللیل مین مذکور ہوا اور اسجگہ حق سبحانہ وتعالی شانہ نے ارشاد فرمایا۔ اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد یہ شرف بھی حضرت صدیقؓ ہی کے لیے مخصوص تھا۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء

## فصل پنجم۔ دربیان شجاعت وبہادری وقتال وجہاد حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس فصل مین پہلے ہم اون روایتونکو درج کرتے ہین جنکو مخالفین نے بھی اپنی تصنیفات مین بلارد وانکار درج کیا ہی چنانچہ مجتہد جنتمم علی اخباری ابن مرزا شجاعت علی ایرانی اپنی وصایائے ضیغمی مین لکھتے ہین مروی ہی حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر صدیق سے وہ کہتے ہین کہ مشرکین مکہ خانۂ کعبہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور باخود ہا جناب رسالتماب کا ذکر کر رہے تھے کہ ہمارے معبودونکو اسطرح برا کہتے ہین۔ ناگہان داخل ہوئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کفار کھڑے ہوگئے حضرت کو گہیر کر اور کہا کہ آپ ہمارے معبود کو برا کہتے ہین ایسا اور ایسا۔ آپنے فرمایا کیون نہ برا کہین ہم اونکو پس سبکے سب حضرت کو لپٹ گئے تو ایک شخص دوڑا ہوا ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ جلد خبر لو حضرت کی۔ پس نکلے حضرت ابوبکر یہانتک کہ خانۂ کعبہ مین پہونچے تو دیکھا کہ حضور سرور عالم پر کفار زغہ کئے ہین۔ تو فرمایا آپنے کفار سے کہ ہلاکی ہو تمکو آیا تم قتل کرنا چاہتے ہو ایسے شخص کو جو کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی اور تحقیق کہ لائے تمہارے پاس نشانئین تمہارے ربسے پس مشرکین نے حضرت کو چھوڑ دیا اور اونپر ٹوٹ پڑے اور سبکے سب مارنے لگے حضرت اسماء کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر آئے ہین تو یہ حالت تھی کہ جب وہ اپنے بالونپر ہاتھ لگاتے تھے تو وہ بال ونکے ہاتھون مین آجاتے تھے اور آپ فرماتے تھے۔ تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (استیعاب) **اور** ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کفار کو اسلام کی رغبت دلائی اور نصیحت کی تو ہر طرف سے کفار اونپر گر پڑے اور اسقدر مارا کہ چہرۂ مبارک اونکا متغیر ہوگیا اور نوبت بہلاکت پہونچی پس لوگ اونکو اوٹھا لائے اور حالت اونکی یہ تہی کہ وہ بیہوش پڑے تھے اور قدرت بات کرنے کی نتھی یہانتک کہ اوسدن کے آخر مین کچھ ہوش ہوا تو پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر ہین اور جب ہوش مین آتے یہی سوال کرتے۔ کذا فی ریاض النضرۃ **اور** ایک روز معیط نے آنحضرت کو خانۂ کعبہ کے نزدیک پایا۔ تو آپکو مخنوق کرتا تھا گلا گھوٹتا تھا ناگاہ حضرت ابوبکر پہونچے

تو اوسکو دفع کیا اور حضرت کو اوس سے چھڑایا۔ کذ افی اسد الغابہ ف حضرات ناظرین کیا کوئی نظیر مل سکتی ہی کہ مثل ابو بکرؓ صدیق کے کسینے ایسے نازک وقت مین کفار سے مقابلہ و مجاہدہ کیا اور حضور سرور دوجہان کی حمایت اعانت و مدد مین کسینے بھی ایسی مصیبت جھیلی۔ ظاہر ہی کہ کوئی نہین اور روایت ہی حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ بیشک مجپر سبقت کی ابو بکرؓ نے چار چیزونمین کہ نہین دیا گیا مین اونمین سے کوئی چیز۔ سبقت کی اونہون نے اظہار اسلام مین اور سبقت کی تقدم ہجرت مین اور سبقت کی مصاحبت غار مین اور سبقت کی نماز کے قائم کرنے مین در انحالیکہ مین اوسدن شعب ابیطالب مین تھا۔ وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے تھے اور مین پوشیدہ کرتا تھا قریش اونکی عزت کرتے تھے اور میری حقارت۔ ریاض النضرہ ملخصاً۔ **جنگ بدر مین آپکی شجاعت** روایت ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا لوگو مین کون بڑا بہادر ہی۔ لوگون نے عرض کی کہ آپ ہین۔ آپنے فرمایا لوگو نمین سب سے بہادر ابو بکر صدیق ہین اسلیے کہ جب دن بدر کا تھا تو بنایا ہمنے ایک عریش ٹھہرنیکی جگہ واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ پس کہا ہمنے کہ کون شخص ہی جو حضرت کی حفاظت کے لیے رہے کہ کوئی مشرک آپ کے نزدیک نہ آسکے۔ تو کوئی نہ کھڑا ہوا اسکام کے لیے سوائے ابو بکر صدیق کے اور حال اونکا یہ تھا کہ اپنی تلوار میان سے نکالکر تان لیا اپنے سر پر۔ پس جب کوئی مشرک اوس طرف جاتا تو حضرت ابو بکرؓ اوسپر حملہ کرتے اپنی تلوار سے۔ اخرجہ البزار فی مسندہ وکذا رواہ محمد بن عقیل بن ابی طالب **روایت ہی** محمد بن عقیل سے وہ راوی ہین حضرت علی سے ایکدن آپ نے ایک جماعت مین فرمایا کہ لوگو نمین سب سے زیادہ بہادر کون ہی۔ لوگون نے عرض کی کہ آپ یا امیر المومنین آپنے فرمایا آگاہ ہو تحقیق کہ نہین لڑا مین کسی سے مگر یہ کہ بدلہ لیا مین نے اوس سے۔ ولیکن شجاع ترین مردم ابو بکر صدیق ہین۔ جبکہ بدر کا دن تھا ہمنے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عریش بنایا اور کہا ہمنے کہ کون شخص ہو ویگا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ نہ پہونچے اونکی طرف کوئی مشرک پس قسم ہی خدا کی کہ ہم مین سے کوئی نہین ساتھ ہوا حضرت کے سوائے ابو بکر کے (اور حالت اونکی یہ تھی

جنگ بدر مین حضرت صدیق کی شجاعت

کہ کسیکو قتل کرتے تھے اور کیسکو للکارتے تھے اور کیسکو سر کے بل ڈالتے تھے۔ اور کتنے تھے ہلاکی ہو تمہارے لیے آیا قتل کرنا چاہتے ہو ایسے شخص کو جو کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے۔ پھر فرمایا حضرت علی نے لوگون سے کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی (نشدتکم) آیا مؤمن آل فرعون بہتر ہے یا ابوبکرپس لوگ خاموش رہے تو آپنے فرمایا کہ کیون نہین تم جواب دیتے ہو قسم ہے خدا کی البتہ ایک ساعت ابوبکرؓ کی بہتر ہے مؤمن آلِ فرعون سے۔ اسلیے کہ مؤمن آل فرعون چھپاتا تھا آپنے ایمان کو اور ابوبکرؓ ظاہر کرتے تھے اپنے ایمان کو۔ اور کبھی نہ چھپایا۔ رواہ بن السمان فی کتاب الموافقہ۔ (وصایائی ضیغمی)

**ابو الفدا** لکھتا ہے کہ چشمہ کے کنارے سعدؓ بن معاذ نے لکڑیونکا ایک چبوترہ تخت کی صورت اسغرض سے بنایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسپر بیٹھکر اجلاس فرماوین حضرت سید کونین سلطان دارین نے مع اپنے رفیق یار غار ابوبکر صدیق کے اوسپر جلوس فرمایا۔ قوم قریش کی جمعیت کو دیکھکر حضرت سرورِ دوجہان نے ابوبکرؓ صدیق کو اپنے شریک کرلیا اور جناب باری مین دست بدعا ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی۔ ہنگام جنگ ابوبکر صدیقؓ ہاتھ مین ننگی تلوار لیے ہوئے حضور کے سامنے کھڑے تھے۔ جو کافر آپ پر حملے کرتا حضرت ابوبکرؓ اپنی تلوار سے اوس کو واصل جہنم کرتے جاتے تھے۔ انتہی

**جنگ احد مین آپ کی شجاعت** مسٹر واشنگٹن ارونگ انگریزی مؤرخ لکھتا ہے کہ۔ آنحضرت نے اپنے مجاہدین کو دو دستو پر تقسیم کر کے بسرداری حضرت ابوبکرؓ صدیق وحضرت عمرؓ فاروق دامن کوہ کے چپ و راست مقیم کردیا تھا وہ مومنین جو بسرداری شیخین پس وپیش دامن کوہ مین لڑ رہے تھے اپنے امیر و سردار لشکر کو زخمی پاکر بھاگ چلے (افضل السیر ملقب بہ ہشت گوہر مطبوعہ کلکتہ ناقلا عن سیرت اوف اسلام) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ باوجود مجروح و زخمی ہونیکے یہ حضرات ثابت قدم رہے **اور** جو لوگ حضورؐ سے جدا نہین ہوئے اور ثابت قدم رہے منجملہ اونکے ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروق وغیرہا ہین بعد لڑائی حضور کے ساتھ یہ لوگ پہاڑ پر تھے اور ابوسفیان کا جواب فاروق اعظم نے دیا تھا (مواہب وغیرہ من کتب السیر) **بقول شیعہ** ابوبکر صدیقؓ نے اپنے باپ کو قتل کرنا چاہا حضرتؐ نے منع فرمایا۔ شیخ علی امام اعظم امامیہ لکھتا ہے۔ وکان ابابکرؓ اراد قتل ابیہ

یوم احد فنهاه النبی صلے الله علیه واله وسلم عن ذلك وقال دعه لیلی قتله غیرك

(تذکرۃ الفقہاء فصل سادس) **مروی ہی** کہ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے حضرت عبد الرحمٰن جب مشرف باسلام ہوئے تو انہون نے کہا کہ بروز احد مین نے آپکو ایسے موقع پر پایا تھا کہ اگر مین چاہتا تو آپ کو قتل کرتا مگر مین نے آپ کو قتل نہین کیا۔ آپنے فرمایا کہ اگر مین تجکو ایسے موقع پر پاتا تو اللہ کے واسطے ضرور مین تجکو قتل کرتا (رواہ بن عساکر عن محمدؒ بن سیرین) **ف** ان روایات سے معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ مین آپ کو انتہا درجہ کی رغبت و مستعدی تہی جتنی کہ خدا و رسول کے مقابلے باپ و بیٹے۔ عزیز و اقارب کی بھی رعایت مدنظر نتہی۔ اور مثل آپ کے دیگر صحابۂ کرام **چنانچہ** حضرت ابو عبیدہؓ نے قتل کیا اپنے باپ کو دن احد کے اور حضرت ابوبکر نے قتل کرنا چاہا مگر حضرتؐ نے منع فرمایا اور مصعبؓ بن عمیر نے قتل کیا اپنے بھائی کو دن احد کے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ نے اپنے عزیزونکو قتل کیا۔ کذا فی مبہمات القرآن للسیوطی رحمہ اللہ ۱۲ اور قتل کیا حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو دن بدر کے۔ کما نقلہ الدلجی اور عرض کیا تھا عبد اللہؓ ابن عبد اللہ بن ابی نے حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہ اگر آپ چاہین تو سر کاٹ لاؤن مین اپنے باپ کا۔ رواہ البخاری (شرح شفاء لملا علیؒ جلد ثانی۔ تفسیر خازن سورۂ مجادلہ۔ تفسیر حسینی وغیرہ) **و نیز** اسارائے بدر کے لئے قتل کا مشورہ دینا سیدنا فاروقؓ اعظم کا معلوم و معروف ہی۔ یہ تھے جان نثاران پیغمبر کہ جنکا نظیر دنیا مین نہین **جب** **استشارہ** فرمایا حضورؐ نے خروج بدر کے لیے تو ہر ایک نے جان نثاری ظاہر کی اور حضرت مقداد بن عمرو نے عرض کی یارسول اللہ حکم فرمائیے جو حکم کیا ہو آپکو اللہ تعالیٰ نے ہم آپ کے ساتھ ہین۔ اور قسم ہی خدا کی نہ کہینگے ہم جیسا کہ نبی اسرائیل نے موسیٰ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے کہا تھا۔ اذهب انت وربك فقاتلا انا هٰهنا قاعدون ولكن اذهب انت وربك فقاتلا انا معكما مقاتلون الخ یعنی نبی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہا۔ جاؤ تم اور تمہارا رب دونوں لڑو ہم اسجگہ بیٹھے ہین اور حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ چلیے آپ اور آپ کا پروردگار اور قتال کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہو

صحابۂ کرام کا خدا و رسول کے مقابلہ میں عزیزوں اقارب کا پاس نہ کرنا

لڑنیوالے ہین (مواہب وغیرہ) **اعتراض** بعض مخالفین کہتے ہین کہ جنگ احد مین صحابہ بھاگ نکلے اور
خصوصاً شیخین نے فرار اختیار کیا **جواب** واضح ہو کہ یہ اعتراض سراسر دروغ بے فروغ اور مبنی
برکمال سفاہت وجہالت ہی۔ اصل واقعہ یہ ہی کہ پہلے جب اہل اسلام کی فتح اور کفار کو شکست ہوئی تو
مجاہدین اسلام غنیمت کی لوٹ مین مصروف ہوئے۔ عبد اللہ بن جبیر رضہ کے ساتھی جو درہ کوہ پر مقرر تھے اکثر
اونمین سے لوٹ مین آکر شریک ہوئے کفار نے درے کو خالی پاکر پھرا اوس طرف سے حملہ کیا حضرت عبد اللہ
بن جبیر اور چند اونکے ساتھی شہید ہوئے ناگہان اس گہاٹی سے جو مسلمانونکی پشت کی جانب واقع تھی کفار
نے سخت حملہ کیا۔ چونکہ مسلمان لوٹ مین مصروف اس آفت ناگہانی سے بیخبر تھے ترتیب لشکر کی باقی نتھی صفین
ٹوٹ چکی تہین۔ ایسی حالت مین کفار اونپر آپڑے۔ سرنو ہنگامہ کارزار گرم ہوا مسلمان بے طرح قتل
ہوئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانونکی نگاہ سے محجوب ہو گئے اسوجہ سے کہ آپ گڈہے
مین جا پڑے۔ کفار نے یہ خبر مشہور کی کہ آنحضرت معاذ اللہ قتل ہوئے غرض ان وجوہات سے لوگ پراگندہ و
منتشر ہو گئے تھے جسکو بھاگنا بیان کیا جاتا ہی (قرۃ العینین) **بعد ازین** جب کعب بن مالک نے حضور
سرور جہانکو دیکھا اور پہچانا تو بلند آواز سے لوگونکو پکارا یا معشر المسلمین ھذا رسول اللہ
پس جب لوگون کو معلوم ہوا تو پروانہ وار اوس شمع رسالت پر ٹوٹ پڑے اور دوڑے۔ اور رخ کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعب کی طرف اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر و علی رضہ اور ایک
جماعت مسلمانونکی تھی۔ رضی اللہ عنہم (کذا فی المواھب وغیرہا من کتب السیر) اور صحابۂ کرام سے
اس لغزش کو بہی سبحانہ وتعالی شانہ نے درگذر فرمایا ولقد عفا اللہ عنھم۔ اب اگر کوئی صحابۂ
کرام کی شان مین دریدہ دہنی کرے تو وہ خود مورد قہر الٰہی ہی کہ حکم خدا مین تحکم کرنا چاہتا ہی۔ فافہم
**اور شیخین** وغیرہما کی ثابت قدمی صحیح ہی کتب سیر مین۔ چند صحابہ مہاجرین وانصار مثل حضرت ابو بکر رضہ
عمر رضہ علی رضہ۔ طلحہ رضہ اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم تہے (تواریخ حبیب اللہ) وثبت معہ من اصحابہ
اربعۃ عشر رجلا سبعۃ من المہاجرین فیھم ابو بکر الصدیق رضہ وسبعۃ من
الانصار (مواھب لدنیہ) **کہانووی** رحہ نے کہ حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ

کل مقاموںمین حاضر رہے اور آپ اون لوگونمین سے ہین سے یاہن جو جنگ احد مین ثابت قدم رہے انتھی ؁ **الغرض** ارباب سیر کے نزدیک یہ امر ثابت ہی کہ یہ حضرات جناب رسالتمآب کی معیت مین تھے۔ نہ کہ صحاب فرار سے اور جبکہ مفرورین سے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے درگذر فرمایا تو اوپر کوئی حرف نرہا۔ اب اونکی جناب مین گستاخی کرنا اپنے تئین سزاوار جہنم بنانا ہی۔ نعوذ باللہ منہا بعدہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابۂ کرام کے پہاڑ پر چڑہ گئے پھر ابوسفیان نے چڑہنا چاہا مگر نہ چڑہ سکے تب ابوسفیان نے پوچھا کہ کیا قوم مین محمدؐ ہین حضرتؐ نے فرمایا جواب ندو۔ پھر کہا کیا قوم مین ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکرؓ ہین تین مرتبہ کہا۔ پھر تین مرتبہ کہا کیا قوم مین ابن الخطاب ہین۔ اور کچھ جواب نہ پایا تو اپنی قوم سے کہا کہ یہ سب لوگ قتل کئے گئے۔ تب حضرت عمرؓ کو تاب نرہی اونہون نے پکار کر کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینون زندہ ہین تیرے اوپر رنج وبلا ڈالنے کو الخ (مواہب وغیرہ) **الغرض** جنگ احد مین ابتدا سے انتہا تک حضرات شیخین حضور سرور کونین سلطان دارین کیساتھ ثابت قدم رہے اور کفار جسطرح حضور کے متلاشی تھے ویسی ہی شیخین کے ؁ فتدبروا فیہ نبأ عظیم ؁

**واقعہ یوم الردۃ مین** لقد قام ابوبکرؓ یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء (تاریخ الخلفا) آپ کی شجاعت وبہادری حتی کہ آپنے تن تنہا مرتدین عرب سے مقابلہ کرنا چاہا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روکا **مجتہد جائسی** نے لکھا ہی کہ آپنے اپنی خلافت کے وقت کیسکے قول کیطرف التفات نفرمایا اور قصد کرلیا کہ مانعین زکوٰۃ سے ضرور جہاد کرنا چاہئے یہانتک کہ آپ تن تنہا نکلے حتی کہ آپکے اکابرین صحابہ اور بہت عاجزی کے ساتھ اونکو روکا اور باز رکہا جانے سے پس جبکہ لشکر اسلام پہونچا اونکیطرف تو مرتدین کو شکست ہوئی اور گردانا اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو مبدء دولت اسلام کے لئے (عماد الاسلام) **روایت ہی** جبکہ ارادہ کیا حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ سے خروج کا اور راہل روت کی طرف جاتے کا تو امیر المؤمنین حضرت علیؓ نے اونکے گھوڑی کی لگام تھام لی اور کہا کہ مین آپ سے وہ بات کہتا ہون جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے روز احد کے فرمایا تھا۔ میان مین کیجئے اپنی تلوار کو اور لوٹ چلئے مکانکی طرف اور نفع دیجئے ہمکو اپنی ذات سے اور مین کہتا ہون آپ سے کہ آپ لشکر بھیجئے مرتدون

یوم الردۃ مین آپکی شجاعت اور استقامت

اور آپ چلیے مدینہ میں اسواسطے کہ اگر آپ ہلاک ہوئے تو نہو گا بعد آپ کے اسلام کا انتظام کبھی پس قبول کی آپنے رائے حضرت علیؓ کی اور رجوع کی مدینہ کی طرف ۔کذا فی کتاب النواقض + **روایت ہے** حضرت عائشہ سے کہا کہ نکلے باپ میرے درانحالیکہ ننگی لیے تھے تلوار اپنی اور سوار تھے اپنی سواری پر دن ردت کے ۔پس آئے علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس پکڑ لیا انکی سواری کی لگام اور کہا کہ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو ای خلیفۂ رسول اللہ ۔میں کہتا ہوں آپ سے وہ بات جو فرمائی تھی آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دن احد کے رکھیئے تلوار اپنی اور نہ دردمند کیجیے ہمکو اپنی ذات سے رجوع کیجیے آپ مدینہ کی طرف ۔قسم خدا کی اگر بسبب آپ کے ہمکو مصیبت پہونچی تو بعد آپ کے کبھی اسلام کا انتظام نہو گا تب آپنے رجوع کی مدینہ کی طرف ۔رواہ حافظ ابن السمان وصاحب فضائل فی کتابہ (وصایائے ضیغمی) **وکذا فی** صواعق محرقہ وتاریخ الخلفا واخرج الدارقطنی عن ابن عمرؓ **روایت ہی** عروہؓ سے کہا کہ نکلے حضرت ابو بکر مہاجرین وانصار کیساتھ یہانتک کہ پہونچے نقعا تک مقابل نجد کے اور بھاگے اعراب تو کلام کیا لوگون نے ابو بکر سے اور کہا کہ واپس چلیے مدینہ کی طرف اور امیر کیجئے کیسکو لشکر پر اور اصرار کیا لوگون نے یہانتک کہ لوٹے وہ اور امیر بنایا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور بھیجا انکو طرف بنی اسد وغطفان کے پس لوگ قتل ہوئے اور گرفتار ہوئے اور باقی رجوع ہوئے اسلام کی طرف پھر بھیجا حضرت خالد بن ولیدؓ کو یمامہ کیطرف مسیلمہ کذاب سے جنگ کے لیے اور دوسرے سال خلافت کے علاءؓ بن حضرمی کو بحرین پر بھیجا اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمان پر اور مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت مرتدین پر اور زیادؓ بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دوسری جماعت پر اسیواسطے کہا ابو ہریرہ نے وَ اللّٰہِ الذی لا الٰہ الا ھو اگر ابو بکر صدیقؓ خلیفہ نہوتے تو خدا کی پرستش وعبادت نہوتی الخ ۔اخرج البیہقی وابن عساکر صواعق محرقہ تاریخ الخلفا حضرات **ناظرین** روایات مذکورہ بالا میں غور فرمائیں حضرت صدیق اکبرؓ یار غار پیغمبر ہمیشہ بمقابلہ اعدا شمشیر بکف اور سرگرم جہاد وقتال ہے اور دین کی حمایت میں حضور سرور دو جہان کی حین حیات اور بعد وفات اپنا جان ومال خدا کرتے رہے جسکا اکابرین شیعہ کو بھی اقرار رہی ۔مگر افسوس ابنا زمانہ نے بسبب تعصب وعناد کے

امر حق سے چشم پوشی کی اور صم بکم عمی فہم لا یرجعون کے مصداق ہو گئے **علاوہ** ازین غزوۂ
مریسیع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیقؓ کو مہاجرین کا علمبردار بنایا اور نبی کلاب
پر امیر لشکر بناکر بھیجا (مواہب) اور غزوۂ خیبر مین پہلے روز امیر لشکر بنکر خیبر یونسے جہاد کیا اور
کمال شجاعت وبہادری سے لڑے اور ناعم نامی قلعہ کو فتح کیا (تواریخ ابوالفداء و رواہ
احمد عن بریدۃؓ واخرجہ الحاکم اور غزوۂ حنین مین جو لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ ثابت قدم رہے اونمین حضرت ابوبکرؓ بھی ہین عمر رضی اللہ تعالی عنہما (مواہب لدنیہ) اور قتال
مرتدین کا شرف تو آپ ہی کے لیے خاص ہے جنکے وصف مین اللہ تعالی فرماتا ہے یحبہم و یحبونہ
یعنی اللہ دوست رکھتا ہے اونکو اور وہ دوست رکھتے ہین اللہ کو **الغرض** انہین مساعی جمیلہ کے
حق سبحانہ وتعالی شانہ نے اونکو بشرف اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد
وقاتلوا سے مشرف وممتاز فرمایا **بیان** مذکورہ بالا سے بنصوص قطعیہ یہ امر بصراحت ثابت ہوگیا
کہ حضرت ابوبکر صدیق افضل البشر بعد الانبیاء ہین وہو المقصود۔ **شبہہ** جب یہ افضل وبزرگ قوم تھے تو چاہیئے
تھا کہ اکثر غزوے وسریہ مین یہی امیر وسردار لشکر بنائے جاتے۔ نہ کہ معدودے چند مقام مین بخلاف
اورونکے کہ حضورؐ نے اکثر لوگونکو امیر وعلمبرداری کا شرف بخشا **دفع** واضح ہو کہ حضرات شیخین معمولی
سپہ سالارونکے درجہ مین نتھے کہ ہر میدان مین یہ بھیجے جاتے۔ بلکہ وہ سلطان دوجہانکی وزارت کا
کا شرف رکھتے تھے **چنانچہ** وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالی نے میری مدد کی چار وزیرونسے دو آسمان
والونسے جبرئیلؑ ومیکائیلؑ اور دو زمین والونسے ابوبکرؓ وعمرؓ۔ رواہ الطبرانی وابونعیم
فی الحلیۃ عن ابن عباسؓ اور یہ حضرات مشیر کار تھے حضرتؐ کے اور دونو دست وبازو تھے
حضرت کے جو آپسے جدا نہو سکتے تھے **روایت ہے** حضرت حذیفہؓ سے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ البتہ مین ارادہ کرتا ہون کہ بھیجون ہر طرف لوگونکو کہ سکھاوین
لوگونکو سنن وفرائض جیسا کہ بھیجا تھا حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے حواریونکو لوگون نے عرض کی کہ آپ ابوبکرؓ
وعمرؓ کو کیون نہین بھیجتے فرمایا کہ نہین بے پرواہی ہے مجکو اون دونسے اسلیئے کہ وہ دونو امور دین مین

نل سمع و بصر کے ہین ؛؛ اخرجہ الحاکم (قرۃ العینین وازالۃ الخفا) واخرج الترمذی والحاکم
وصححہ عن عبد اللہ بن حنظلۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ابا بکرؓ وعمرؓ فقال ھذان السمع والبصر
واخرج الطبرانی من حدیث ابن عمرؓ وابن عمروؓ (تاریخ الخلفاء) **روایت** ہی عبد اللہؓ بن عمرو بن عاص سے کہا کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ آئے میرے پاس جبرئیلؑ اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی آپکو
حکم فرماتا ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے مشورہ لیا کیجئے۔ قال اللہ تعالی وشاورھم فی الامر
**روایت ہی** حضرت ابن عباسؓ سے کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما کی شان مین
رواہ الحاکم (صواعق محرقہ وغیرہ) **پس** وزیر و مشیر ہمرکاب سلطان رہا کرتے ہین۔ لہذا ہر مقامات مین
یہ حضرات سرور کونین سلطان دارین کی ہمرکابی سے شرف اندوز ہوتے رہے **حدیث** حذیفہؓ مین مذکور
ہوا کہ حضورؐ نے شیخین کو اپنے سمع وبصر سے نسبت دی **ونیز احادیث شیعہ سے** بھی یہ امر ثابت
ہی چنانچہ **شیخ ابن بابویہ** قمی نے معانی الاخبار مین حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت کی ہی۔ عن الحسنؓ ابن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ابا بکرؓ منی بمنزلۃ السمع وان عمرؓ منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی
بمنزلۃ الفؤاد پس جبکہ بروایت حضرت سیدنا امام حسنؑ مجتبیٰ رضی اللہ تعالی عنہ حضرات خلفاء ثلثہ کا
پیغمبرؐ خدا کے بمنزلہ سمع وبصر و دل کے ہونا ثابت ہی تو اونکی محبت عین الفت رسولؐ ہی اور اونسے دشمنی عین
ذات سرور کائنات سے دشمنی ہی۔ فتدبر۔ اس حدیث کے متعلق جو کچھ قیل وقال ہی وہ کتب مناظرہ مین مصرح ہی
**اور تفسیر** حضرت امام حسنؓ عسکری رضی اللہ تعالی عنہ مین بروایت طویل قصۂ ہجرت مین منقول ہی جسکا آخر یہ
ہی کہ حضرت نے ابوبکرؓ سے فرمایا جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من
الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن انتھی **چونکہ** حضرات شیخینؓ کو سرکار رسالتماب سے
وہ نسبت تھی جو سمع وبصر کو سر سے ہی اور سر کو جسم سے اور جسم کو روح سے لہذا حضور اونکو جدا نفرماتے
تھے **جمہور علماء** کا قول ہی کہ جب سے حضرت ابوبکرؓ اسلام لائے سفر و حضر مین کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جدا نہوئے مگر جبکہ حضرتؐ نے حج یا جہاد کی اجازت دی اور آپ تمام مشاہد مین حضرتؐ کیساتھ

حاضر رہے اور آپ کے ہمرکاب ہجرت کی صرف خدا و رسول کی رضا و خوشنودی کی لیے اہل وعیال گھربار چھوڑا اور غار مین آپ کے رفیق رہے اور ہر جگہ حضور کی جان و مال سے مدد کی اور احد و حنین مین آپ ثابت قدم رہے (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا) **الغرض** یہ کہ مین حیات بھی وہ شمع رسالت پر پروانہ وار جان نثار رہے اور بعد وفات بھی جسم و جان کی طرح پہلو بہ پہلو رہے۔ المرء من احب صدق اللہ ورسولہ ؛

## الباب الثالث فی قولہ تعالی ولا یاتل اولوا الفضل الایۃ وفیہ فصل



فرمایا اللہ تعالی نے ولا یاتل اولوا الفضل منکم۔ اور چاہیے کہ قسم کھائین بزرگی والے جو دین مین بزرگی رکھتے ہین تم مین سے والسعۃ ان یؤتوا۔ اور مقدور والے اسبات پر کہ نہ دینگے خرچ اولی القربی قرابت والونکو والمسکین۔ اور فقیر محتاجون کو والمھاجرین فی سبیل اللہ ص اور خدا کی راہ مین ہجرت کرنیوالونکو؛ و لیعفوا اور چاہیے کہ معاف کرین وہ جرم جو اونسے ہوا ولیصفحوا۔ اور چاہیے کہ درگذرین الا تحبون ان یغفر اللہ لکم۔ آیا نہین تم دوست رکھتے ہو اسبات کو کہ بخشے اللہ تمکو واللہ غفور رحیم۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (تفسیر حسینی) **الفصل الاول فی تفسیرہ وشان نزولہ** کہا مفسرین نے نازل ہوئی یہ آیت شان مین حضرت ابو بکر صدیقؓ کے جبکہ قسم کھائی تھی اونہون نے اسبات کی کہ نہ نفقہ دینگے وہ حضرت مسطح رضی اللہ تعالی عنہ کو جو اونکی خالہ کے بیٹے تھے بسبب اسکے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تہمت مین وہ بھی شریک تھے۔ اور وہ اصحاب بدر سے اور مہاجرین مسکین سے تھے۔ پس جسوقت یہ آیت پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ پر۔ تو کہا آپنے کیون نہین دوست رکھتا ہون اسکو کہ بخشے اللہ تعالی مجکو (پس جو قصور مسطحؓ سے درباب قذف عائشہ صدیقہؓ سرزد ہوا تھا اوس سے آپنے درگذر فرمائی) اور جوکچھ خرچ اونکو دیتے تھے وہ دینے لگے اور فرمایا آپنے قسم ہے خدا کی اب نہ روکونگا خرچ اونکا کبھی (مدارک خازن وغیرہا) **واضح ہو** کہ اس آیہ کریمہ مین دلائل ہین ابو بکر صدیقؓ کی افضلیت پر۔ سوا اسکے فضل کا لفظ

جو آیت بین مذکور ہی۔ ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے مقام مدح بین اور بلفظ جمع فرمایا ہی۔ اولوا الفضل اور الا تحبون ان یغفر اللہ لکم اور یہ دال ہی اونکے علو شان و عالی مرتبہ ہونے پر باوجود یکہ آپنے اذیت پائی مسطح سے درباب عائشہ صدیقہ کے مگر پھر بھی اونکے ساتھ جو کچھ سلوک کیا کرتے تھے اوسکو پھر جاری رکھا محض رضائی خدا و رسول کے لیے اور یہ اشد مجاہدۂ نفس ہی ونیز یہ کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو فرمایا۔ فاعف عنہم واصفح اور حضرت صدیق کے لیے ارشاد ہوا۔ ولیعفوا ولیصفحوا پس دلالت کرتی ہی یہ آیت اسپر کہ حضرت صدیق اکبر ثانی اثنین ہین جمیع اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین (تفسیر خازن) ف اس آیۂ کریمہ مین حضرت حق جل وعلا نے حضرت ابو بکر کو اولوا الفضل یعنی صاحب بزرگی۔ فرمایا اور فضل سے مراد فضل فی الدین ہی (مدارک) لہذا استدلال کیا ہی علماء نے اس آیت سے حضرت ابو بکر کی افضلیت پر (مدارک کمالین) اور ظاہر ہی کہ اس خطاب سے اور کوئی مشرف و ممتاز نہین ہوا پس معلوم ہوا کہ وہ عند اللہ افضل البشر بعد الانبیاء ہین۔ وہو المدعی **تنبیہ** باب اول مین کتب فریقین سے یہ محقق ہو چکا کہ حضرت ابو بکر صدیق اکبر ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اونکو اتقی فرمایا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جسقدر حضرت ابو بکر نے اپنا جان و مال راہ خدا مین صرف کیا اوسقدر کسی نے نہین کیا حتی کہ اللہ تعالی نے فرمایا اولئک اعظم درجۃ وغیرہ وغیرہ۔ یہ نصوص قطعیہ و دلائل صریحہ ہین صدیق اکبر کے افضل البشر بعد الانبیاء ہونے پر جسمین مخالف کو جائے دم زدن و مقال سخن نہین۔ کیونکہ یہ وہ خصوصیات ہین جو سوائے صدیق اکبر کے غیر کے حصہ مین نہین۔ ومن ادعی فعلیہ البیان اگرچہ سیدنا ابو بکر صدیق کے مناقب مین بکثرت آیتین ہین۔ مگر ہمنے اونہین کو ذکر کیا جو آپ کی افضلیت پر نص ناطق ہین۔ اور اس رسالہ کا یہی مقصود و موضوع ہی طالب حق کے لیے اسیقدر کافی ہی۔ معاند کے لئے دفتر بھی ناکافی ہی۔

## الباب الرابع ماورد من الاحادیث والاخبار فی افضلیۃ الصدیق رض

## وفیہ فصول

باب رابع

**فصل اول** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو افضل بن بشر بعد الانبیاء فرمایا

**روایت ہے** حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے کہ ایک روز مہاجرین وانصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور لوگوں کی فضیلت وبزرگیاں بیان کر رہے تھے پس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت سرا سے برآمد ہوئے اور فرمایا کس شغل میں مشغول ہو ہمنے عرض کیا کہ بعض لوگوں کی بزرگیاں بیان کرتے ہیں تو فرمایا کہ اگر کسیطرح کا ذکر ہی تو خبردار ابوبکرؓ پر کسیکو بزرگ مت جانیو سواسطیکہ وہ افضل ہی تم سبکا دنیا وآخرت میں **روایت ہی** ابودرداؓ سے کہ ایک روز میں آگے آگے ابوبکر صدیقؓ کے چلا جاتا تھا کہ ناگہان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے میں مل گئے اور فرمایا کہ تو اوس شخص کے آگے چلتا ہی جو دنیا وآخرت میں تجھسے بہتر ہی قسم ہی خدا کی آفتاب نے طلوع وغروب نہیں کیا ہی کسیپر بعد انبیا اور مرسلین کے کہ بہتر ہو ابوبکرؓ سے۔ رواہ الدار قطنی بسند صحیح **روایت ہی** حضرت امام جعفر صادقؓ سے وہ راوی ہیں حضرت امام باقرؓ سے وہ حضرت امام زین العابدینؓ سے وہ حضرت سیدنا امام حسینؓ سے وہ حضرت امیر المومنین علیؓ سے رضی اللہ عنہم آپ فرماتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ آفتاب نے طلوع وغروب نہیں کیا ہی کسیپر بعد پیغمبروں اور رسولوں کے کہ بہتر ہو ابوبکر صدیقؓ سے۔ رواہ ابن سمان فی الکتاب الموافقۃ **روایت ہی** حضرت جابر سے کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ اسوقت ایک ایسا شخص آتا ہی کہ حق تعالی نے میرے بعد اوس سے بہتر کسیکو پیدا نہیں کیا ہی اور اوسکی شفاعت قیامت کے دن پیغمبروں کی شفاعت کے مانند ہو گی۔ کہا راوی نے کہ کچھ دیر نگذری تھی کہ ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور اونکی پیشانی پر بوسہ دیا اور معانقہ کیا اور موانست حاصل کی۔ رواہ خطیب بغدادی۔ (فتح العزیز تحت سورۃ واللیل) **روایت ہی** ابودرداؓ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کسی پر کہ فضل ہو ابوبکرؓ سے مگر یہ کہ ہو نبی۔ اخرج عبدالرحمن بن حمید فی مسندہ وابو نعیم وغیرھما من طرق اور ایک روایت میں ہے کہ

نہین طلوع کیا آفتاب نے کسی پر بعد انبیا اور مرسلین کے کہ افضل ہو ابو بکر سے اور بھی وارد ہی حضرت جابرؓ سے جسکے الفاظ یہ ہین کہ نہین طلوع کیا آفتاب نے کسی پر تم مین سے کہ افضل ہو ابو بکرؓ سے واخرجه الطبرانی وغیره وله شواهد من وجوه اخر تقضی له بالصحة او الحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم بصحته اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ بہترین بشر ہین مگر یہ کہ ہو نبی۔ اخرجه الطبرانی عن سلمة بن الاکوع ورواه ابن عدی روایت ہی اسعدؓ بن زرارہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق روح القدس جبرئیل نے خبر دی مجکو کہ بیشک بہتر آپ کی امت مین بعد آپ کے ابو بکرؓ ہین۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا) روایت ہی حضرت انسؓ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی اصحاب تمام انبیاء و مرسلین کا اور نہ صاحب یٰسین کا کہ افضل ہو ابو بکرؓ سے اخرجه الحاکم روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ بہتر ہین اولین و آخرین سے اور بہتر ہین اہل آسمان اور بہتر ہین اہل زمین سے سوا ے انبیا اور مرسلین کے۔ اخرجه الحاکم وابن عدی فی الکامل والخطیب فی تاریخه (صواعق محرقہ) روایت ہی حضرت علیؓ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت کے بعد میرے ابو بکرؓ و عمرؓ ہین رواه ابن عساکر روایت ہی انسؓ سے کہ یمن سے کچھ لوگ آئے جن مین ذو کلہ بن عوقلہ یافی تھے (الی قوله) ذو کلہ نے عرض کی کہ آپ کے بعد سب سے افضل کون ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ذو کلہ آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین گھیرا اور عورتون نے نہین جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابو بکر صدیقؓ کے اور انکے بعد عمر اور انکے بعد عثمانؓ اور انکے بعد علیؓ انتہی ملخصا (اسد الغابہ) ف حضرت ابو بکرؓ کا افضل البشر بعد الانبیاء ہونا ان احادیث مذکورہ مین مصرح ہی۔

## الفصل الثانی فی قوله صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ و عمرؓ سید اکہول اہل الجنة

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ وعمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دونو سردار ہین بوڑہون اہل جنت کے اولین وآخرین کے سوائ انبیا ورمرسلین کے ۱۲ رواہ الترمذی عن انسؓ (تاریخ الخلفا) **واخرج** مثلہ عن علیؓ وفی الباب عن ابن عباسؓ وابن عمرؓ وابی سعید خدری وجابر بن عبداللہ **روایت ہی** ابوحجیفہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ سردار ہین بوڑہون اہل جنت اولین وآخرین کے سوائے انبیا اورمرسلین کے رواہ بن ماجہ **واخرج** احمد والترمذی عن علیؓ وابو یعلے فی مسندہ والضیاء فی المختارۃ عن انسؓ والطبرانی فی الاوسط عن جابرؓ **اور** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سردار بوڑہون اہل جنت کے ابوبکرؓ وعمرؓ ہین اور بیشک ابوبکرؓ جنت مین مثل ثریا کے ہین آسمان ہین۔ اخرجہ الخطیب فی تاریخہ (صواعق محرقہ) **ف** یعنی باعتبار رفعت وبلندی مقام کے ابوبکر صدیقؓ ایسے ہین بلند مرتبہ جنت مین جیسے آسمان مین ثریا تارے **واخرج** الترمذی عن ابی سعیدؓ فی ھذا المعنے **وعن** الحسن زید بن حسنؓ قال حدثنی ابی عن ابیہ عن علیؓ قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاقبل ابوبکرؓ وعمرؓ فقال یا علیؓ ھذان سیدا کہول اہل الجنۃ وشبابھا بعد النبیین والمرسلین اخرجہ احمد **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرات شیخین ہر شیخ وشاب اہل جنت کے سردار ہین ۱۲ فاحفظ ۱۲

## الفصل الثالث فی قولہ صلے اللہ علیہ وسلم ان عمرؓ حسنۃ من حسنات ابی بکرؓ

**روایت ہی** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیلؑ اسوقت تو کہا مین نے کہ ای جبرئیلؑ بیان کرو مجھسے فضائل عمرؓ کے پس کہا حضرت جبرئیلؑ نے اگر مین بیان کرون آپسے فضائل عمرؓ کے (اتنی مدت) کہ ٹہرے حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم مین تو نہ تمام ہونگے فضائل عمرؓ کے اور تحقیق کہ عمرؓ ایک نیکی ہین ابوبکرؓ کی نیکیون سے۔ اخرجہ ابو یعلے الموصلے باسناد صحیح (صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) **ف** حضرت نوحؑ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام

اپنی قوم مین نوسو پچاس ۹۵۰ برس ٹھہرے فلبث فیھم الف سنة الا خمسین عاما حضرت جبرئیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ جتنی مدت حضرت نوح اپنی قوم مین ٹھہرے اگر اوتنی مدت عمرؓ کے فضائل بیان کرون تو وہ تمام نہونگے یارسول اللہ۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کا مرتبہ اتنا بڑا ہی کہ عمرؓ کی تمام نیکی ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہی ای عزیز و یہ شرف اور مراتب ہین یاران رسول اللہ کے جنکے بیان مین کتاب وسنت مالامال ہی روایت ہی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ چاندنی رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری گود مین سر رکھے ہوئے (لیٹے تھے) مین نے کہا کہ یارسول اللہ کیا کسیکی نیکیان آسمان کے تارونکے مانند ہونگی آپنے فرمایا کہ ہان عمرؓ کی نیکیان (اسقدر ہین) مین نے کہا کہ ابوبکرؓ کی نیکیان کہان گئین فرمایا کہ عمرؓ کی ساری نیکیان ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے مانند ہی۔ رواہ ابو الحسین رزین ابن معویۃ العبدری (مشکوۃ)

## الفصل الرابع ابوبکرؓ و عمرؓ وزیر ہین سلطان دوجہان کے اور اللہ تعالیٰ نے اُنسے مدت کی آپکی

روایت ہی ابو سعیدؓ سعید خدریؓ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی نبی ہوا اگر اوسکے لیے دو وزیر تھے اہل آسمان سے اور دو وزیر تھے اہل زمین سے پس میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرئیلؑ ومیکائیل ہین اور دو وزیر میرے اہل زمین سے ابوبکرؓ وعمرؓ ہین۔ رواہ الترمذی (مشکوۃ تاریخ الخلفاء) روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی میری چار وزیر ونسے دو اہل آسمان سے ہین جبریلؑ ومیکائیلؑ اور دو اہل زمین سے ابوبکرؓ وعمرؓ۔ اخرجہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیہ روایت ہی ابوذرؓ سے کہ بشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق ہر نبی کے لیے دو وزیر ہین اور میرے دو وزیر اور دو صاحب ابوبکرؓ وعمرؓ ہین۔ اخرجہ ابن عساکر روایت ہی ابی اروی دوسی سے کہا کہ تہا مین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سامنے آئے ابوبکرؓ وعمرؓ تو حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی ایدنی بکما

یعنی شکر ہو اللہ کا جسنے مدد کی میری تم دونوں سے۔ اخرجہ البزاز وورد ایضا من حدیث براء بن عازب اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا)

## الفصل الخامس فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر رض و عمر رض الخ

روایت ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں جانتا ہوں کہ کبتک میری بقا ہی تم ہیں پس اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر رض و عمر رض کی۔ اخرجہ الطبرانی من حدیث ابی الدرداء رض والحاکم من حدیث ابن مسعود رض ورواہ احمد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ عن حذیفہ رض واخرج احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ والحاکم وصححہ عن حذیفہ رض کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر رض و عمر رض والترمذی عن ابن مسعود رض والرویانی عن حذیفہ رض وابن عدی عن انس اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر رض و عمر رض الخ و اخرج الطبرانی عن ابی الدرداء اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر و عمر رض کی اسلیے کہ وہ دونو رسی ہین اللہ کی جسنے پکڑا ان دونوں کو پس تحقیق کہ پکڑا رسی مضبوط کو کہ نہیں ٹوٹے گی (صواعق محرقہ)

## الفصل السادس فی قولہ لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر رض خلیلا الخ

ولہ فیہ مناقبۃ عظیمۃ التی لم یرو لغیرہ روایت ہی حضرت ابو سعید خدری رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک زیادہ تر بہت احسان کرنیوالا مجہپر اپنی صحبت سے اور اپنے مال سے ابوبکر رض ہی اگر ہین کسیکو گرد انتا دوست (ایسا دوست کہ اوسکی محبت میرے دل مین گڑ جاتی اور وہ مطلع ہوتا میرے اسرار پر۔ لمعات) تو البتہ گرد انتا ہین ابوبکر رض کو خلیل (لیکن نہین ہی کوئی میرے لیے

محبوب اس صفت کا سوائے اللہ کے اور جائز ہی کہ خلت بمعنی حاجت ہو یعنی اگر گردانتا مین کسیکو ایسا دوست
کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور بھروسہ کرتا اپنی مشکلون مین تو البتہ گردانتا مین ابوبکر رض کو
ولیکن بھروسہ میرا بجمیع امور مین اللہ پر ہی کہا علماء نے کہ یہ معنی زیادہ تر مناسب ہین ۱۲ لمعات ۱۲ اور کہا
بعض نے کہ معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کی محبت نے نہین باقی رکہا دلمین جگہ غیر کے لئے ۱۲ حاشیہ ابن ماجہ)
ولیکن اخوۃ اسلامی اور دوستی اوسکی باقی و ثابت ہی۔ نہ باقی رہے مسجد مین کوئی کہڑکی یاروزن سوائے
کہڑکی یا روزن ابوبکر رض کے اور ایک روایت مین ہی کہ اگر کسیکو مین دوست گردانتا سوائے اپنے رب
کے تو البتہ گردانتا مین ابوبکر کو دوست ۱۲ متفق علیہ (مشکوٰۃ) **وقد** ورد ھذا الحدیث
من روایۃ ابن عباس رض وابن الزبیر رض وابن مسعود رض وجندب رض بن عبداللہ والبراء رض
والکعب رض ابن مالک رض وجابر رض بن عبداللہ وانس رض والی رض واقد اللیثی والی المعلے رض وعائشہ رض
والی ھریرۃ رض وابن عمر رض رضی اللہ عنہم وقد سردت طرقھم فی الاحادیث المتواترۃ
(تاریخ الخلفا) **وطرقہ** کثیرۃ منھا عن حذیفۃ رض وانس رض عائشۃ رض وابن عباس رض ومعاویۃ بن ابی
سفیان رضی اللہ عنہم (صواعق محرقہ) **ف** خوخہ کہڑکی یا روزن یعنی روشندان کو کہتے ہین۔ جو گہر مسجد شریف سے
ملے ہوئے تھے اونین کہڑکیان تہین مسجد مین لوگ آتے تھے یا روزن تھے کہ اونہین سے لوگ دیکھتے تھے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تشریف لائے یا نہین۔ الغرض حضرت نے فرمایا کہ سوائے ابوبکر رض
کے سبکی کہڑکی یا روزن بند کر دیے جائین۔ اور یہ فرمانا آپکا مرض وفات مین تھا اور یہ کنایہ ہی حضرت ابوبکر رض
کے لیے خلافت کا (مرقاۃ) **اسلیئے** کہ خلیفہ کو مسجد مین جماعت وغیرہ کے لیے آنے جانیکی اشد حاجت
رہتی ہی اور لوگونکے معاملات دیکہنے سننے کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہی اسلئے خلیفہ کی کہڑکی نہ بند ہونا چاہیے
(صواعق محرقہ مع شئی زائد) **روایت ہی** حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر ہوتا مین دوست پکڑنیوالا تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر رض کو دوست ولیکن ابوبکر رض میرے بہائی
ہین اور یار میرے۔ **رواہ مسلم والترمذی نحوہ۔ فرمایا** امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ یہ حدیث دلیل ظاہر ہی ابوبکر صدیق رض کے افضل صحابہ ہونے پر (مظاہر حق) **روایت ہی** ابن عباس سے

کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بند کردو سب دروازے سوائے دروازہ ابوبکرؓ کے (رواہ
الطبرانی) اور اسواسطے کہ دیکھا ہمین نے نور اوسپر اور فرمایا حضرت نے فواللہ ما منکم رجل الا
علی باب بیتہ ظلمۃ الا باب ابی بکر فان علی بابہ النور آلخ اخرجہ ابن
عساکر عن المقدام یعنی قسم ہی خدا کی تم مین سے ہر شخص کے دروازے پر ظلمت ہی سوائے ابوبکرؓ کے
دروازے کے پس تحقیق کہ اونکے دروازے پر نور ہی (صواعق محرقہ) **اور مسلم مین** جندب سے
روایت ہی کہ سنا مین نے رسول خدا کو فرماتے تھے یہ قبل اپنی وفات کے پانچ رات یعنی نہ رکھو کوئی دروازہ کھلا
سوائے دروازۂ ابوبکرؓ کے کہا خطابی وابن بطال وغیرہما نے کہ اسحدیث مین خصوصیت ابوبکرؓ صدیق کی
ظاہر ہی اور بیشک ثابت ہوئی یہ بات کہ آخر عمر مین حضرتؐ نے فرمایا جسوقت مین کہ حکم کیا اونکو امامت کا (ہذا
ملخص من فتح الباری) **اور جب** لوگون نے اس امر مین یعنی سد باب مین کلام کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا ہی بلکہ مجکو خداوند عالم نے ایسا ہی حکم فرمایا ہی (اشعۃ
اللمعات) **تنبیہ** بعض حدیثین اس مضمون کی سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت
بھی وارد ہوئے ہین۔ مگر وہ مقدم ہین اور ابوبکر صدیقؓ کی نسبت آخری حکم ہی **ودلیل** برین سخن این ست
کہ چون امر کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسد ابواب جز باب علیؓ آمد حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ
تعالی عنہ بعد از آنکہ ظاہر شد از وے در انتثال امر ادنی توقفی وہر دو چشم وی پر شدہ بود وآب میرفت از آنہا
وگفت یارسول اللہ بیرون کردی عم خود را ودر آوردی ابن عم را۔ گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای عم
من امر کردہ شدم باین ومرا درین اختیارے نیست پس بذکر حضرت حمزہؓ درقصہ دانستہ شدہ کہ این مقدم
بود زیرا کہ حضرت حمزہؓ در غزوۂ اُحد شہید شد (اشعۃ اللمعات - جذب القلوب) فمن شاء
التفصیل فلیطلب فیہما وغیرہما من المعتبرات **الحضرات** جن اہل ایمان کے دلمین معرفت خدا و
رسولؐ کی ہی وہ ان الفاظ حدیث کے وزن کو سمجھتے ہونگے اور دقیقہ شناس جانتے ہونگے کہ حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرما رہے ہین لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکرؓ حضرات یہ
وہ برگزیدہ ومقدس الفاظ ہین کہ جنکی شرح نہین ہوسکتی حضور محبوب رب العلمین یہ فرماوین کہ سوائے خدا کے

اگر مین کسیکو مخلوق مین سے اپنا دوست دلی ومحبوب قلبی بناتا تو البتہ ابوبکرؓ اس لائق تھے کہ اونکو مین اپنا جانی دوست بناتا۔ اونہین کا یہ مرتبہ تہا بارگاہ رسالتمآب مین اور کسیکو یہ شرف نہ حاصل ہوا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاءُ ط پس معلوم ہوا کہ خدا و رسولؐ کے نزدیک جو مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کا تہا وہ کسیکا نتہا۔ قولاً و فعلاً حضرتؐ نے اونکے مرتبہ کو ظاہر و آشکارا فرمایا۔ اس سے بڑہ کے اور کیا ہو سکتا ہی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قطعی حکم فرمادیا کہ جس جماعت مین ابوبکرؓ ہون تو سوائے اونکے غیر کو امامت لائق نہین عن عائشۃ ام المؤمنین زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیھم ابو بکرؓ ان یؤمہم غیرہ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

## الفصل السابع جناب امام المرسلینؐ نے ابوبکر صدیقؓ کو امام المسلمین بنایا اور اپنا قائم مقام امامت کے لئے مقرر فرمایا

روایت ہی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس زیادہ ہوا مرض آپ کا فقال مروا ابا بکرؓ فلیصل بالناس الخ تو فرمایا کہ حکم کرو ابوبکرؓ کو پس چاہئے کہ نماز پڑہاوین لوگونکو (اخرجہ الشیخان) واضح ہو کہ یہ حدیث متواتر ہی اور مروی ہی حضرت عائشہؓ۔ ابن مسعودؓ۔ ابن عباسؓ۔ ابن عمرؓ۔ عبداللہ بن زمعہ۔ ابی سعیدؓ۔ علی بن ابی طالبؓ۔ اور حفصہؓ سے رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہا علماء نے اس حدیث مین واضح تر دلیل ہی حضرت صدیقؓ کے افضل الصحابہ ہونے کی علی الاطلاق اور احق بالخلافت اور اولی بالامامت ہونے پر کہا اشعریؒ نے کہ بیشک بالضرورت یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ابوبکرؓ کے لئے کہ لوگونکو نماز پڑہائین باوجود موجود ہونے تمام مہاجرین وانصار کے اور باوجودیکہ آپ فرما چکے تھے اور شریعت مین یہ حکم مقرر ہوچکا تھا یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللہِ۔ یعنی امامت کرے قوم کی جو زیادہ قاری ہو کتاب اللہ کا پس ثابت ہوئی یہ بات کہ ابوبکرؓ صدیق سب سے اقرأ اور سب سے زیادہ قرآن کے جاننے والے تھے صواعق محرقہ

تاریخ الخلفاء) **بلکہ** سب مین اقرأ اور اعلم اور اورع اور اتقی تھے **شیخ** ابن ہمامؒ در شرح ہدایہ در باب امامت گفتہ کہ ابوبکرؓ اعلم صحابہ بودند **و** شیخ عبد الحقؒ دہلوی در شرح مشکوٰۃ نیز تقریر آن کردہ **و** امام فخر الاسلام بزدوی در کلام خود بر آن نص کردہ۔ (معیار المذہب از فتاوٰء علماء لکھنؤ وغیرہ۔)

**روایت ہی** حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے کہ البتہ تحقیق حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو کہ لوگونکو نماز پڑہاوین درانحالیکہ مین حاضر تھا غائب نتھا اور مین بیمار بھی نتھا پس راضی ہوئے ہم اپنی دنیا کے لیے جس سے کہ راضی ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے لیے (رواہ بن عساکر صواعق محرقہ) **حضرت حسن رحؒ بصری** حضرت علی سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مقدم کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو اور انہون نے نماز پڑہائی لوگونکو درانحالیکہ مین موجود تھا غائب نتھا اور مین البتہ تندرست تھا بیمار نتھا اگر حضرت مجکو مقدم کرنا چاہتے تو البتہ مقدم کرتے مجکو پس راضی ہوئے ہم اپنی دنیا کے لیے جس سے کہ راضی ہوئے اللہ و رسولؐ ہمارے دین کے لئے (اُسد الغابہ) ورواہ ابن سعد عن الحسنؒ مثلہ باختلاف یسیر وروی عن عبد اللہ بن زمعہ مثلہ (تفریح الاحباب) **روایت ہی** کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب بصرے مین پہونچے تو کہڑے ہوئے آپ کے پاس ابن الکواء و قیس بن عبادہ اور خلافت کے نسبت آپسے سوال کیا تو آپنے فرمایا قسم ہی خدا کی پہلے مین نے تصدیق کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہونگا مین پہلا جہوٹھہ بولنے والا اونپر۔ اگر ہوتا میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی عہد خلافت کے باب مین تو مین نہ چہوڑتا بنی تیم بن مرہ اور عمرؓ بن الخطاب کو کہ کہڑے ہوتے حضرتؐ کے منبر پر اور البتہ مین قتال کرتا ان دونوسے بذات خود اگرچہ نہ پاتا مین سوائے اپنی اس چادر کے (یعنی اگرچہ کچھہ سامان نہوتا یا کوئی میری مدد نکرتا) ولیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ قتل کئے گئے نہ اچانک وفات فرمائی کتنے دن اور رات آپ بیمار رہے آتا مؤذن پس ندا دیتا حضورؐ کو نماز کے لئے تو آپ حکم فرماتے ابوبکرؓ کو تو وہ لوگون کو نماز پڑہاتے اور میرا مرتبہ آپ پر پوشیدہ نتھا اسیطرح ہر وقت مؤذن آتا اور آپ ابوبکرؓ کو حکم فرماتے تو وہ لوگونکو نماز پڑہاتے اور آپ میرے مرتبہ کو جانتے تھے اور البتہ تحقیق کہ ارادہ کیا آپ کی بعض بیبیون نے

کہ حضرتؐ کی رائے کو اُبوبکرؓ سے پھیر دین تو آپنے انکار کیا اور غصہ فرمایا اور فرمایا کہ تم سب یوسفؑ کی مصاحب
ہو حکم کرو ابوبکر کو کہ لوگو نکو نماز پڑہا دین پس جبکہ وفات دی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو تو غور کیا ہمنے اپنے کامون مین پس اختیار کیا ہمنے اپنے امورات دنیا کے لیئے اوس شخص کو جسکو پسند فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے دین کے لیے اور نماز اسلام کی جڑ ہی اور یہ امیر دین قوام دین
کے پس بیعت کی ہمنے اُبوبکرؓ سے اور تھے وہ اسکے لائق نہین اختلاف کیا ہم مین دو شخص نے بھی الخ رواہ
ابن عساکر عن الحسنؓ (صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) اور مروی ہی آپ سے کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سألت اللہ ان یقدمک ثلثا فلبے علی الا تقدیم ابی بکرؓ
رواہ الدار قطنی وابو داؤد والخطیب وابن عساکر روایت ہی ابوبکرؓ بن عیاش سے کہا کہ کہا
مجھسے ہارون رشید نے کہ ای ابوبکرؓ کیونکر خلیفہ بنا لیا لوگون نے ابوبکر صدیقؓ کو کہا کہ مین نے کہ اے
امیر المومنین (اونکی امامت پر) سکوت کیا اللہ نے اور سکوت کیا اوسکے رسولؐ نے اور سکوت کیا
ایمان والون نے۔ کہا ہارون نے واللہ تو نے تو غم وفکر زیادہ کر دیا (اسکی تفسیر کر) مین نے کہا کہ اے
خلیفہ) بیمار رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز تک (نماز کے لئے برآمد نہوتے تھے) پس آئے بلالؓ اور
عرض کی یا رسول اللہ کون نماز پڑہائے لوگون کو فرمایا کہ کہو اُبوبکرؓ کو نماز پڑہائین لوگو نکو پس نماز پڑہائی
اُبوبکرؓ نے لوگو نکو آٹھ روز تک اور وحی نازل ہوتی تھی پس سکوت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بسبب سکوت اللہ تعالیٰ کے (یعنی ابوبکر صدیقؓ کی امامت پر اللہ تعالیٰ جلشانہ نے رد انکار نفرمایا) ور
خاموش رہے مسلمان بسبب سکوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس حیرت مین ڈالا اس بیان
نے ہارون رشید کو تو کہا اوسنے بارک اللہ فیک الخ اخرجہ ابن عدی (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء)
روایت ہی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اوس وقت کہ آپ بیماری مین مقدم فرمایا آپنے اُبوبکرؓ کو فرمایا آپنے نہین مقدم کیا مین نے اُبوبکرؓ کو
ولیکن اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا اونکو الخ اخرجہ ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر
(صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا) روایت ہی حضرت انسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما قدمت ابابکر رض وعمر رض ولکن اللہ قدمہما
رواہ البخاری **ف** احادیث مذکورۂ بالا سے یہ امر مبرہن ہوگیا اور معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق رض کی امامت کا
اللہ تعالی نے حکم فرمایا اور اللہ ہی نے اونکو امام بنایا **علماء فرماتے ہین** کہ حضرت ابوبکر رض معروف
تھے ساتھ اہلیت امامت کے زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین **روایت ہی** حضرت سہیل رض بن سعد سے
کہا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف مین لڑائی ہوئی اور یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو بعد ظہر کے آپ اوس
قبیلہ مین گئے تاکہ اونمین صلح کرادین پس حضرت بلال سے آپ فرما گئے کہ اگر نماز کا وقت آجائے اور
مین نہ آؤن تو ابوبکر رض سے کہنا کہ لوگون کو نماز پڑہادین پس جبکہ نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت بلال رض نے
نماز کے لیے اقامت کہی پھر ابوبکر رض کو حکم کیا کہ نماز پڑہادین تو اونھون نے نماز پڑہائی۔ رواہ
احمد وابوداؤد واخرجہ الحاکم والشیخان من طرق متعددۃ (صواعق تاریخ) **المختصر**
یہ بات فریقین کے نزدیک محقق ہی کہ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے اپنے **مرض وفات** مین
حضرت ابوبکر رض کو امام بنایا اور آپ کے آخری دم تک وہ امامت پر قائم رہے اور کل اہل ایمان اونکی اقتدا
کرتے اور امام المؤمنین برابر نماز پڑہاتے حتی کہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات
اقتدا فرمائی۔ اور خلافت وجانشینی حضرت صدیق کی بوجہ احسن ثابت فرمائی **روایت ہی**
رافع بن عمرو بن عبید سے وہ راوی ہی اپنے باپ سے کہا اوسنے جبکہ دشوار ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
پر نکلنا تو حکم فرمایا ابوبکر رض کو اپنی جگہ کھڑے ہونے کا پس نماز پڑہاتے تھے وہ لوگونکو اور کبھی نکلتے حضرت
بعد اوسکے کہ ابوبکر نماز مین ہوتے اور حضرت اونکے پیچھے نماز پڑہتے اور نہین پڑہی حضرت نے کسیکے
پیچھے سوائے اونکے مگر پڑہا پیچھے عبدالرحمن رض بن عوف کے ایک رکعت سفر مین (سیرۃ ابن ہشام)
**وقال** ابن الملقن وقد نص ہذا القول غیر واحد من الحفاظ منہم الضیاء و
ابن ناصر وقال صح وثبت انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر رض مقتدیہ فی مرضہ
الذی مات فیہ ثلاث مرات ولا ینکر ہذا الا جاہل لا علم لہ بالروایۃ مولف یعنی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑہی پیچھے ابوبکر کے مقتدی ہوکے تین مرتبہ اوس مرض مین جسمین آپنے وفات فرمائی اور نہین

انکار کریگا اسکا مگر جاہل کہ نہیں ہی علم اوسکو روایتوں کا ظاہر روایت ہی کہ ہمیشہ ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھایا کیے
یہانتک کہ شب دوشنبہ آئی اور آپ کو مرض میں کچھ افاقہ ہوا تو قصد فرمایا آپنے نماز صبح کا اور حضرت
فضلؓ اور ثوبانؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سہارا دیکر آپ نکلے اور لوگ ابوبکرؓ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے
تھے دوسری رکعت میں حضور سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوئے اور ابوبکر صدیقؓ
کے پہلو میں داہنی طرف آپ کھڑے ہوئے تو ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اونکے کپڑے کو تھام کر اونکو مصلی پر آگے کیا اور آپ بیٹھ گئے جب حضرت ابوبکر اپنی نماز سے فارغ ہو چکے
تو حضور سرور انبیاء نے اپنی دوسری رکعت تمام کی الخ (سیرۃ الحلبیہ) یہ آخری نماز تھی آپ کی اور اسیدن
آپنے وفات فرمائی کذا فی ایضاً) **اکابرین شیعہ نے** بھی اقرار کیا ہی اور ابوبکر صدیق کی امامت کا
اونکو بھی اعتراف ہی **چنانچہ** ملا باقر مجلسی صاحب بحار ہم برین معنی اقرار میکنند کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقت اشتداد مرض ہمان فرمودہ بود کہ صاحب استیعاب در ترجمہ ابوبکر آوردہ روی الزہری عن
عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمن عن ابیہ عن عبداللہؓ بن زمعہ بن الاسود قال کنت
عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو علیل فدعاہ بلالؓ الی الصلوۃ فقال للناس مُروا
من یصلی بالناس قال فخرجت فاذا عمرؓ فی الناس وکان ابوبکرؓ غائبا فقلت قم یا عمرؓ
فصل بالناس فقام عمرؓ فلما کبر سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان
مجہرا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاین ابوبکرؓ یابی اللہ والمسلمون فبعث الی ابوبکرؓ فجاء
بعد ان صلی عمرؓ تلک الصلوۃ فصلی بالناس طول علتہ حتی مات **غرض** اس روایت سے بھی
ثابت ہوا کہ ابوبکرؓ کو آپنے نماز پڑھانے کا حکم دیا **وشریف امامیہ** در شافی چنانچہ در بحار و ترجمہ
آن منقول ست گفتہ کہ ہر لائل قاطعہ ثابت گردید کہ جائز نیست تقدم در نماز مگر کسی را کہ افضل باشد بر ترتیب
و نزد اہل معروف **ومجلسی** در بحار بعد ازین می گوید کہ این معنی از اصحاب ما امامیہ معلوم است و محتاج بہ بیان
نیست - انتہی **ومجلسی** در بحار اقرار کردہ اند کہ اصحاب ما روایت میکنند کہ حکم نبوی مخصوص نبود بلکہ ہمین
فرمود کہ امر کنید کسی را تا نماز با مردم گذارد و چنانچہ در بحار و ترجمہ آن منقول است کہ باتفاق روایات فریقین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمسجد تشریف داد و بالاجماع حضرت امیر را بر منصب امامت قائم نفرمود بلکہ
تکبیر ہم نمود و خود بتکلیف تمام امام شد و ارکان نماز در حالت جلوس ادا کرد۔ انتہی (منتہی الکلام) **شبہ**
قولہ بتکلیف تمام امام شد سے معلوم ہوتا ہی کہ حضورؐ نے ابوبکرؓ کی اقتدا نفرمائی **دفع** آپکا اقتدا فرمانا بروایت
صحیحہ ثابت ہی بیہقیؒ کہتے ہین کہ جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام تھے وہ ظہر کی نماز ہفتہ یا
اتوار کے دن کی تھی اور جسمین آپ مقتدی تھے وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی اور یہی آپکی آخر نماز تھی اور اسیدن
آپنے دنیا چھوڑی اور اسیطرح زہری نے انسؓ سے روایت کی ہی اور بروایت امام المؤمنین ثابت ہی
کما رواہ الترمذی وقال حسن صحیح **اما قولہ** جسمین آپ مقتدی تھے وہ پیر کیدن صبح کی نماز تھی
الخ مؤید ہی اسکے وہ جو سیرۃ حلبی سے مذکور ہو چکا **وصرح الترمذی** نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی پیچھے ابوبکرؓ کے اقتدا کی اونکی اوس مرض مین جسمین وفات فرمائی تین مرتبہ اور نہین انکار کریگا اسکا
مگر جاہل کہ نہین ہی علم اوسکو (سیرۃ الحلبیہ) **قال ابن اسحٰق** وحدثنی ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی
ملیکۃ قال لما کان یوم الاثنین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاصبا راسہ
الی الصبح وابوبکر یصلی بالناس فلما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفرج الناس
فعرف ابوبکرؓ ان الناس لم یصنعوا ذلک الا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فنکص عن مصلاہ فدفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہرہ وقال صل بالناس وجلس رسول
اللہ صلعم بجنبہ فصلی قاعدا عن یمین ابی بکر (سیرۃ ابن ہشام) **اور اول** نماز کہ حکم کیا آپنے ابوبکر کو
نماز پڑہانے کا نماز عشا تھی (سیرۃ الحلبیہ) **پھر جبکہ** داخل ہوئے نماز مین پائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے مرض مین تخفیف تو نکلے دو شخصونکے بیچ پس جب نزدیک ہوئے ابوبکرؓ سے پیچھے ہٹے ابوبکر تو اشارہ
فرمایا اونکو کہ ٹہرین اپنی جگہ پر پس نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلو مین ابوبکرؓ کے بیٹھکر
پس تھے ابوبکرؓ نماز پڑہتے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور لوگ نماز پڑہتے تھے ابوبکرؓ کی
نماز کے ساتھ (تاریخ کامل ابن اثیر) **الغرض** جس نماز مین آپ امام تھے اور ابوبکر بجائے مکبر کے وہ پہلی نماز
تھی اور جسمین آپنے اقتدا فرمائی وہ آخری نماز تھی اور اوسکی علاوہ دوسری ہی فتدبر واحفظ ولا تکن من الغافلین

روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نہین نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچہے کسیکے اپنی امت سے سوائے ابی بکر کے اور لیکن عبد الرحمن بن عوف تو پڑہی پیچہے اونکے ایک رکعت سفر تبوک مین (صواعق محرقہ- سیرۃ الحلبیہ-) المختصر مجلسی کا یہ قول کہ بکلیف تمام امام شد الخ اور اسی پر اعتماد کرنا باطل ہوگیا اور حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کا خلف ابی بکر صدیق رضی تعدد وقتون مین نماز ادا فرمانا بوجہ اتم ثابت اور ہماری کتابون سے بعض وہ روایت جنمین مذکور ہی کہ جسر وز حضور نے وصال فرمایا اوس روز صبح کی نماز ابوبکر کے ساتھ لوگ پڑہ رہے تھے تو آپنے پردہ دراوٹھا کر دیکھا اور خوش ہوئے۔ قریب تھا کہ حضور کو دیکھکر فرط خوشی سے لوگ نماز توڑ دیتے تو آپنے لوگونکو نماز مین قائم رہنے کا اشارا فرمایا اور پردہ گرا کر حجرہ مین تشریف لے گئے نماز کے لیے بر آمد نہین ہوئے۔ اور اوسی روز وفات فرمائی۔ اس روایت سے بھی اتنا ثابت ہی کہ ابوبکر صدیق نے آخر تک لوگونکو نماز پڑہائی مگر یہ کہ حضور نماز کے لیے تشریف نہین لائے قابل نظر ہی گو کہ روایتًا صحیح ہو مگر درایتًا بعید ہی کہ حضور در حجرہ تک تشریف فرما ہون اور نماز کے لیے نہ آئین قرین قیاس نہین کیونکہ جب ہم دیکھتے ہین کہ پہلے روز جب کہ آنسرور صدیق اکبر نماز پڑہا رہے تھے تو وہ صاحب نکے کاندہے پر سہارا دیکر آپ مسجد مین تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ اور جبکہ حضور کو اتنا افاقہ تھا کہ درحجرہ پر بغیر کسیکی امداد کے تشریف فرما ہوئے۔ تو نماز مین شریک نہونیکی کوئی وجہ سمجھہ مین نہین آتی۔ خیر اس سے بحث نہین ہمکو تو صرف یہ دیکھنا ہی کہ حضور امام المرسلین نے ابوبکر صدیق رضی کو امام المسلمین بنایا اور بعض اوقات خود بھی اقتدا فرمایا خواہ وہ دو شنبہ کی نماز ہو یا اور کسی دن کی یہ امر محقق اور محتاج بیان نہین اور ماہرین احادیث پر روشن ہی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین فردًا فردًا ہر ایک مین کوئی نہ کوئی خصوصیت اور فضیلت تھی کوئی اَقرأ ہ کوئی اَورع کوئی اَعلم کوئی اَزہد کوئی اَفقہ کوئی اَقضیٰ کوئی اَحب کوئی اَمین کوئی حواری کوئی اَشد کوئی اَرحم کوئی اَصدق کوئی اَفرض کوئی اَعبد وغیرہ وغیرہ پس جبکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود فضل و کمال تمام مہاجرین وانصار کے حضرت ابوبکر رضی صدیق کو اونپر امام بنایا۔ تو یہ امر بالبداہت ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر صدیق افضل المہاجرین والانصار

اور اشرف واکرم امت مرحومہ ہین۔ وہو المطلوب **شبہ** ایک سائنس دان اور فلسفی
طبیعت پر یہ خطرہ گذرتا ہی کہ حضرت ابوبکر کو یہ فضل وشرف کسو جہ سے حاصل ہوا **دفع** عقلاً تو یہ لازمی
امر ہی کہ فرد من الافراد کوئی ایسا ذی شرف ہو جو اپنے کمالات اور مرتبہ مین اشرف الافراد بعد الانبیاء ہو
بس جب یہ امر محال نہین تو ابوبکر صدیق کے لیے اس شرف کا ہونا ممکن و بعید نہین اور اگر وجوہات
کا احصا کیا جائے تو عسیر و دشوار ہی۔ علماء دین نے دفتر کے دفتر لکھے ہین اور قرآن و حدیث اس سے
مالامال ہی۔ چنانچہ مشتی نمونہ از خروار دیکھیے از ہزار اوراق ہذا مین بھی مذکور ہو چکے ہین۔ ماسوا
اوسکے حضورؐ نے بالایجاز والاختصار اپنی زبان وحی ترجمان سے جو کچھ فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرمائے
**شیخ عبدالحقؒ** محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین متعدد مقام پر تحریر فرمایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ما صبّ اللہ شیئًا فی صدری الا وقد صببتُ فی صدر ابی بکرؓ
(مدارج النبوۃ جلد۲ صفحہ ۲۸۷) یعنی نریخت خدا تعالی چیزی را در سینۂ من مگر تحقیق کہ ریختم در سینۂ ابوبکرؓ اور
اس حدیث کو حضرت مخدوم الملک نے اپنی کتاب فوائد رکنی مین اور حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
نے مکتوبات قدوسیہ کے مکتوب نود و سوم مین تحریر فرمایا ہی و در مقامات حضرت مرزا مظہر جان جاناں
قدس سرہ در بیان استفادۂ حضرت ایشان از حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ۔ ضمنیت کبری
کہ مقامی است بس عالی و مخصوص بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چنانچہ انحدیث شریف ما صبّ
اللہ فی صدری شیئًا الا صببتہ فی صدر ابی بکرؓ مشعر این معنی ست اور حضرت
شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ بترجمہ انحدیث در منطق الطیر می فرماید؎ صدر دین صدیق اکبر قطب حق
در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق ۞ انچہ حق از بارگاہِ کبریا ۞ ریخت در صدر شریف مصطفی
آن ہمہ در سینۂ صدیق ریخت ۞ لاجرم تا بود از تحقیق ریخت ۞ اور دوسری حدیث مدارج
النبوۃ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لم یفضلکم ابوبکر بکثرۃ
الصلوۃ والصیام انما فضلکم بشیٔ وقر فی صدرہ ای اعظم فی صدرہ یعنی نہین فضیلت
دئے گئے تمپر ابوبکر بسبب کثرت نماز و روزہ کے جز این نیست کہ فضیلت دئے گئے ہین وہ تمپر

حضورؐ کا ارشاد بہ تعیین افضلیت صدیق اکبرؓ

بسبب اوس چیز کے جو موجود ہوئی ہی اونکے سینہ مین۔ اور وہ عظمت ہی اونکے سینہ مین نور ایمان کی۔
**رواہ السخاوی** فی مقاصد الحسنۃ اور اس حدیث کو حضرت شرف الدین یحیی منیری اور حضرت
مخدوم الملک نے شرح آداب المریدین مین لکھا ہی اور شرح تعرف مین بھی یہ حدیث موجود ہی **و در**
**فتاوی** برہنہ از تمہید گفتہ۔ علماء سنت وجماعت گفتہ اند کہ افضل خلق است بعد از انبیا و رسل امیر المومنین
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ۔ لم یفضلکم ابو بکر الناس بکثرۃ صیام ولا بکثرۃ
صوم وانما هو بشیء وقر فی قلبہ اور **حضرت** امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
تحریر فرماتے ہین وما فضل ابو بکر الناس بکثرۃ صلوۃ ولا بکثرۃ صیام ولا
بکثرۃ روایۃ ولا فتوی ولا کلام ولکن بشیء وقر فی صدرہ کما شھد لہ
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احیاء العلوم جلد اول کتاب العلم
باب الثانی فی قسم الثانی) **وقال** علیہ السلام للصدیق ان اللہ تعالی
قد اعطاک مثل ایمان کل من امن بی من امتی واعطانی مثل ایمان کل من امن بہ من ولد آدم ع
(احیاء العلوم جلد رابع فی آخر کتاب المحبۃ والشوق والرضی) **کتب شیعہ** مین بھی یہ حدیث موجود ہی۔ حضرات
ناظرین تعجب فرمائینگے کہ کتب شیعہ مین اس حدیث کا ہونا کیونکر ممکن ہی باوجودیکہ اونکی سوء اعتقادی
بجناب صحابہ کرام خصوصا خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی جناب مین محتاج بیان نہین الحضرات
یہ استعجاب بہت صحیح ہی مگر درحقیقت مناقب صحابہ مین بکثرت حدیثین اونکی کتب مین پائی جاتی ہین۔ مگر
بفحوای حبک الشیء یعمی ویصم کے اونکا لحاظ نہین کیا جاتا ہی۔ بلکہ بہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر
عیبست کا پورا پورا مضمون ادا کیا جاتا ہی **وہ حدیث** ہدیۂ ناظرین ہی ملاحظہ ہو **مجالس المومنین**
مطبوعہ طہران ص ۸۹ مجلس سوم ذکر سلمان مین۔ ملا شوشتری نے کتاب کشکول مصنفہ حیدر بن علی الآملی بروایت
مشایخ حدیث عبد اللہ بن عفیف سے اونسے اپنے پدر سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول کنیت نام
او را کہ ابو الفضل وعبد العزیز بود با ابو بکر و عبد اللہ تبدیل فرمود و ہمیشہ درمیان اصحاب میگفتند ما سبقکم
ابو بکر بصوم ولا صلوۃ ولکن بشیء وقر فی صدرہ۔ یعنی نہین سبقت کی تمپر ابو بکر نے

بسبب صوم کے اور نہ صلوٰۃ کے ولیکن سبقت لے گئے بسبب اوس چیز کے جو اونکے سینہ میں قائم ہوگئی ہے والفضل ما شھدت بھا الاعداء ف یہ خطاب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام صحابہ کرام سے ہے جنمین جناب امیرؓ سلمانؓ ابو ذرؓ مقدادؓ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہین پس معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر کے سینہ مین جو شئی تھی وہ تجلی معرفت الٰہی تھی وہ جسقدر اونکو حاصل تھی اوسقدر کسیکو نتھی دیکھو حدیث مذکورہ بالا ان اللہ قد اعطاہ مثل ایمان کل من اٰمن بی اسپر شاہد ہے۔ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے بیشک عطا کیا تکو (ابو بکرؓ کو) مانند ایمان کل اون لوگون کے جو ایمان لائے مجپر اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لو وزن ایمان ابی بکرؓ بایمان اھل الارض لرجح بھم رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۔ یعنی اگر وزن کیا جائے ایمان ابی بکر کا ساتھ ایمان اہل زمین کے تو بیشک غالب ہووے اونپر (صواعق۔ تاریخ الخلفاء) ای عزیز و یہ ہے شان صدیق اکبر کی جو حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ہمکو بتادی یہ وہ سر نہان تھا کہ بجز سرور دو جہانکے کوئی اوسپر مطلع نہین ہو سکتا تھا فاحفظ ولا تکن من الجاھلین

## الباب الخامس فی خصوصیاتہ التی لا یوجد فی غیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**تمہید** یہ بحث ما نحن فیہ۔ بسبب جاہ و حشمت مال و دولت حسب و نسب رشتہ و قرابت کی بنا پر نہین ہے۔ بلکہ بنا بر اکثریت ثواب کے ہے کما سیأتی تفصیلہ کہ امت مین کار خیر کرنے سب سے زیادہ نفع پہونچا ہے۔ زیادہ کیے ہین جو عند اللہ سب سے زیادہ اجر آخرت کا مستحق ہے اور کسی ذات اسلام و مسلمین کو اس معنی پر اخبار و آثار منصوص ہین **پس** آپکا سید الصدیقین ہونا اور صدیقو نمین آپ کو مرتبۂ خلت حاصل ہے۔ جو صدیقیت سے اعلیٰ وارفع اور نبوۃ سے قریب و متصل مقام ہے چنانچہ حدیث لو کنت متخذا خلیلا الخ اسپر دال ہے اور آپکا اتقیٰ ہونا اور اولو الفضل و اعظم درجۃ ہونا قرآن سے اور مثل ایمان کل من اٰمن بی الخ اور ما صب اللہ الخ اور لم یفضلکم ابو بکر اور حسنات عمرؓ کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکرؓ الخ اور لا ینبغی

لقوم فیهم ابو بکر رضی اللہ عنہ ان یؤمهم غیرہ وغیرہ وغیرہ من المعتبرات کثیرۃ مملوءۃ ومشحونۃ
فی کتب الاحادیث والتفاسیر لا یمکن احصاؤها فی هذه الاوراق لان الآیات والاخبار والآثار
کثیرۃ ناطقۃ علی هذا المرام واقوال المشائخ الکبار منادیۃ باعلی النداء علی تصدیق
هذا الکلام کما لا یخفی علی من له بصیرۃ فی علوم الدین **مآثر جمیلہ آپ کے بکثرت ہیں** مرد احرار میں
سب سے پہلے ایمان لانیوالے۔ اپنے معبود حقیقی کی علانیہ بندگی کرنیوالے سب سے پہلے اپنے گھر میں مسجد بنانیوالے
قرأت قرآن علانیہ کرنیوالے حتی کہ کفار عرب سنتے تھے کما اخرجہ البخاری عن عائشۃ رض (قرۃ العینین)
اور دعوت اسلام کرنا۔ اور اسلام کی غربت وضعف کی حالت میں اپنی جان و مال سے مدد کرنا۔ ضعفاء مسلمین کی
اعانت میں مال صرف کرنا سفر ہجرت میں رفیق پیغمبر اور ثانی اثنین فی الغار ہونا۔ غزوہ بدر میں ثانی اثنین فے
العریش ہونا۔ اور ثانی اثنین فی القبر ہونا۔ قتال مرتدین۔ اقامت دین و شرائع و احکام میں سبقت فرمانا مثلاً
سب سے پہلے قرآن پاک کو جمع کرنا۔ اخرج البخاری عن زید رض بن ثابت فی قصۃ قتل اهل الیمامۃ
واخرجہ ابو یعلی عن علی رض وغیر ذلک اگر ان امور کی تفصیل کیجائے تو ایک دفتر طویل ہو جائے جسکی اس
مختصر میں گنجایش نہیں۔ تصانیف علماء کی بکثرت ہیں شائق اونکا مطالعہ کریں۔ مگر بمضمون ما لا یدرک
کله لا یترک کله۔ بقدر مناسب مقام بعض امور کو ضرور عرض کرونگا۔ بعون اللہ و توفیقہ
**حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب** رح سیف المسلول میں بعد ذکر کرنے آپ کے مآثر جمیلہ کے تحریر
فرماتے ہیں **چون** این مآثر مذکورہ دانستی۔ دانستی کہ ابو بکر رض جامع جمیع جہات فضیلت و کمال تنشا بعد
پیغمبر است من حیث الرسالۃ کسی باوے برابرے ندارد کہ پاکی و طینت و کمال صفاے باطن
و قوۃ عقل و فراست و کثرت صحبت بلکہ دوام صحبت از اول تا آخر و صرف ہمت بر نصرت دین بر وجہ اتم
و اجتماع اسباب و شرائط تائید الہی و آمدن تائید دین از دست از قوت بفعل در بدء اسلام و توسط و آخر
یعنی بعد وفات سرور کائنات علیہ افضل التحیات و اکمل التسلیمات۔ و ظہور جمیع انواع عبادات بدنی و مالی بر دست
او۔ و کمال در قرأت و علم و فقاہت آنچہ او را میسر شدہ دیگرے را میسر نیست و لہذا شافعی گفتہ کہ مردم مضطر
شدند در بیعت ابی بکر رض۔ کسے از بر آسمان بہتر از و دنیا فتند۔ انتہی (سیف المسلول)

## الفصل الاول حضرت ابوبکر صدیق کا احرار بالغین مین سے سب سے پہلے مشرف باسلام ہونا۔ ولہ فیہ منقبۃ عظیمۃ ؛

روایت ہی عمرو بن عبسہؓ سے کہا کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین درانحالیکہ آپ عکاظ (بازار ہی قریب مکہ کے) مین اوترے ہوئے تھے عرض کی مین نے کہ یا رسولؐ اللہ کسنے اتباع کی آپ کی امر اسلام مین فرمایا کہ اتباع کی میری دو شخصون نے ایک حُر اور ایک غلام - ابو بکرؓ اور بلالؓ کہا عمروؓ نے کہ پس اسلام لایا مین اوسوقت ؛ رواہ الحاکم **اور** حضرت عمارؓ فرماتے تھے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درانحالیکہ تھے ساتھ آپ کے مگر پانچ شخص دو غلام اور دو عورتین اور ابوبکرؓ - اخرجہ البخاری (قرۃ العینین) **روایت ہی** اسیدؓ بن صفوان سے کہا جبکہ وفات فرمائی ابوبکرؓ نے تو حضرت علیؓ آئے اور اوس مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے جسمین ابوبکرؓ تھے درانحالیکہ فرماتے تھے آج کے دن منقطع ہوئے خلافت نبوۃ کی (الی قولہ) رحم کرے تمپر اللہ تعالیٰ ای ابوبکرؓ تھے تم اول قوم از روئے اسلام کے اور مخلص از روے ایمان کے الخ (ازالۃ الخلفا) و درین محل قابل دیدنست **روایت ہی** حارث سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اول جو شخص ایمان لایا مردوںمین سے ابوبکرؓ ہین ؛ اخرجہ ابن عساکر **اور** روایت ہی حضرت زید بن ارقم سے کہ اول جسنے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ ابوبکر صدیقؓ ہین ؛ اخرجہ خیثمہ بسند صحیح **روایت ہی** شعبیؒ سے کہ سوال کیا مین نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ کون شخص ہی لوگون مین پہلا از روے اسلام کے فرمایا کہ ابوبکر صدیق کہا نہین سنا تو نے قول حسان کا جو کہا ہے اونہون نے ۔

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَةٍ
جسوقت کہ تو یاد کرے مصیبت اپنے بہائی ثقہ کی ؛

فَاذْکُرْ اَخَاکَ اَبَا بَکْرٍؓ بِمَا فَعَلَا
پس یاد کر اپنے بہائی ابوبکرؓ کو ساتھ اوس چیز کے کہ کیا اونہون نے

خَیْرُ الْبَرِیَّةِ اَتْقٰهَا وَاَعْدَلُهَا
بعد نبی کے) بہترین مردم اور بڑے متقی اور بڑے منصف

اِلَّا النَّبِیَّ وَاَوْفٰهَا بِمَا حَمَلَا
بڑے وفادار نبی صلعم کیساتھ اوسچیز کے کہ اوٹہارا او نکو نبی صلعم نے

وَالثَّانِیَ الثَّانِیْ الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُہٗ　　وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

اور وہ دوسرے غار مین خدا کی مرضی کے طالب ونکا مشہد محمود تھا اور اول ان لوگون مین جنہون نے تصدیق کی رسولون کی ۱۲

رواہ الطبرانی فی الکبیر و عبد اللہ بن احمدؒ بن حنبل فی زوائد الزھد **روایت ہی**
ابی اروی دوسی صحابی سے فرمایا کہ اول جو اسلام لایا وہ ابو بکر صدیقؓ ہین۔ رواہ بن سعد **روایت ہی**
فراتؒ بن سائب سے کہ کہا مین نے میمونؓ بن مہران سے کہ ابو بکرؓ پہلے اسلام لائے یا علیؓ کہا میمونؓ نے
قسم ہی خدا کی تحقیق کہ ایمان لائے ابو بکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زمانۂ بحیرا راہب ملعون مین۔ اور ابو بکرؓ نے
بی بی خدیجہؓ اور حضرتؐ کے درمیان آمد و رفت کی حتیٰ کہ بی بی خدیجہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کرا دیا۔ اور یہ سب کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی پیدائش کے قبل کا واقعہ ہی۔ رواہ
ابو نعیم ۱۲ **روایت ہی** ابو سعیدؓ خدری سے کہا کہ فرمایا ابو بکر صدیقؓ نے ایا نہین ہو مین احق خلافت
کا لوگو نسے ایا نہین ہون مین اول جو اسلام لایا ۱۲ اخرجہ الترمذی و ابن حبان فی صحیحہ
(صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء) **روایت ہی** عیسیٰ بن یزید سے کہا کہ فرمایا ابو بکر صدیقؓ نے کہ مین خانۂ
کعبہ کے صحن مین بیٹھا تھا۔ اور زید بن عمرو بن نفیل بھی بیٹھے تھے پس آیا امیہ بن ابی صلت تو کہا اوسنے کہ
کیونکر تو نے صبح کی ای طالب خیر وہ بولا کہ خیر کیسا تجھ کہا اوسنے کہ کوئی نئی چیز پائی ہی تو نے کہا کہ نہین۔ تو
کہا امیہ نے **ے** کل دین یوم القیمۃ الا ۶ ما قضی اللہ فی الحقیقۃ بوء
یعنی تمام دین قیامت تک کے ہلاک ہونیوالے ہین سوا اسے اوسکے کہ جاری کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اوسکو
لیکن تحقیق کہ یہی جسکا انتظار کرتے ہین ہم مین سے ہی یا تم مین سے کہا ابو بکر رضؓ صدیق نے کہ نہین سنا تھا
مین نے قبل اسکے ذکر کسی ایسے نبی کا کہ جسکا انتظار کیا جاتا ہو کہ وہ مبعوث ہونگے پس نکلا مین بارادہ
ورقہ ابن نوفل کے اور وہ آسمانی خبرونسے زیادہ واقف تھا پس اوس سے مین نے واقفیت
حاصل کرنیکو یہ قصہ بیان کیا پس کہا ورقہ نے کہ ہان ای میرے بھتیجے ہم اہل کتاب و اہل علم ہین۔ آگاہ ہو
کہ وہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہی وہ نسب مین سب عرب سے اشرف ہی اور مجھے نسب سے خوب واقفیت ہی
اور تیری قوم اشرف عرب ہی نسبًا۔ کہا مین نے کہ ای چچا وہ نبی کیا کہین گے کہا ورقہ نے کہ فرمائینگے

وہ جو کچھ اونکو حکم کیا جائیگا۔ کہا حضرت ابوبکر رضؓ نے جب کہ مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایمان لایا ہین اور تصدیق کی ہین نے۔ رواہ ابن عساکر (صواعق محرقہ تاریخ) **روایت ہی** ابی میسرہ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے تو سنا کہ کوئی پکارنیوالا پکارتا ہی آپ کو یا محمدؐ پس جبکہ سُنی آپنے یہ آواز بھاگے ہوئے چلے آئے اور اس بھید کو حضرت ابوبکر سے فرمایا اور وہ آپ کے دوست تھے زمانۂ جاہلیت مین رواہ البیہقی (صواعق تاریخ) **اور دوسری** روایت دلائل النبوۃ مین یہ ہی کہ حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے صدیقؓ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ ای عتیق لیجاؤ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس تو گئے ابوبکر رضؓ حضورؐ کے ساتھ اور ورقہ سے بیان کیا حضورؐ نے کہ جب مین تنہا ہوتا ہون (غار حراء مین) تو سنتا ہون ندا یا محمدؐ یا محمدؐ تو مین چلا آتا ہون بھاگ کر ورقہ نے کہا بھاگو نہین جو کچھ وہ کہے سنو اور مجھے خبر دو انتہی ملخصا (مواہب لدنیہ) **روایت ہی** ابی نضرہؓ سے کہا کہ فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علی سے رضی اللہ تعالی عنہما۔ کہ مین ایمان لایا قبل آپ کے پس نہ انکار فرمایا اوسپر حضرت علیؓ نے اخرجہ ابو عمر (قرۃ العینین) **الحضرات** یہ وہ اخبار و آثار تھے کہ جنسے سیدنا ابوبکر رضؓ کا سابق الایمان ہونا ثابت ہوتا ہی۔ **اور کتنے لوگ** صحابۂ کرام و تابعین نے یہی کہا ہی کہ اول وہ ایمان لائے ہین بلکہ بعض نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہی واللہ اعلم **اور بعض** کا قول ہی کہ بعد سیدتنا ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضؓ کے حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ مشرف باسلام ہوئے **یہ بھی** قرین قیاس ہی اسلیے کہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کنار تربیت مین تھے یہ ممکن نہین کہ حضورؐ کی بعثت و رسالت کی خبر سے آپ بیخبر رہے ہون اور خبر پاکر ایک ساعت بھی تاخیر فرمائی ہو **روایت ہی** سالم بن ابی الجعد سے کہا کہ عرض کی مین نے حضرت محمد بن حنیفہؓ سے کہ آیا ابوبکر صدیقؓ اول قوم ہین از روے اسلام کے فرمایا کہ نہین عرض کی مینے کہ کس سبب سے برتری اور سبقت ہوئی ابوبکر کو حتی کہ نہین ذکر کیا جاتا ہی کوئی سوائے ابوبکر کے فرمایا اسلیے کہ وہ افضل تھے انمین از روے اسلام کے جبسے اسلام لائے یہانتک کہ ملے وہ اپنے رب سے رواہ ابن شیبہ و ابن عساکر **روایت ہی** محمدؓ بن سعدؓ بن ابی وقاص سے اونھون نے کہا اپنے باپ سعدؓ سے کہ آیا ابوبکرؓ صدیق پہلے تھے تم مین از روئے اسلام کے فرمایا کہ نہین لیکن اسلام لائے قبل اونکے

بعض روایتون سے حضرت علیؓ کا سابق الایمان ہونا

پانچ سے زیادہ ولیکن تھے ابوبکر اسلام میں بہتر۔ رواہ بن عساکر کہا ابن کثیرؒ نے ظاہر یہ ہی کہ سب سے پہلے آپکی اہل بیت ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ مشرف باسلام ہوئیں اور آپ کے غلام زیدؓ اور زید کی زوجہ ام ایمنؓ اور حضرت علیؓ اور ورقہ ایمان لائے (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء) **حضرت مولی علیؓ** کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ؎ **سبقتکموا الی الاسلام طرا ۔ صغیرا مابلغت اوان حلمی** ۔ یعنی سبقت کی میں نے تمپر طرف اسلام کے یقیناً درانحالیکہ صغیر تھا نہیں پہونچا تھا زمانۂ بلوغ کو **دعوے ہی ثعلبی کا** کہ اتفاق کیا ہی علماء نے اسپر کہ اول جسنے اسلام قبول کیا وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اول من امن باللہ وصدق صدیقۃ النساء خدیجۃؓ فقامت باعباء الصدیقیۃ ؎ مواہب) اور اختلاف ہی کہ بعد حضرت صدیقۃ النساء حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے کون ایمان لایا کہا **ابن الصلاحؒ نے** اَوْرَعْ یہ ہی کہ کہا جائے کہ اول جو اسلام لایا مرد احرار سے وہ ابوبکرؓ ہیں اور نوعمر لڑکوں سے حضرت علیؓ اور عورتوں سے حضرت خدیجہؓ اور موالیوں سے حضرت زیدؓ اور غلاموں سے حضرت بلالؓ انتہی کہا **طبرانی نے** کہ اولے طریقہ توفیق بین الروایات کلہا یوں کہا جائے کہ اول جو اسلام لایا مطلقاً وہ حضرت خدیجہؓ ہیں اور ذکور میں اول علیؓ بن ابیطالب ہیں کہ وہ نہیں بالغ ہوئے تھے اور پوشیدہ رکھتے تھے اسلام اپنا اور اول مرد عربی بالغ جو اسلام لائے اور ظاہر کیا اپنے اسلام کو ابوبکرؓ ہیں اور اول جو اسلام لائے موالیوں سے زیدؓ ہیں کہا کہ متفق علیہ یہی ہے نہیں خلاف ہی اسمیں اور اسپر محمول ہی وہ قول کہ اول جو اسلام لایا مردوں میں وہ ابوبکرؓ ہیں یعنی مرد بالغ آزاد (مواہب لدنیہ) کہا **امام ابوحنیفہؒ نے** جمع بین الاقوال یہ بطور ہی کہ مردوں میں اول اسلام لانیوالے حضرت ابوبکرؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ (تاریخ الخلفا) **وجہ اختلاف کی** بہت بڑی یہ بھی ہی۔ جو مروی ہے حضرت حسن سے کہ بیشک علیؓ بن ابیطالب نے فرمایا کہ تحقیق ابوبکرؓ نے سبقت کی مجھپر چار باتوں میں اسلام کے ظاہر کرنے میں ہجرت میں مصاحبت غار میں نماز قائم کرنے میں اور میں اوسدن شعب میں تھا وہ ظاہر کرتے تھے اپنے اسلام کو اور میں پوشیدہ کرتا تھا (مواہب لدنیہ ریاض النضرۃ) **روایت ہے**

کہ سوال کیا گیا محمد بن کعب قرظی سے کہ پہلے کون اسلام لایا آیا حضرت علیؓ یا حضرت ابوبکرؓ پس کہا سبحان اللہ حضرت علیؓ اول ہین اسلام مین۔ اور سوائے اسکے نہین کہ شبہ ہوا لوگونکو اسوجہ سے کہ حضرت علیؓ پوشیدہ کرتے تھے اپنے اسلام کو ابوطالب سے اور اسلام لائے ابوبکرؓ پس ظاہر کیا اپنے اسلام کو۔ اخرجہ ابوعمر وفی الاستیعاب (قرۃ العینین) المختصر ان دونون بزرگونکے مشرف باسلام ہونیکا ایسا مقرون زمانہ ہی کہ اسبات پر جزم ویقین کرنا کہ باعتبار قبولیت شرف اسلام کے کون سابق ہی عسیر و دشوار ہی لہذا علماء نے اون مختلف اقوال مین یون تطبیق دی ہی جو مذکور ہوئی مگر یہ امر تو مولی علی کرم اللہ وجہہ کے بھی ارشاد سے ظاہر ہی کہ آپ اپنے ایمان کو پوشیدہ کرتے تھے اور وہ ظاہر کرتے تھے۔ پس تفضیل صدیقؓ اکبر کے لیے یہی کافی ہی۔ لانہ اکثر ثوابا واعظم نفعا للمسلمین والاسلام (صواعق) اونکے اظہار اسلام سے اسلام اور اہل اسلام کو نفع بہونچا۔ لوگونکو دعوت اسلام اور ترغیب وتحریص سے اسلام کی طرف رجوع کیا اور ایک جماعت عظماء قریش سے مثل عثمانؓ بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدؓ الرحمن بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور طلحہؓ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم حضرت صدیق ہی کی ترغیب سے مسلمان ہوئے (مواہب لدنیہ) ونیز اور لوگ کما سنقر تک ۱۲

فصل دوم

**الفصل الثانی** حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام کی تحسین وتعریف فرمائی۔

**روایت ہی** حضرت ابن عباسؓ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کلام کیا مین نے درباب اسلام کسی سے مگر انکار کیا اوسنے اور باز رکہا مجکو کلام سے سوائے ابن ابی قحافہ ؓ ابوبکرؓ کے یہ نہین کلام کیا مین نے اوس سے کسی امر مین مگر قبول کیا اوسکو اور قائم رہے اوسپر۔ اخرجہ ابونعیم وابن عساکر اور ابن اسحق کی روایت مین ہی کہ نہین دعوت کی مین نے کسیکو طرف اسلام کے مگر اوسکو توقف وتردد وغور ہوتا تھا سوائے ابوبکرؓ کے کہ نہ تامل کیا اونہون نے جبکہ ذکر کیا مین نے اوسکا اور نہ تردد کیا اوسکے قبول کرنے مین۔ رواہ البیہقی وابن عساکر اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

فقلتم کذبت وقال ابوبکرؓ صدقت اخرجہ البخاری عن ابی الدرداءؓ وعنہ ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابوبکرؓ صدقت رواہ البخاری واخرج ابن عدی من حدیث ابن عمرؓ فان اللہ بعثنی بالھدی ودین الحق فقلتم کذبت وقال ابوبکرؓ صدقت اور ایک روایت مین ہے کہ البتہ بیشک جھٹلایا تمنے مجکو اور کہا کذبت اور کہا ابوبکرؓ نے صدقت اور تمنے روکا اپنا مال ورا وسنے میری مدد کی اپنے مال سے اور موانست کی مجسے اور پیروی کی میری۔ اخرجہ ابن عساکر عن المقدام (صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) **بعض انگریزی مؤرخ کے اقوال** حضرت صدیق اکبرؓ باعتبار صدق و اخلاص کے۔ اسلام مین اپنی آپ ہی نظیر تھے۔ غیر اہل اسلام عیسائی لوگ بھی اس امر کی شہادت پر زور لفظونمین ادا کر رہے ہین ڈاکٹر سپرنگ لکھتا ہی کہ مین پورا متفق ہون کہ پیغمبر اسلام پر ابوبکر کا ایمان لانا بڑا عظیم ثبوت ہے اس امر کا کہ پیغمبر صاحب اپنی مشن کے آغاز مین خالص صادق تھے (خلافت راشدہ) ولیم میور تاریخ الخلفا مین لکھتا ہی کہ جب مین ابوبکر کی طرف غور کرتا ہون جو بڑا دانا ذی فہم معاملات دنیا کے پرپیچ حالات سے واقف تھا وہ اپنی قوم مین سب سے زیرک تھا اور پھر اس شخص کا صاف عقیدہ سچی اور بے ریا ارادت کو دیکھتا ہون جو اوسکو رسول عربی کیساتھ تھی۔ تو مجھے خواہ مخواہ شک ہوتا ہی کہ رسول عربی کا دعوے شاید صحیح ہو انتہی اب اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت اونکی صداقت کا ہوسکتا ہی کہ متعصب مخالفین کی زبان پر بھی تحسین کے کلمات ہین۔ سبحان اللہ کیا صدق و راستی تھی آپ کی کہ منکر و نکے دلونکو بھی مائل کرتی ہی اور شمع نبوۃ کا پروانہ بناتی ہی۔ •

انگریزی مؤرخ کا قول

**الفصل الثالث** سب سے پہلے آپکا اظہار اسلام فرمانا اور لوگونکو اسلام کی طرف بلانا۔ **کہا ابن اسحٰق** نے جبکہ اسلام لائے ابوبکرؓ ظاہر کیا اپنے اسلام کو اور بلایا لوگونکو خدا اور رسول کی طرف اور تھے ابوبکر الفت رکھنے والے اپنی قوم سے مہربان نرم دل۔ پس بلانے لگے لوگونکو اسلام کیطرف جسپر اعتماد رکھتے تھے اپنی قوم مین۔ پس اسلام لائے آپ کی دعوت سے حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ۔ عبدالرحمنؓ۔ سعدؓ۔ طلحہؓ رضی اللہ عنہم پس جبکہ ان لوگون نے اسلام قبول کیا تو لائے

فصل سوم ۳

حضرت ابوبکرؓ اون لوگونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین تو وہ لوگ حضرت کے سامنے
ایمان لائے اور نماز پڑہی **ف** یہ لوگ نجباء اور رؤساء قریش سے تھے اور ہرایک کے بڑے
بڑے قبیلے قوت دار تھے اور وہ اپنے قبیلونپر کامل طور سے اقتدار و تمکن رکہتے تھے پس حضرت عثمان
ذی النورین بنی عبد شمس کے سردار و رئیس تھے اور حضرت زبیرؓ بنی اسد کے اور حضرت سعدؓ و عبدالرحمن
بنی زہرہ کے اور حضرت طلحہؓ بنی تیم کے ۔ پس ان لوگونکا مشرف باسلام ہونا ان تمام قبیلونکی قوتہ کفر
کی شکستگی کا باعث ہوا اور ان ہرایک کی کوشش سے بہت لوگ مسلمان ہوئے اور اشاعت اسلام
کی ہوئی (قرۃ العینین) **ف** یہ بات یاد رکہنی کی ہے کہ مہاجرین مین سے کسیکے والدین مشرف باسلام
نہوئے سوائے ابوبکر صدیقؓ کے والدین کے ؛ اخرجہ الواحدی ؛ حتی کہ آپ کی بیٹی بیٹے ۔ پوتے
غلام تک مشرف باسلام ہوئے ۔ یہ شرف اور کسیکو نہ حاصل ہوا **روایت ہے** موسی بن عقبہ سے
کہ (ایک گھر کے) چار شخصون نے نہین پایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ساتہ ایمان کے) مگر وہ لوگ یعنی
ابوقحافہؓ ۔ ابوبکر ۔ اونکے بیٹے عبدالرحمنؓ اور ابوعتیقؓ بن ابی بکر ۔ اخرجہ الواحدی اور آپ کی بیٹی حضرت
اسماءؓ جنکا خطاب ذات النطاقتین تہا اور حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ جو کفار قریش کی خبر حضور سرور عالم
مین شبکو پہونچایا کرتے تھے اور آپ کے غلام آزاد شدہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ جو غار مین بکریون کا
دودھ حضرت کو پہونچاتے تھے اور سفر ہجرت مین حضورؐ کے ہمرکاب تھے اور آپ کے بیٹے حضرت
عبداللہ طائف مین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اونکو ابومحجن ثقفی کا تیر لگا تہا جسکی وجہ
سے اول خلافت حضرت ابوبکرؓ شوال ۱۱ھ کے مہینہ مین ۱۱ھ کو وفات فرمائی ۔ اور یہ قدیم اسلام
لانیوالونمین ہین اور حضرت عبدالرحمنؓ سال حدیبیہ مین ایمان لائے تھے ۔ وحسن اسلامہ
(ملک شام مین لشکر اسلام مین تھے روبیونسے بڑی جوانمردی کیساتھ کثرت جہاد فرماتے رہے (فتوح الشام)
اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حقیقی بھائی تھے ۵۳ھ مین وفات فرمائی اور حضرت اسماءؓ قدیم اسلام
لانے والیون مین ہین ، ا شخص مسلمان ہو چکے تھے جب آپ مشرف باسلام ہوئین ۔ شب ہجرت مین
جب حضرت نکلے ہین تو انہی نے سامان سفر مہیا کرتے وقت اپنے کمربند کا دو ٹکڑا کیا ایک سے دسترخوان

حضرت صدیقؓ کے والدین اور اولاد و نواسے و غلام
سب مسلمان ہوئے ۔ یہ شرف کسی کو نہیں

باندہا دوسرے سے مشک کا دہانہ اسوجہ سے آپکا لقب ذات النطاقین ہوا اور حضرت عائشہ تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ہین اُنکا وصف مستغنی عن البیان (اکمال فی اسماء الرجال) ان سبکو شرف اسلام بہ برکت حضرت صدیق اکبر حاصل ہوا **الغرض** اگر صدیق اکبر کے کل مآثر و فضائل سے قطع نظر کرکے اسی امر پر نظر کیجائی کہ آپنے سب سے پہلے اپنا اسلام ظاہر کیا اور حضرت کے ساتھ نماز پڑہی مسجد بنائی لوگونکو اسلام کی ترغیب دی جسکی وجہ سے بڑے بڑے شرفاء و رؤساء قریش مشرف باسلام ہوئے دین کو قوت ہوئی تو یہی خصوصیات حضرت صدیق اکبر یار غار پیغمبر کے فضل و شرف کے لئے سب سے اعلیٰ و ارفع سبب ہی جو دوسرونکو حاصل نہین **حضرت حق** کو جناب رسالتمآب کی بعثت سے خلق کی ہدایت مقصود تہی سوا سمین بہت بڑا حصہ حضرت صدیق اکبر نے حاصل کیا **حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیی امنیری** شرح آداب المریدین مین تحریر فرماتے ہین ۔ اول کسیکہ پیغامبر علیہ السلام را تصدیق کردہ است وبہ و ایمان آوردہ ابوبکر صدیق بود رضی اللہ تعالی عنہ ۔ پس سنت حسنہ در عالم او نہادہ است ۔ پس ہر کہ تصدیق میکند پیغامبر علیہ السلام را و ایمان بروی آرد ۔ کار بر سنت وے میکند پس ہرچہ مومنان را برین تصدیق و برین ایمان آوردن بدہند ۔ تنہا اورا بدہند کہ این سنت ویست (قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من سنّ فی الاسلام سنۃً حسنۃً فلہ اجرھا واجر من عمل بھا (رواہ مسلم) پس ازینجا ہر آئینہ فضل بر ہمہ بعد از انبیاء و رسل علیہم السلام ۔ اورا بود بہر جملہ امت ۔ انتہی اور مؤید ہی اسکے وہ حدیث قال علیہ السلام للصدیق ان اللہ قد اعطاک مثل ایمان کل من اٰمن بی من امتی (احیاء العلوم) کامر ۔ **علاوہ ازین** جو آپ کے مساعی جمیلہ ہین اسلام مین اونکو تقریر مذکورۂ بالا پر قیاس کرنا چاہئے ہر ایک کی تفصیل کی گنجائش نہین ۔

**الفصل الرابع** بعد وفات سرور کائنات کے حضرت ابوبکر رضی کا لشکر اسامہ رضی کو روانہ فرمانا ۔ اور قتال مرتدین و استیصال مدعیان نبوۃ کذابین و اقامت شرائع و احکام دین کی کرنا **الحضرات یوم الردۃ** جو سعی و کوشش آپنے اسلام کی حمایت و اقامت مین کی ہی اوسکی کوئی نظیر آج دنیا مین نہین ہی اور یہ وہ اعجاز و پیشین گوئی قرآن پاک کی ہی جو اللہ تعالی نے اس آیت مین بیان فرمائی ہی ۔ یا ایھا الذین

امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ الآیۃ اے
وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو۔ جو شخص پھر جائیگا تم مین سے اپنے دین سے تو قریب ہو کہ لائے گا اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو
کہ دوست رکھتا ہی اللہ اونکو اور وہ دوست رکھتے ہین اللہ کو کہا حسن رح بصری نے قسم ہی خدا کی
وہ لوگ حضرت ابو بکر رض اور اونکے رفقا ہین جبکہ مرتد ہوگئے عرب تو جہاد کیا اونسے ابو بکر اور اونکے
یارون نے یہانتک کہ پھیر لائے اونکو اسلام پر۔ رواہ البیہقی اور کہا قتادہ رح نے جبکہ وفات
فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتد ہوگئے عرب پس ذکر کیا حضرت ابو بکر رض نے اونسے قتال کرنیکا
الی قولہ پس ہم لوگ کہتے تھے کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی ابو بکر رض اور اونکے یارونکی شان مین۔
اخرجہ یونس رح ابن بکیر **ف** یہ آیۂ کریمہ معجزہ ہی اعجاز قرآن سے کیونکہ یہ امر غیب کی خبر دیتی ہی جو آیندہ واقع
ہونیوالی تھی تفسیر مین ہی کہ ابن عباس رض وحسن رح بصری اسبات پر ہین کہ یہ قوم امیر المومنین حضرت ابو بکر رض
صدیق اور اونکے یار مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم ہین کہ اونہین نے مرتدونسے جہاد کیا (تفسیر حسینی
مدارک۔ خازن۔ صواعق) **قولہ تعالیٰ** قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم
اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون ج کہدیجیے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پیچھے رہنے والونسے جو اعراب ہین۔ قریب ہی کہ بلائے جاؤ گے تم ایک سخت گروہ کی طرف قتال
کروگے اونسے اور اونکو قتل کردیا وہ مسلمان ہوجائین (حسینی) مراد قوم سے بنو حنیفہ ہین اہل یمامہ
(جلالین) یعنی قوم مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی اونسے قتال اور مسلمانونسے زمانۂ ابو بکر رض صدیق مین
کذا اخرجہ الطبرانی عن الزہری رح (کمالین) کہا ابن ابی حاتم و قتیبہ نے کہ یہ آیت حجت ہی خلافت صدیق اکبر
پر قرآن مین۔ کیونکہ اہل علم نے اجماع کیا ہی اسپر کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی لڑائی ایسی نہین ہوئی
جسکی طرف لوگ بلائے جاتے۔ مگر حضرت ابو بکر ہی نے اہل ردت و مانعین زکوٰۃ سے لڑنیکے لیے لوگونکو
بلایا۔ پس یہ آیت حضرت ابو بکر رض صدیق کی وجوب خلافت اور اونکی اطاعت فرض ہونے پر دلالت
کرتی ہی (یہی قول ہی ابو ہریرہ رض کا) کیونکہ خدا تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ اس سے پیٹھ پھیرنیوالے کو دردناک
عذاب پہونچیگا کہا ابن کثیر رح نے کہ جنہون نے قوم سے مراد فارس اور روم لیا ہی۔ اونکے نزدیک

حضرت صدیق اکبر وہ ہین جنہون نے روم و فارس پر لشکر بہیجا اور پورا ہوا کام اونکا حضرت عمرؓ و عثمانؓ
رضی اللہ تعالی عنہما کے ہاتھ پر اور وہ دونون صاحب فرع ہین حضرت صدیقؓ کی (صواعق محرقہ)
منقول ہی کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ قسم ہی اوس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیین اگر ابو بکرؓ صدیق
خلیفہ نہ بنتے تو اللہ تعالی کی بندگی و پرستش نہ کیجاتی۔ تین مرتبہ یہ فرمایا۔ بعض نے کہا کیا کہتے ہو ای ابو ہریرہؓ
تو کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسامہ بن زید کو سات سو کے لشکر کے ساتھ شام
کی طرف متوجہ کیا (جہاد کے لئے) پس جب وہ (موضع) ذی خشب مین پہونچے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے انتقال فرمایا اور نواح مدینہ کے عرب دین سے پھر گئے اور جمع ہوے اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابو بکرؓ کے پاس اور کہا سبنے کہ اس لشکر کو روم کی طرف جانے سے روک لو اسلیے
کہ نواح مدینہ کے عرب مرتد ہو گئے ہین (اوسے اندیشہ ہی کہ مدینہ پر یورش نکرین) تو فرمایا حضرت ابو بکرؓ
نے قسم ہی اوس ذات کی کہ نہیین معبود کوئی سوالے اوسکے اگر (اہل مدینہ کی ایسی حالت ہو جائے
کہ ازواج مطہرات کی ٹانگین کتے گھسیٹین تو نہ روکونگا مین اوس لشکر کو جسکو روانہ کیا ہی رسول اللہ نے
اور نہ کہولون گا مین اوس نشان کو جسکو حضرت نے باندھا ہی۔ پس روانہ کر دیا حضرت اُسامہؓ کو پس
جو لوگ دین سے پھر جانیکا ارادہ رکہتے تھے اونکے کسی قبیلہ پر حضرت اسامہؓ کا گذر نہوتا تھا۔ مگر وہ کہتے
تھے کہ اگر انمین قوت نہوتی تو ایسے لوگ اونکے پاس سے نہ نکلتے ولیکن چھوڑ دین ہم اونکو یہانتک کہ
وہ ملاقی ہون رومیو نسے (اور لڑنے دو انکو رومیو نسے) یا وہ شکست کہائینگے یا قتل کیے جائینگے
(پس اللہ تعالی نے غلبہ دیا حضرت اسامہؓ کو رومیو نپر) اور وہ صحیح و سالم پہرے تو وہ لوگ (جو دین
سے پہرنیکا ارادہ رکہتے تھے) اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ رواہ البیہقی وابن عساکر
(صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا قسم ہی خدا کی اگر پرندے
مجھے اوچک لیجائین تو مجھکو محبوب ہی اس سے کہ روکون مین اوس لشکر کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے روانہ فرمایا۔ رواہ البیہقی وابن عساکر عن عروۃ (تاریخ الخلفا) حضرات
ناظرین انصاف مین غور فرمائین کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق نے کیسی پابندی کی ہی امر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درباب توجیہ لشکر اسامہؓ کے اب **قتال مرتدین** کو دیکھنا چاہیے۔شرح اوسکی یون ہی کہ جب خبر وفات سرور کائنات علیہ التحیات کی مشہور ہوئی ہر طرف تو بہت سی جماعتین اسلام سے پھر گیئن اور زکوۃ دینا بند کر دیا پس اوٹھے حضرت ابوبکر صدیقؓ اونسے جہاد کرنے کیلئے تو حضرت عمرؓ وغیرہ نے آہین کلام کیا۔تو فرمایا ابوبکر صدیقؓ نے قسم ہی خدا کی اگر وہ باز رکھین گے مجکو عقال (اونٹ کے پیر باندھنی کی رسی) سے یا عناق سے کہ دیتے تھے اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو البتہ مین جہاد کرون گا بسبب اوسکے ندینے کے۔تو کہا حضرت عمر نے کہ کیونکر آپ اونسے قتال کر سکتے ہین درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔مین حکم کیا گیا قتال کرنے کا لوگونسے یہانتک کہ کہین وہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جسنے کہا یہ اوسنے بچایا مجسے جان ومال اپنا مگر بسبب کسی حق کے اور حساب اوسکا اللہ پر ہی تو کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ قسم ہی خدا کی بیشک مین قتال کرونگا اوس سے جو فرق کریگا درمیان نماز اور زکوۃ کے اسواسطے کہ زکوۃ حق مال ہی اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔مگر بسبب کسی حق اسلام کے کہا حضرت عمرؓ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین تہی یہ بات مگر یہ کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابوبکرؓ کا پس جان لیا مین نے کہ اونسے قتال کرنا حق ہی اور **ایک طویل** روایت کا اخیر یہ ہی۔جبکہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتد ہوگئے عرب اور کہا اونہون نے کہ ہم زکوۃ ندینگے۔تو فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہ اگر باز رکھینگے وہ مجکو عقال یعنی اونٹ باندہنے کی رسی سے۔البتہ مین جہاد کرونگا اونپر تو کہا مین نے (حضرت عمرؓ نے) اے خلیفۂ رسول اللہ تالیف اور نرمی کیجئے لوگونسے۔تو فرمایا مجکو کہ تم بڑے جری تھے جاہلیت مین اب سستی وکم ہمتی کرتے ہو اسلام مین۔انقطع ہوچکی وحی اور کامل ہوچکا دین۔ایا نقصان ہو دین مین درانحالیکہ مین زندہ رہون۔رواہ لے الحسن رزین بن معٰویۃ العبدری عن عمر بن الخطاب **ف** یعنی جب دین کامل ہوچکا اور شرائع واحکام جاری ہوچکے تو بعد وفات سرور کائنات مین اپنے جیتے جی دین مین نقصان نہ آنے دونگا اور کبھی گوارا نکرونگا کہ لوگ احکام دین کو بدل دین اور مین دیکھتا ہون اس روایت سے کمال درجہ

آپ کی ثابت قدمی اور مستعدی امر دین مین ثابت ہوتی ہی اور اعلی درجہ کی شجاعت و بہادری آپکی نمایان ہی وفی روایتہ کہا کہ نکلے ابو بکر صدیقؓ مع جماعت مہاجرین وانصار کے (واسطے قتال مرتدین کے) حتی کہ پہونچے مقام نقعا مین جو قریب نجد کے ہی اور بہاگے بدوی لوگ۔ کہا لوگون نے ابو بکرؓ سے کہ لوٹ چلئے طرف مدینہ واہل وعیال کے اور کسیکو لشکر پر امیر بناکر روانہ کیجئے اور اصرار کیا لوگون نے یہانتک کہ رجوع کیا آپنے اور امیر بنایا آپنے خالد بنؓ ولید کو۔ اخرجہ الذہبی در واہ البیہقی وابن عساکر عن عروۃ بن زبیر (تاریخ الخلفاء وغیرہ) روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جب نکلے حضرت ابو بکرؓ اور اپنی سواری پر سوار ہوئے تو حضرت علیؓ نے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور فرمایا کہ ای خلیفۂ رسول اللہ آپ کہان تشریف لئے جاتے ہین۔ کہتا ہون مین آپ سے وہ بات جو فرمایا تہا آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز اُحُد کے۔ نیام مین کیجیے تلوار اپنی اور نہ اندوہگین کیجئے ہمکو بسبب اپنی جان کے اور لوٹ چلئے مدینہ مین پس قسم ہی خدا کی اگر ہم مصیبت مین پڑے بسبب آپ کے تو نہو گا اسلام کے لیے انتظام کبھی (الی قولہ) اور روایت ہی حنظلہ بن علیؓ سے کہ بیشک ابو بکرؓ نے بہیجا خالد بن ولید کو اور گئے خالد اور جو لوگ اونکے ساتھ تھے جمادی الاخر مین پس قتال کیا بنی اسد و غطفان سے تو قتل ہوا جو قتل ہوا اور اسیر ہوا جو اسیر ہوا اور باقی رجوع ہوئے طرف اسلام کے پھر گئے خالد رضی اللہ عنہ مع اپنی جماعت کے یمامہ کی طرف واسطے قتال مسیلمہ کذاب کے آخر سنہ مین اور مقابلہ ہوا دونو جماعت سے اور کتنے دنون محاصرہ رہا پھر قتل ہوا کذاب ملعون قتل کیا اوسکو وحشیؓ قاتل حمزہؓ نے اور ۱۲ سنہ ہجری مین بہیجا حضرت صدیقؓ نے علاء بنؓ حضرمی کو بحرین کی طرف وہان کے لوگ مرتد ہو گئے تھے تو مقابلہ ہوا مقام جواثی مین پس مسلمانونکو فتح ہوئی اور بہیجا عکرمہؓ بن ابی جہل کو عمان کی طرف وہانکے لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے اور بہیجا مہاجر بن ابی امیہ کو اہل بحرین کے مرتدونکی طرف اور بہیجا زیاد بن لبید کو طائف کے مرتدونکیطرف اور بعد قتال اہل ردت کے بہیجا حضرت صدیقؓ نے خالدؓ بن ولید کو بصرہ وغیرہ کی طرف (تاریخ الخلفاء للسیوطی اخرجہ الدارقطنی وغیرہ) تنبیہ حضرات ناظرین بہ مناسبت مقام ہذا

اون روایتون کو مکرر ملاحظہ فرمالین جو باب دوم کی فصل پنجم مین وصایای ضیغمی سے مذکور ہو چکی ہین الغرض حضرت صدیق رضؓ اکبر خلیفۂ پیغمبر نے اشاعت اسلام و اقامت دین مین وہ کوشش کی ہی جسکی کوئی نظیر دنیا مین نہین ہے اسیوجہ سے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضؓ نے قسم ہے اوس خدا کی جسکی سوا کوئی معبود نہین اگر ابوبکر رضؓ خلیفہ نہ بنتے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نکی جاتی۔ رواہ البیھقی و ابن عساکر مروی ہی ابی حصینؓ سے لقد قام ابو بکر یوم الرِدّۃ مقام نبی من الانبیاء رواہ ابن عساکر (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء) ف یعنی اہل ردت سے مقاتلہ کرنا منصب تھا پیغمبر علیہ السلام کا۔ جسکو ابوبکر صدیقؓ نے کیا اسلئے وہ قائم مقام پیغمبر تھے۔ جسوقت ہر طرفسے دین مین فتنہ پیدا ہوا تو سوائے صدیق اکبر جانشین پیغمبر کے کوئی اوسکو مٹا نیوالا نتھا ف ایک طرف مدعیان نبوت۔ اسود عنسی۔ دوسری طرف طلیحہ بن خویلد۔ تیسری سجاح بنت حارث۔ چوتھے مسیلمہ کذاب ہر سو شورش پیدا کرکے اپنی اپنی جماعت سے اسلام کو صدمہ پہونچانا چاہتے تھے ماسوا انکے۔ بحرین کے مرتدین اور عمان و مہرہ و یمن وغیرہ جزائر عرب کے مرتدین کا فتنہ ہر طرفسے مثل دریا کے موجزن ہو رہا تھا۔ ان کل فتنونکو حضرت رب العزت جلشانہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی کے ہاتھونسے مٹایا اور اپنے وعدۂ۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ الآیۃ کا جلوہ دکھلایا۔ کہ حضرت صدیق رضؓ اکبر نے اسلام کا سکہ جمایا اور ردیدینون و مرتدونکو صفحۂ ہستی سے مٹایا گمرہان بادیہ ضلالت کو شاہراہ اسلام پر قائم فرمایا۔ مزید بران روم و شام کے پہاڑ کی سربلند چوٹیونپر اسلامی پھریرہ لہرایا۔ کیا دنیا مین کوئی اور بھی نظیر ایسی ملسکتی ہی۔ جو یار غار پیغمبر حضرت صدیق رضؓ اکبر کے مثل و ہمسر ہو۔ ہرگز نہین یہ وہ مساعی جمیلہ حضرت صدیق اکبر کے ہین جو دنیا مین کسی اور کو حاصل نہین ہین۔ اونکے سبب سے جو منافق تھے وہ مخلص ہوئے جو مرتد تھے وہ مومن ہوئے جو مشرک تھے وہ موحد بنے جو بے دین تھے وہ دیندار ہو گئے۔ پس خیال تو کیجئے کہ حضرت صدیق اکبر بارگاہ خالق اکبر سے۔ کسقدر اجر کے مستحق ٹھہرے روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے اجر مانند اجر اون لوگو نکے کہ پیروی کی اوسکی

اشاعت اسلام و بقاے شریعت حضرت صدیقؓ کی وہ کوشش ہے کہ کسی سے نہ ہوئی۔

اور نہ کمی ہوگی پیروی کرنیوالونکو ثواب مین الحدیث۔ رواہ مسلم (مشکوۃ) پس آنحضرت کے زمانہ سے قیامت
تک جسقدر اجر تمام ایمان والونکو ملے گا اوسقدر اجر صرف حضرت صدیق اکبر رضؓ کو ملے گا۔ اسکی موئدین
وہ حدیثین جو اسباب کی فصل ثالث کے اخیر مین مذکور ہین۔ فاحفظ

## الباب السادس افضلیت باعتبار اکثریت ثواب کے بیان مین

## الفصل الاول

قال الشیخ الدہلوی۔ والخلفاء الاربعۃ افضل الاصحاب (الی قولہ) وفضلهم علی
ترتیب الخلافۃ والمراد بالافضلیۃ اکثریۃ الثواب (تکمیل الایمان)
یعنی خلفاء اربعہ رضؓ افضل صحابہ ہین اور فضیلت اونکی اوپر ترتیب خلافت کے ہے اور مراد افضلیت سے
زیادہ تر ہونا ثواب مین شارح مقاصد فرماتے ہین۔ الکلام فی الافضلیۃ بمعنی
الکرامۃ عند اللہ تعالی وکثرۃ الثواب۔ انتہی شارح مواقف فرماتے
ہین۔ ومرجعها ای مرجع الافضلیۃ التی نحن بصددها الی کثرۃ
الثواب والکرامۃ عند اللہ تعالی وذلک یعود الی الاکتساب للطاعات
والاخلاص فیها وحضرت بحر العلوم در شرح فقہ اکبر میفرماید۔ بدانکہ مراد از افضلیت۔
اکثریت ثواب واعظمیت مرتبہ است نزد اللہ تعالی۔ انتہی وشیخ ابن تیمیہ گفتہ کہ۔ اہل سنت و
جماعت بران اتفاق دارند کہ ابوبکر اعلم اصحاب بود و بالجملہ تفضیل الشیخین تواً با وعلماً مذہب جمہور اہل سنت و
جماعت است۔ انتہی الغرض حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ کی افضلیت واکرمیت عند اللہ باعتبار اکثریت
ثواب کے ہے اور آپ کے بہت سے خصوصیات فرداً فرداً اس پر دلائل قاطعہ ہین اون سبکا
احاطہ واحصا عسیر ودشوار ہے۔ اندکی از بسیار ویکی از ہزار بالایجاز والاختصار اوراق ہذا مین
مذکور ہوئے۔ طالب حق کے لیے اسقدر بھی کافی ووافی ہین۔ واللہ ولی التوفیق ف طبقات
ابن السبکی مین جو بعض متاخرین سے تفضیل حضرات حسنین رضی اللہ تعالی عنہما مذکور ہے تو وہ بنا بر اسکے ہے کہ وہ

بضعه واولاد رسول ہین اگرچہ یہ شرف جزئیت کا ذات شیخین مین نہین ۔ ولیکن شیخین اکثر ہین ثواباً واعظم ہین نفعاً للمسلمین والاسلام اور اخشی للہ واتقی ہین ۔ لہذا تفضیل حضرات حسنینؓ من وجہ تفضیل شیخینؓ کی قادح نہین (صواعق محرقہ)

## الفصل الثانی آثار صحابہ مین جو افضلیت صدیق اکبرؓ مین وارد ہین ۔

**روایت ہی** حضرت محمد حنیفہؓ سے کہ کہا مین نے اپنے باپ حضرت علیؓ سے کہ کون شخص بہتر ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ابوبکرؓ ۔ پہر کہا مین نے کہ اونکے بعد فرمایا عمرؓ (کہا راوی نے کہ مجھے خوف ہوا کہ اگر اب مین پوچھونگا تو آپ فرمائینگے عثمانؓ تو کہا مین نے کہ پھر آپ ہین فرمایا کہ نہین ہون مین مگر ایک شخص مسلمانوین سے (قال ابن ہمام ہذا صح فی البخاری) **روایت ہی** ابو جحیفہ سے کہ سنا مینے حضرت علیؓ کو مسجد کوفہ کے منبر پر فرماتے تھے کہ بیشک بہتر اس امت کے بعد نبیؐ کے ابوبکرؓ ہین پھر بہتر اونکے عمرؓ ہین ۔ اخرجہ ابوبکر الآجری **وعنہ** کہا کہ داخل ہوا مین حضرت علیؓ کے گھر مین پس کہا مین نے ای بہترین مردم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو فرمایا آپنے ٹھہرا ے ابو جحیفہؒ ایا نہ خبر دون مین تجکو بہترین مردم کی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہین ۔ خرابی ہو تجھے ای ابو جحیفہؒ نہ جمع ہوگی محبت میری اور بغض ابوبکرؓ و عمرؓ کا مومن کے دل مین ۔ اخرجہ حافظ ابو ذر ھروی من طرق متنوعۃ والدارقطنی **وعنہ** مین اعتقاد رکھتا تھا کہ حضرت علیؓ افضل امت ہین ۔ پس سنا مین نے لوگونکو اوسکے خلاف تو سخت غمگین ہوا مین پس فرمایا اونسے حضرت علیؓ نے بعد اسکے کہ اونکا ہاتھ تھام کر اپنے گھر مین داخل کیا اونکو ۔ کہ کس چیز نے غمگین کیا تمکو ای ابو جحیفہؒ پس اونہون نے ذکر کیا قصہ ۔ تو فرمایا آپنے آیا نہ خبر دون مین تمکو بہترین امت کی ۔ بہتر اونکے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ ۔ کہا ابو جحیفہ نے کہ پھر مین نے عہد کیا اللہ تعالی سے اسبات کا کہ نہ چھپاؤن گا مین اس حدیث کو جبتک مین زندہ رہونگا اسکے بعد کہ حضرت علیؓ نے بالمشافہ یہ حدیث مجھسے بیان فرمائی ۔ رواہ الدارقطنی (صواعق محرقہ وغیرہ) **اور امام احمدؒ** نے ابو جحیفہؒ سے بطرق متعددہ روایت کی ہی ۔ انی ترکتہا تخوفا الاطناب التفصیل فی قرۃ العینین

فمن شاء فلیرجع الیہ فیہ کثیر من الاثار **روایت ہی** ابن عمر سے کہاکہ تھے ہم زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کسیکو کسیپر فضیلت نہین دیتے تھے۔ رواہ البخاری۔ **ابوداؤد مین ہی** کہ ہم کہتے تھے درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے کہ افضل امت بعد نبی کے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمان رضی اللہ عنہم (مشکوۃ) **ابوداؤد** نے ایک باب باندھا ہی جسمین یہ حدیث کئی طریقون سے مروی ہی **وعنہ** کہاکہ جب ہم فضیلت دیتے تھے زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تو کہتے تھے کہ لوگون مین سب سے افضل ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور کوئی اسپر انکار نہین کرتا تھا (تیسیر الوصول الی جامع الاصول) **وعنہ** کہاکہ ہم لوگونکو فضیلت دیتے تھے زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تو اختیار کرتے تھے ابوبکرؓ کو پھر عمرؓ کو پھر عثمانؓ کو **زیادہ کیا** طبرانی نے کبیر مین کہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو اور انکار نفرماتے تھے **وعنہ** کہاکہ ہم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے اور ہم فضیلت دیتے تھے ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کو۔ رواہ ابن عساکر **وفی** یواقیت الجواھر للامام الشعرانی عن البخاری مثل مارواہ ابوداؤد۔ وزاد ثم علیؓ ولا ینکر ذلک علینا انتہی **روایت ہی** ابوہریرہؓ سے کہاکہ تھے ہم گروہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درانحالیکہ ہم بہت لوگ تھے کہتے تھے ہم کہ افضل اس امت کے بعد اپنے نبی کے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر ہم سکوت کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر **روایت ہی** زہری سے کہاکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسانؓ بن ثابت سے کہ کیا ابوبکرؓ کی تعریف مین تمنے کچھ کہا ہی اونہون نے کہاکہ ہان آپنے فرمایا کہو ہم سنینگے **پس** حسان نے کہا۔

| | |
|---|---|
| وَثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَقَدْ | طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا |
| ابوبکرؓ دوسرا دومین کا بلند یا تنگ غار مین تھے اور تحقیق کہ | پھرتے تھے اوسپر دشمن جسوقت کہ وہ چڑھے پہاڑ پر |
| وَکَانَ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا | مِنَ الْبَرِیَّةِ لَمْ یَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا |

اور تھے وہ محبوب رسول اللہ کو تحقیق کہ جانا سب لوگون نے کہ لوگون مین سے نہین برابر کی دی حضورؐ نے برابر ابوبکرؓ کی کسیکو

پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی کہ ظاہر ہوئے دندان مبارک آپ کے پھر فرمایا آپنے

سچ کہا تمنے اے حسانؓ وہ ایسے ہی ہین جیسا کہا تمنے (صواعق محرقہ ۔ و رواہ الحاکم عن حبیب ابن ابی حبیب
قرۃ العینین)

## الفصل الثالث جسنے فضیلت دی کیسکو شیخین پر وہ مفتری ہی اوسپر حد افترا ہے

فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بہتر اس امت کے بعد اپنے نبیؐ کے ابوبکرؓ ہین جسنے کہا سوا اسکے (یعنی کسی اور کو فضیلت دی) پس وہ مفتری ہی اوسپر حد افترا ہی۔ رواہ احمد وغیرہ **وعنہ رواہ ابو یعلی** فرمایا کہ نہ فضیلت دے مجکو کوئی ابوبکرؓ پر ورنہ مارونگا مین اوسکو حد افترا۔ رواہ احمد واخرجہ ابو عمر وفی الاستیعاب عن الحکم بن حجل (قرۃ العینین وغیرہ) اور بعض روایت مین ہی کہ آپنے فرمایا۔ خبردار ہو پہونچی ہی مجکو یہ خبر کہ لوگ فضیلت دیتے ہین مجکو ابوبکرؓ و عمرؓ پر پس جسکو پاؤنگا مین کہ وہ فضیلت دیتا ہی مجکو ابوبکرؓ و عمرؓ پر مگر مارونگا مین اوسکو حد افترا صححہ الذہبی **وفی روایۃ** نہ پاؤنگا مین کسیکو کہ وہ فضیلت دیتا ہو مجکو ابوبکرؓ و عمرؓ پر مگر مارونگا مین اوسکو حد افترا۔ اخرجہ الدارقطنی (صواعق محرقہ) **عن عبد الرحمن** بن ابی لیلی۔
تحقیق حضرت عمرؓ چڑھے منبر پر پھر فرمایا کہ خبردار بیشک افضل اس امت کے بعد انکے نبی کے ابوبکر ہین پس جو کہے سوا اسکے پس وہ مفتری ہی اوسپر وہ حد ہی جو مفتری پر ہی رواہ بن عساکر **واخرج ایضا عنہ** کہا کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہ فضیلت دے گا مجکو کوئی ابوبکرؓ و عمرؓ پر مگر مارونگا مین اوسکو حد افترا (تاریخ الخلفاء) **کتب شیعہ مین بھی اس مضمون کی روایتین موجود ہین** چنانچہ کشی وافادات معلم مین مرقوم ہی کہ خطبہ پڑھا جناب امیرؓ نے کہ جو کوئی ہمکو شیخین پر ترجیح دیگا اوسکو حد افترا کی اسی کوڑے مارونگا اور جو کوئی خلفاء ثلثہ کو برا کہے گا اوسکو درے لگاؤنگا۔ انتہی

## الفصل الرابع آئمہ دین کے اقوال مین

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جسنے گمان کیا کہ حضرت علی احق بالولایت ہین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

سے توا وسنے خطا وار ٹھرایا ابوبکرؓ و عمرؓ اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو اور نہین دیکھتا مین یعنی نہین اعتقاد کرتا مین اسبات کا کہ باوجود اس اعتقاد کے اوس شخص کا عمل اوٹھایا جائے آسمان کی طرف (یعنی درجۂ قبولیت کو پہونچے) رواہ ابوداؤد ف یہ مقام کسقدر تنبیہ کا ہے۔ حضرت سفیانؒ ثوری سرگروہ اولیا وکبار وتابعین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ تفضیلیہ کا کوئی عمل ہی مقبول نہین اسوجہ سے کہ اسنے اپنے اعتقاد سے تمام مہاجرین و انصار کو خطا وار وغلط کار ٹھرایا اللہم احفظنا من سوء الاعتقاد روایت ہی حضرت عمارؓ بن یاسر نے فرمایا کہ جسنے فضیلت دی ابوبکرؓ وعمرؓ پر کسیکو اصحاب رسول اللہ سے پس تحقیق کہ اوسنے عیب لگایا۔ مہاجرین وانصار پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط (تاریخ الخلفا) اور فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بجواب ابوسفیان بن حرب کے انا وجدنا ابا بکرؓ لھا اھلا ہمنے پایا ابوبکرؓ کو واسطے خلافت کے سزاوار۔ اخرجہ الحاکم وصححہ الذھبی (تاریخ الخلفا) حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی سید نا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ قال اللہ تعالی وربك يخلق ما يشاء ويختار یعنی پروردگار تیرا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی۔ اور پروردگار تیرا برگزیدہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی۔ مدارک) پس اللہ تعالی برگزیدہ کرتا ہی ہر شئی سے چار کو پھر برگزیدہ فرماتا ہی چار سے ایک کو (الی قولہ) اور برگزیدہ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم سے چار کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کو پھر برگزیدہ فرمایا اونمین سے ابوبکرؓ کو (غنیۃ) اور فرمایا امامنا الاعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے۔ بہترین مردم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر صدیقؓ ہین پھر عمرؓ بن الخطاب پھر عثمان بنؓ عفان پھر علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین (فقہ اکبر) کہا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بہترین اولیاء ہین اولین وآخرین سے یعنی صدیقؓ اکبر (شرح فقہ اکبر) وكل ذلك مما وردت به الاخبار وشهدت به الاثار پس جو اعتقاد کرے ان سب پر یقین کے ساتھ وہ اہل حق سنت والجماعت سے ہی اور وہ جدا ہی جماعت اہل ضلال وگروہ اہل بدعت سے۔ فنسأل الله تعالى كمال اليقين والثبات فى الدين لنا ولكافة المسلمين انه ارحم الراحمين (قواعد العقائد للغزالیؒ) حضرت محی الدین بن عربی فتوحات مین اور عبدالوہاب

شعرانی یواقیت الجواہر میں فرماتے ہیں۔ افضل الاولیاء المحمدیین ابو بکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علی رضی اللہ عنہم اجمعین **خلاصہ** یہ کہ جمہور اہل حق علماء اہل سنت والجماعت فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ افضل صحابہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابو بکرؓ صدیق ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمانؓ ذی النورین پھر علیؓ مرتضیٰ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ فضیلت اونکی اوپر ترتیب خلافت کے ہے کما ھو مصرح فی المعتبرات (بدء الامالی۔ ضوء المعالی۔ تکمیل الایمان شرح عقائد نسفی۔ شرح عقائد عضدیہ) **قال** اھل السنۃ والجماعۃ ان افضل الخلق بعد الانبیاء والمرسلین والملئکۃ کان ابو بکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ رضی اللہ عنہم (تمہید ابی شکور سالمی) **قال** علامۃ النسفی افضل بشر بعد ہمارے نبی کریم کے ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمان ذی النورین پھر علیؓ مرتضیٰ اور خلافت بھی اسی ترتیب پر ہے **اور** کہا اوسکے شارح علامہ سعد الدین تفتازانی نے ایسا ہی **اور** اقرار کیا اسکا علامہ خیالیؒ نے حاشیہ شرح عقائد میں **اور** کہا شرح مقاصد میں مثل اس کلام کے **ولقد** تواترت النقول عن العلماء الراسخین الفحول فمن ذلک ما ذکرہ احد ائمۃ الترجیح من القول الصحیح الرجیح اعنی بہ الکمال بن ہمام فی کتابہ المسمے بالمسائرۃ فی علم التوحید وشرحھا لتلمیذہ المحقق ابن ابی شریف ان افضل الصحابۃ الاربعۃ علی حسب ترتیبہم فی الخلافۃ ابو بکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم **فرماتے ہیں**۔ اسلئے کہ حقیقت میں فضل وبزرگی اوسکے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہو اور اوسپر کوئی مطلع نہیں ہوتا سوائے اللہ کے رسول کے بسبب مطلع فرمانے حق سبحانہ تعالیٰ کے اور تحقیق کہ وارد ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعریف وثنا اون سبکی۔ اور نہ ثابت ہوتی حقیقت تفضیل بعض صحابہ کی بعض پر اگر نہ ہوتی دلیل سمعی پہونچی ہمکو دلالات قطعیہ وسند صحیح کے ساتھ (صواعق محرقہ) **اور** حدیثیں و دلائل تفضیل اس کتاب میں مذکور ہو چکے ہیں۔ فتدبر۔ **امام غزالیؒ فرماتے ہیں** کہ بیشک بزرگی صحابہ رضی اللہ عنہم کی بنا بر ترتیب خلافت کے ہے اسواسطیکہ حقیقت بزرگی کی وہ ہے کہ جو بزرگ عند اللہ ہے اور اوسپر کوئی مطلع نہیں ہوتا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تحقیق کہ وارد ہوئی ہے تعریف

صحابہ کی آیات واخبار کثیرہ ہین۔ اورخبراین بسبت کہ پاتے ہین وقائق فضل وترتیب کو وہ جنہون نے مشاہدہ کیا ہی وحی وتنزیل کو ساتھ اوسکے قرائن احوال ووقائق تفضیل کے۔ پس اگراون لوگون نے نسمجھا ہوتا اون باتون کو توہرگز نہ ترتیب دیتے اس امر کو اسلیے کہ وہ ایسے لوگ تھے کہ اونکو کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت کا ڈر نہ تھا اور نہ اونکو کوئی امر حق سے پھیر سکتا تھا (قواعد العقائد رکن رابع اصل ثامن)

کہا شارح مواقف نے کہ پایا ہمنے اپنے سلف کو کہ اونھون نے فرمایا۔ بیشک افضل ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ اورحسن ظن ہمارا جو ساتھ سلف کے ہی وہ مقتضی ہی اسکا کہ وہ لوگ اگر نہ پہچانتے اس امر کو تو ہرگز اتفاق نکرتے اوسپر پس واجب ہوئی ہمپر اتباع اونکی اس قول مین (شرح مواقف)

## الفصل الخامس در بیان اجماع امت کے۔ کثر اللہ تعالےٰ سوادہم

جان تو تحقیق کہ وہ چیز کہ مطابق اور موافق ہوئے اوسپر عظماء ملۃ وعلماء امۃ۔ ان افضل ھذہ الامۃ ابوبکر الصدیق ثم عمرؓ پھر اختلاف ہی پس اکثر علماء یعنی امام شافعیؒ وامام احمدؒ اور یہی مشہور مذہب ہی امام مالک کا۔ ان الافضل بعدھما عثمانؓ ثم علیؓ (صواعق محرقہ) اجمع اھل السنۃ ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ (تاریخ الخلفا)

**ونقل** علیہ الاجماع عمدۃ الحفاظ والمحدثین ابوالفیض محمد بن محمد علی الفارسیؒ کذا فی جواہر الاصول من علم حدیث الرسول **وھکذا** فی المواھب اللدنیہ **وفی الفاسی** شرح دلائل الخیرات ھکذا

**اور فرمایا** رئیس الحفاظ سید المحدثین ابی زکریا نووی نے کہ صحیح قول جمہور ہی مقدم کرنا حضرت عثمانؓ کا حضرت علیؓ پر اسیوجہ سے اختیار کیا صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو واسطے خلافت کے اور مقدم کیا اونکو۔ اور وہ زیادہ جاننے والے اور زیادہ پہچاننے والے تھے اونکے مراتب کے (تہذیب الاسماء واللغات) **مسلم ہین ہی** کہ تقدیم ابوبکر صدیقؓ کی نماز مین اصحاب کے اتفاق کے ساتھ کہ سنت ہی مقدم ہونا قوم پر اوس شخص کا جو افضل ہو اونمین از روے علم وقراءت وخلق وورع کے (توجبکہ حضرت ابوبکرؓ مقدم کئیے گئے قوم پر واسطے امامت کے) تو یہی دلیل ہی اونکی افضلیت پر۔ انتہی۔ **کما مر۔ تفصیلہ روایت ہی زعفرانی** سے کہا کہ سنا مین نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے تھے کہ اجماع کیا لوگون نے خلافت پر ابوبکر صدیقؓ

اور یہ اسوجہ سے کہ وہ لوگ مضطر و بے بس ہوئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اونہون نے نہین پایا ظاہر آسمان کے نیچے بہتر ابو بکر سے پس جہکا دین اونکے آگے سب نے گردنین اپنی رواہ البیہقی (صواعق محرقہ وغیرہ) **۲ ب** ایک امر بھی قابلِ تحقیق ہے وہ یہ **شبہہ** پیدا ہوتا ہے کہ آیا ترتیب فضیلت کی من کل الوجوہ ہے یعنی جو افضل ہے وہ ہر بات مین افضل ہے یا مفضل علیہ کو افضل پر کسیوجہ سے فضیلت ہوسکتی ہے فمفضل علیہ کو من وجہ کسی فضیلت خاص مین اپنے افضل پر ترجیح ہوسکتی ہے۔ مثال جیسے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ ابن جراح کو امین الامۃ اور حضرت زبیر کو اپنا حواری اور حضرت خالد بن ولید کو سیف من سیوف اللہ فرمایا۔ وقس علی ہذا پس یہ فضل جزئی فضل کلی کی معارض و منافی نہین نہ فضل کلی کی قادح ہوسکتی ہے۔ اس سبب سے کہ یہ فضیلت من وجہ خاص یا شاذ ہین ہے یون اگر دیکہا جائے تو صحابۂ کرام مین فرداً فرداً ایسے خصائص موجود ہین جو اونکے غیر مین نہین۔ مگر بسبب ایک خصوصیت کے اونکو فضل کلی پر ترجیح نہین نہ مقتدایانِ دین سے کوئی اسکا قائل ہوا۔ اگرچہ اونکو فضل جزئی کا شرف حاصل ہے جس سے وہ مفتخر و ممتاز ہین بارگاہ رسالت سے اونکو یہ شرف حاصل ہے عن انس رض ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ارحم امتی بامتی ابو بکر رض واشدھم فی دین اللہ عمر رض واصدقھم حیاء عثمان رض واقرأھم لکتاب اللہ ابی بن کعب رض وافرضھم زید رض بن ثابت واعلمھم بالحلال والحرام معاذ رض بن جبل ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ رض ابن الجراح اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیہقی **وفی** روایۃ الطبرانی فی الاوسط واقضی امتی علی بن ابی طالب رض وقد اوتی عویمر رض عبادۃ یعنی ابا الدرداء رض **وفی** روایۃ ابن عساکر واصدقھم لھجۃ ابو ذر رض **وفی** روایۃ العقیلی وابو ھریرۃ رض وعاء من العلم وسلمان رض عالم لا یدرک (صواعق) **وفی** روایۃ السلمان رض منا اھل البیت وغیر ذلک **سب سے** زیادہ حضرت زید رض کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک مین اونکا نام صراحۃً ذکر فرمایا الحجرات صحابہ تو صحابۂ رسول مین جنکا ادنی شرف یہہ ہے کہ حضور سرور انبیا نے اونکے حق مین فرمایا لا تمس النار مسلما من رأنی او رأی من رأنی عامۂ امت کو من وجہ وہ شرف خاص حاصل ہوا جو صحابہ کو نہین یعنی ایمان بالغیب اگرچہ عامۂ امت کو

ایمان بالغیب کا شرف حاصل ہی۔ مگر یہ فضل جزئی صحابہ کی فضل کلی پر راجح نہین ہو سکتی یہ ایک فضیلت اونکے تمام فضائل پر غالب نہین ہو سکتی در حدیث آمدہ پرسیدند کہ یا رسول اللہ ہیچ یکے از ما کہ بتو ایمان آوردہ ایم و ہمراہ تو جہاد کردہ۔ بہتر باشد فرمود نعم قومیکہ بعد از شما بیایند و نا دیدہ بمن ایمان آرند بہتر از شما باشند (الی قولہ) مراد باین خیریت کہ پیغمبر اثبات کردہ اند از وجہ خاص است کہ ایمان بغیب آوردہ باشد ولیکن فضل کلی صحابہ راست و فضل جزئی با فضل کلی منافات ندارد (تکمیل الایمان) منقول ہی کہ ابو عبد الرحمن سے لوگون نے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہین یا عمرو بن عبد العزیز پس کہا اونہون نے قسم ہی خدا کی جو غبار داخل ہوا ہی امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک مین بوقت جہاد کے) ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ہزار درجہ افضل ہی عمرو بن عبد العزیز سے (غزوہ حنین وغیرہ مین ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنھون نے جہاد کیا ہی۔ نماز پڑھی امیر معاویہ نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہا امیر معاویہ نے ربنا لک الحمد پس اس شرف کے بعد کون بزرگی زیادہ ہی ابن مبارک نے کہا امیر معاویہ کی شان مین۔ قطع نظر اُن کی ذات سے اُن کے گھوڑے کی ناک کی مٹی جب افضل ہو ہزار درجہ عمرو بن عبد العزیز سے۔ تو انکی ذات کا شرف کیا ہوگا (تطہیر الجنان واللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیدنا معاویۃ بن ابی سفیان) لا بد جو شرف ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ دوسرونکو میسر نہین۔ کوئی ولی صاحب کمال اونکے مرتبہ کو پہونچ نہین سکتا۔ عند اللہ جسقدر اجر کے وہ مستحق ہین اوسقدر کسیکو حاصل نہین ہو سکتا اگر کوئی مثل جبل اُحد کے سونا راہ خدا مین خرچ کردے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ڈہائی پاؤ یا سوا پاؤ اناج کے اجر کو نہین پہونچ سکتا کما ورد فی الخبر ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء الغرض جناب رحمۃ اللعلمین نے ہم غریبونکو بھی یہ سرفرازی بخشا اگرچہ ہم پیشینان امت کے لیے صحابۂ کرام کی اقتدا و اتباع موجب ہدایت ہی ہم تابع وہ ہمارے متبوع۔ مگر ہم غریبونکی گلیم شکستہ مین بھی ایک درِ بے بہا ہی یعنی ایمان بالغیب جو ہمارے لئے مایۂ فخر ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک مگر یاد رہے۔ کہ یہ فضل جزئی ہمارا صحابۂ رسول کے سارے کمالات کے

سبقت نہین لیجا سکتا۔ اونکے لئے لاکھون دُرشا ہوا رہین اونہون نے اپنے آئینۂ دل کو پرتو نورِ شمع
رسالت سے مجلی و منور کیا اور وہ نور اونکا اقطار ارض مین تابان و درخشان و نور افشان ہوا۔ کہ جس سے
اب ہم اقتباس نور کررہے ہین اور متمتع و مستفیض ہو رہے ہین جزاہم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء الحضرات
تفضیل شیخین محض اس بنا پر نہین ہی کہ وہ شریف خاندان یا شجاع و بہادر یا امیر و رئیس قوم تھے نہین
بلکہ اوسکے یہ معنی ہین عظم نفعہ فی الاسلام (حسن العقیدہ لمولانا شاہ ولی اللہ) یعنی
بہت نفع ہوا ونسے اسلام مین اور ولکنہما اکثر ثوابا واعظم نفعا للمسلمین والاسلام
(صواعق محرقہ) کما مر تفصیلہ جب ہم جزئی فضائل پر نظر کرتے ہین تو ہمارا ایمان ہمکو یہ یقین دلاتا ہی کہ
قرۃ العینین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جو شرف حاصل ہی وہ از آدم اور تا قیام قیامت نہ کسیکو
حاصل ہوا ہی اور نہو گا۔ کسکے جد بزرگوار ہین مثل جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ کسکی والدہ
معظمہ ہین مثل سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسکی جدۂ مکرمہ ہین مثل ام المؤمنین حضرت سیدہ
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسکے والد ہین مثل امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ اسیطرح
سے وہ خصوصیتین اور وہ قرب و معیت جو حضور پر نور فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جناب مولیٰ علی رضم
کو حاصل ہی مثلاً حضور سرور کائنات کی ذریّۃ کا صلب مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ہونا یہ ایسا شرف ہی جو
کسیکو نہین نہ اسمین کوئی شک ہی۔ ماسوائے اسکے آپ کے جسقدر مناقب وفضائل صحیحہ ہین وہ سب
ہمارا دین وایمان مگر ای عزیز آپ کا یہ فضل وشرف مخصوص ہی آپکی ذات والاصفات کیساتھ
گفتگو تو اسمین ہی کہ منصب نبوۃ ورسالت یعنی اسلام کی اشاعت احکام کی اقامت امورات دینیہ
کی انجام دہی کسکے ہاتھون سے ہوئی پس یہ امر اظہر من الشمس ہی کہ خلفاء راشدین سے جسقدر اشاعت
اسلام وترویج دین کی ہوئی اور راست مرحومہ جسقدر اونسے مستفیض ہوئی اوسقدر کسی غیر سے نہین
ہوئی۔ اور جس سے جسقدر فائدہ اسلام ومسلمین کو پہونچا اوسیقدر وہ عند اللہ ماجور ومعیبت ہوا۔
یہی وجہ ہی کہ افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رض
ثم عمر رض بن الخطاب ثم عثمان رض بن عفان ثم علی رض بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(فقہ اکبر) واللہ یختص برحمتہ من یشاء - اے برادران دین وای صاحبان حق ویقین - ان اوراق مین ابتک جو ضبط تحریر مین آیا - وہ صرف اس امر کی تحقیق تہی کہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ہین الحمد یہی اس کتاب کا موضوع اور یہی اس تحریر کا منشاء ہے - اور یہی کتاب وسنت وآثار صحابہ اور اقوال آئمہ دین سے ثابت ہے - اور یہی مذہب ہی سلف صالحین ومجتہدین کا اور یہی عقیدہ ہے اہل حق حضرات اہل سنت وجماعت فرقۂ ناجیہ کا - اور یہی راہ حق موجب نجات ہی اے عزیز وہی میرا ایمان واعتقاد ہی اور اسی اعتقاد کیساتھہ مین اپنے خداوند ذوالجلال سے یوم الحشر ملاقی ہونگا - اور اسی اعتقاد وایمانسے مجکو یقین ہی دیدار رب العلمین اور شفاعت رحمۃ للعلمین کا انشاء اللہ تعالی ~ حسبی من الخیرات ما اعددتہ ٭ یوم القیمۃ للرضی الرحمٰن ٭ دین النبی محمدؐ خیر الوری ٭ ثم اعتقادی مذھب النعمان ٭

## خاتمہ بعض اون امور کے بیان مین جنکی پابندی ورعایت ہم اہل سنت کے لئے مذہباً ضروری ہی

طالب حق پر مخفی نرہے کہ مذہب اہل حق یہ ہی کہ باعتقاد تفضیل شیخین - کل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے حسن اعتقاد رکہے اور سبکو بہلائی سے یاد کرے - کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی - اللہ اللہ اصحابی اللہ اللہ اصحابی اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو حضورؐ کی ذات اقدس سے محبت ہوگی وہ صحابہ کا بہی محب ہوگا اور جسکو آپ کی ذات پاک کے ساتھہ عناد ہوگا وہ صحابہ کا ایذارسان ہین آپکو ایذا دینے والا ہی اور جسنے آپکو ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی اوسکا انجام کار جہنم ہی - اللہم احفظنا اور اہل ایمان کو لازم ہی کہ مشاجرات ومنازعات صحابہ کے درپئے نہو - کیونکہ یہ بہت بیجیدہ

معاملات مین جنکی واقفیت تک پہونچنا عسیر و دشوار ہی۔ اسکا مزا میرا دل جانتا ہی ۱۳۱۲ھ سے
آجتک کہ ۱۳۱۸ھ ہی شبانہ روز مین ان امورات کی تفتیش مین کوشان رہا۔ اس جستجو پر جستہ جستہ واقعات کا
پتہ ملا۔ علاوہ ازین شارع علیہ السلام نے ہمکو اسکا مکلف نہین فرمایا۔ نہ ہم ان معاملات کے حکم
مین نہ ہم مین وہ قابلیت ہی کہ اون واقعات کے نفس الامر کو دریافت کرسکین ادراک کو وہانتک رسائی
نہین۔ مزید بران مشاجرات کے جسقدر اخبار ہین ظنی و احاد۔ اوس پر مبتدعین و دشمنان دین کی افترا
پردازئین بے شمار ہین۔ یہودی بچہ صنعانی کے مکائد سے کون بے خبر ہی۔ اور صحابۂ کرام کے محامد و
محاسن قطعی و یقینی ہین جنپر کتاب و سنت شاہد۔ بلکہ کتب مخالفین بھی اسکے مؤید۔ لہذا ہمکو جزم و یقین
کا پابند ہونا چاہئے۔ اور ظن و گمان کو ترک کرنا چاہیئے یہی طریق اسلم اور راہ سلامت روی ہی
اور اہل ایمان والونپر لازم ہی کہ صدق دلسے دوستی رکھو حضرات اہل بیت اطہار اور
ذوی القربی و عترت رسول پروردگار سے۔ کیونکہ حضرت حق نے حکم فرمایا اپنے حبیب و محبوب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی واضح ہو
کہ لفظ قربی خود دلالت کرتا ہی کہ جنسے قرابت نسبی ہی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وہ سب
اس آیت کے عموم مین داخل ہین چنانچہ بخاری وغیرہ مین ہی جبکہ حضرت جبیرؓ نے تفسیر کی قربی کی
آل محمد سے تو کہا اونسے حضرت ابن عباسؓ نے کہ تمنے جلدی کی تفسیر کرنے مین انہ صلی اللہ
علیہ وسلم لم یکن بطن فی قریش الا کان لہ فیہ قرابۃ (صواعق) اور تفسیر ثعلبی
مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار۔ ہاشم کی اولاد اور عبدالمطلب کی اولاد ہی
کہ خمس انپر تقسیم کرنا چاہیئے (تفسیر حسینی) و قال البغوی مودتہ صلی اللہ علیہ وسلم
کف الاذی عنہ و مودۃ اقاربہ (صواعق) اور فرمایا حضور سرور کونین سلطان دارین
نے الا من اذی نسبی و ذو رحمی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ اخرجہ
ابن ابی عاصم والطبرانی وابن منذر والبیہقی (صواعق محرقہ) الحضرات ان مختصر اوراق
مین گنجایش نہین کہ مناقب اہل بیتؓ یا صحابہؓ کی تفصیل ہو سکے۔ مناقب اہل بیت بالایجاز و الاختصار

رسالۂ معیار الحق۔ اور رسالۂ سیف المسلول مین کسیقدر لکھا ہی۔ یہ رسالہ شایع ہوچکا ہی الغرض۔
اون سب سے حسن عقیدت موجب نجات ہی۔ اونمین کسی سے بھی اونی بداعتقادی یا شبہہ دشمنی۔
شعبۂ نفاق ہی اور موجب دخول نار ہی۔ اونکی دوستی عین الفت رسول ہی اونکی دشمنی عین دشمنی رسول
ہی دوست اونکا ناجی جنتی۔ دشمن اونکا ناری جہنمی اونہی مونہ جہنم مین جہونکا جائیگا۔ اللھم احفظنا
اللھم ارزقنا حبہم وحب من یحبہم آمین بحق طٰہٰ ویٰسٓ یا ارحم الراحمین آمین یا الہ العالمین
اس رسالہ کو مقبول فرما۔ اور خلق کو راہ حق دکھا اور میرے لیے اسکو ذخیرہ آخرت فرما۔ بحق لا الٰہ
الا اللہ وبجاہ محمد رسول اللہ اشعار یارب برسالت رسول الثقلین ۔ یارب بغزا کنندۂ بدر وحنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات ۔ نیمے بحسن بہبخش نیمے بحسین ۔ اللھم یارب بجاہ نبیک
سیدنا المصطفی ورسولک المرتضی طہر قلوبنا من کل وصف یباعدنا
عن مشاھدتک ومحبتک وامتنا علی السنۃ والجماعۃ والشوق الی لقائک
یا ذا الجلال والاکرام وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین ۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ لقد حصل الفراغ
من التسوید ھذہ الاوراق فی سنۃ ۱۳۲۸ من الھجرۃ ثم نظرتھا وصححتھا واخذتھا
من السواد الی البیاض فی سنۃ ۱۳۲۹ من الھجرۃ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام
فی ۲۲ من شھر رمضان یوم الاثنین ۔ وانا العبد الضعیف العاصی محمد عبد السلیم
الحنفی البنارسی غفر اللہ لہ ولابویہ ولجمیع المسلمین الی یوم الدین ۔

تمت

# اعلان

بعد حمد و نعت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے واضح ہو کہ زمانہ موجودہ مین ہم مسلمانونکی ایسی حالت ہی کہ اصول دین سے بھی بے خبر ہین - کلمہ گو و اہل قبلہ ہونیکے لیے مجرد کلمہ و استقبال قبلہ ہی کو کافی سمجھتے ہین - حتی کہ ارتکاب کفر کو بھی کفر نہین جانتے - لہذا ضرورت زمانہ کے لحاظ سے **رسالہ معیار الحق** شائع کیا گیا جسمین ایمان و اسلام کی حقیقت اہل قبلہ ہونیکی ماہیت تعریف بدعت اور اسکے احکام ارتکاب کفر کی مضرت انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی تنقیص و توہین کے احکام معاملات مبتدعین طریقہ نجات و اہل نجات کی معرفت سات مقدمونمین بیان کرنے کے بعد فرقہ وہابیہ تفضیلیہ شیعہ نیچری ندوی قادیانی کو عقائد کا خلاصہ مذکور ہے - بعد ازان وہابیہ کے وہ خیالات جو انکے کتب و رسائل مین شائع ہو چکے ہین مثلاً باریتعالی کے علم تفصیلی کا حادث ہونا - تمکن علی العرش - امکان کذب باریتعالی، توہین انبیا و اولیا کے کلمات پر روشنی ڈالی گئی اور مسلمانونکو توجہ دلائی گئی ہی کہ وہ غور فرمائین کہ آیا مسائل مذکورہ ما انا علیہ و اصحابی کے موافق ہین یا مخالف کیسیکو اپنے قلم سے کافر نہین لکھا گیا ہی بلکہ کتاب و سنت سے اُن مسائل کا تقابل کر کے ناظرین کی رائے پر اُسکا فیصلہ رکھا گیا ہی کہ وہ کفر و اسلام اور حق و باطل مین امتیاز فرمالین - اور اسی ضمن مین توسل و استمداد انبیا و اولیا اور انکے مناقب جلیلہ بیان کیے گئے ہین اور جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا رحمۃ للعلمین و الٰہی تاقیام قیامت ہونا مذکور ہی بخلاف بعض بنا زمانہ کے جنہون نے آپکا رحمت عالم ہونا بحین حیات محدود سمجھا ہی - آخر مین علم غیب کی تفصیل ہے - چودہ آیتین جنکی تفسیر جلالین کمالین جامع البیان مدارک خازن حسینی کبیر ابوالسعود ابن عباس ابن کثیر فتح البیان معالم خطیب روح البیان جمل کشاف فتح العزیز خلاصۃ التفاسیر ترجمان القرآن وغیرہ سے بیان کیگئی ہین اُسکے بعد احادیث معتبرہ مذکور ہین اسی ضمن مین غیوب خمسہ کے متعلق علما دین کی تحقیق ہی - سب سے آخر مین یہ بتایا گیا ہی کہ فرق اسلامیہ مین باخود ہا اتفاق و اتحاد کیونکر ہو سکتا ہی الغرض اس رسالہ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ ایمان و اسلام کیا ہی اور کلمہ گو و اہل قبلہ ہونا کیا چیز ہی اور فرقہ ناجیہ کی علامت و نشانی کیا ہی انھین علامت و نشانی کو پیش نظر رکھکر ہر مبصر بآسانی اس امر کو معلوم کر لیگا کہ تہتر فرقون مین فرقہ ناجیہ کون ہی قیمت مع محصول (۶ر)

اُسی کا یہ دوسرا حصہ **تحفۃ الاتقیاء** ہے جسمین آپ حضرات ابوبکر صدیق رضی کے افضل البشر بعد الانبیاء ہونیکی حقیقت معلوم کر سکین گے قیمت مع محصول . . . . . . . . . . . . . . . . . . (۵ر)

## ملنے کا پتہ

بنارس پھاٹک شیخ سلیم محمد عبد السمیع ✤ بنارس دالمنڈی فتح محمد کتب فروش

بنارس دالمنڈی زیر مسجد سنگ مرمر حاجی عبد القادر کتب فروش